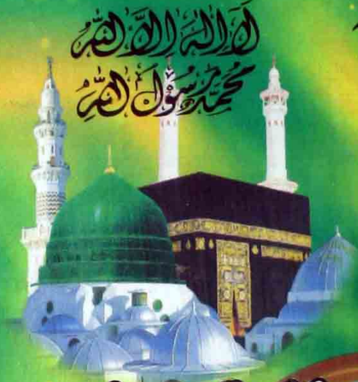

خواتین کیلئے تقریروں کا انمول مجموعہ

بفیضان نظر

محدث اعظم پاکستان

حضرت مولانا محمد سردار احمد رح

خُطبات النساء

المعروف

بہشتی دروازہ

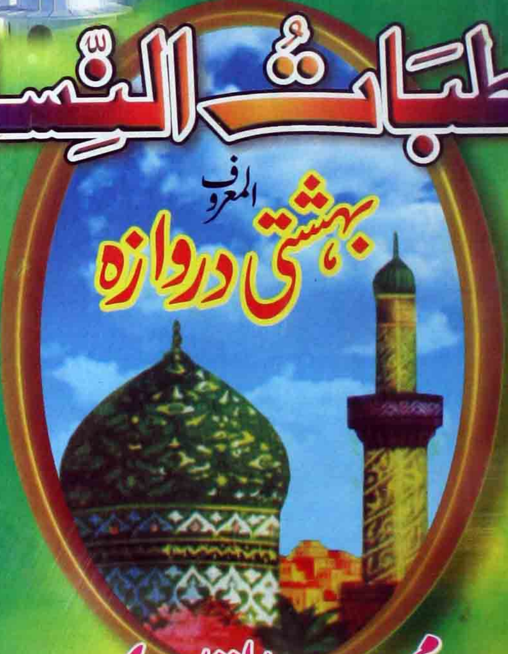

محمد سعید القادری

ناشر: نالج ڈیپارٹمنٹ
790 زرد الار روڈ غلام محمد آباد نمبر1 فیصل آباد
041-2692759 0300-7211978:

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خواتین کیلئے تقریروں کا انمول مجموعہ

بفیضان نظر
محدث اعظم پاکستان
حضرت مولانا محمد سردار احمد

خطباتُ النساء

ناشر:
نالج ڈیپارٹمنٹ
P/790 نزد والا روڈ غلام محمد آباد فیصل آباد
0300-0312-0321-7211978
041-2644376

marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : خطبات نساء یعنی بہشتی دروازہ

مصنف : محمد سعید القادری

پروف ریڈر : حافظ قاری اسماعیل عاجز
حافظ قاری غلام رسول اشرفی

کمپوزر : سالک کمپیوٹر کمپوزنگ سنٹر

تعداد : گیارہ سو

سن اشاعت : 2011

طابع : محمد طیب

صفحات : 424

قیمت : =/280

ملنے کے پتے

محمد سعید القادری مکان نمبر P/303 صابری دواخانہ غلام محمد آباد فیصل آباد

ملک سنز تاجران کتب کارخانہ بازار فیصل آباد 041-264374-5

شبیر برادرز 40 اردو بازار لاہور 042-37246006

مکتبہ فیضان مدینہ 0306-7305026
اندرون بوہڑ گیٹ نزد پیپلز والی مسجد ملتان

والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ
055-4441614

احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5558320

مکتبہ غوثیہ یونیورسٹی روڈ کراچی
021-4926110

marfat.com

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔
خَالِقِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِیْنَ۔
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّآلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اما بعد!

خطبات النساء المعروف بہشتی دروازہ

کی وجہ تالیف یہ ہے کہ مَردوں کے لیے خطبات کی بیشمار کتب شائع ہو چکی ہیں۔
مگر خواتین کے لیے ایسی کتب نایاب ہیں۔
میرے رُفقاء نے خواتین کے لیے تقریروں کا مجموعہ لکھنے کی فرمائش کی تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور پنج تن پاک کی برکت سے رُفقاء کے دِلی ارادے کی تکمیل ہوگئی۔
یہ حقیر سی کاوش خداوند کریم اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین
میں اپنے تمام رُفقاء کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے میرے ساتھ ہر طرح سے تعاون فرمایا۔
اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

طالبِ دُعا

محمد سعید القادری

marfat.com

اِنتساب

اس کاوش کو

سرورِ کائنات

جانِ کائنات

ایمانِ کائنات

روحِ کائنات

حضرت محمد مصطفٰی ﷺ

کی والدہ ماجدہ

حضرت سیّدہ آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

کے نام گرامی سے منسوب کرتا ہوں

اَحقر...... ☆ گدائے کوچۂ آلِ محمد ﷺ

محمد سعید القادری

marfat.com

فہرست

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
1	تقریظات	7
2	موت کا منظر	10
3	شہادتِ حضرت امام حسین علیہ السلام	39
4	کربلا سے مدینے تک	66
5	حضرتِ ایوّب علیہ السلام	78
6	اَحسن القصص (حضرت یوسف علیہ السلام)	94
7	میلادِ مصطفٰے ﷺ	124
8	معجزاتِ رسول ﷺ	142
9	فضائل والدین	161
10	حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ	175
11	حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	195
12	حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	220

marfat.com

13	معراج النبی ﷺ	242
14	محبت و تعظیمِ مصطفٰے ﷺ	267
15	شبِ برات	280
16	فضائل رمضان المبارک	291
17	حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا	310
18	فضیلت عِلم	320
19	فضیلت قرآن مُبین	345
20	فضیلت نماز	360
21	حج بیت اللہ	376
22	ایصال ثواب	393
23	بابل دا وچھوڑا	405
24	اماں دا وچھوڑا	407
25	کربلائی سلام	409
26	دربار مصطفوی ﷺ میں سلام	412
27	دُعا	414

marfat.com

تقریظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

آج ایک کتاب کے بعض مقامات کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جو قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی بہنوں کی تعلیم وتربیت کے لیے شائع کی جارہی ہے۔

دَورِ حاضر میں ایسی کتابوں کی بڑی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے یہ کتاب ایک بہترین کوشش کی حامل ہے۔ 416 صفحات اور 21 خطبات پر مشتمل کتاب اپنے قاری کو غور وفکر سے مطالعہ کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

کتاب کا نام خطبات النساء جو **بہشتی دروازہ** کے نام سے بھی مشہور ومعروف ہے۔ اس کتاب کے لکھنے والے حضرت مولانا محمد سعید القادری صاحب ایک خوبصورت، نیک سیرت، ممتاز خطیب کی حیثیت سے جانے پہچانے اور سلجھے ہوئے عالم ہیں۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو جزائے خیر عطا فرمائے اور خواتین وحضرات کو زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

سیّد محمد امین علی شاہ نقوی

مرکزِ یَاحَیُّ یَا قَیُّوم

بستی امین شاہ والی۔ فیصل آباد۔ پاکستان

17 صفر المظفر 1427 ہجری

اللہ محمد ﷺ چار یار
پنجاں باراں نال اقرار

نقوی

یَاحَیُّ یَا قَیُّوم

marfat.com

تقریظ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ ○

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۔ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ

صدق اللّٰہ مولٰنا العظیم وبلغنا رسولہ النبی الکریم ﷺ

حمد وصلوٰۃ والسلام کے بعد عزیز دوست حضرت مولانا محمد سعید القادری صاحب کی تالیف خطبات النساء المعروف بہشتی دروازہ کا ایک نظر سے مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ **خواتین** کے لیے ایک کتاب میں اتنے زیادہ موضوعات کا جمع کرنا بہت مفید ہے تا کہ وہ اپنے بیانات آسانی سے تیار کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ قادری صاحب کی کاوش قبول فرمائے اور اسے زیادہ سے زیادہ مقبول خلائق بنائے۔ آمین

احقر

پروفیسر محمد جعفر قمر سیالوی

غلام محمد آباد۔ فیصل آباد۔ پاکستان

marfat.com

تقریظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

حضرت مولانا محمد سعید القادری صاحب میرے اُستاد بھی ہیں اور ہمارے علاقے کے خطیب بھی ہیں۔ میں نے آپ کی کتاب خطبات النساء المعروف بہشتی دروازہ کا مطالعہ کیا۔ **الحمد لِلّٰہ** اس سے قبل ایسی کتاب میری نظر سے نہیں گزری جو خواتین کے لیے اَنمول تحفہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے زورِ قلم میں اور ترقی عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ نسیم اختر

ناظمہ...... مدرسۃ البنات۔ **حضرت سیدہ آمنہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ سول کوارٹرز۔ فیصل آباد

تقریظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

میں نے حضرت مولانا محمد سعید القادری صاحب کی کتاب کا مطالعہ کیا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ مصنف نے جن عنوانات کا چناؤ کیا ہے۔ وہ وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ خواتین کے لیے تقریروں کا یہ مجموعہ ایک بے مثال عطیہ ہے۔

اس عظیم کاوش پر میں مصنف کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

محترمہ عائشہ صدیقہ

پرنسپل... مدرسۃ البنات۔ غوثیہ صابریہ۔ غلام محمد آباد نمبر 1 فیصل آباد

marfat.com

تقریر نمبر ﴿1﴾

موت کا منظر

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمْ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (پ 4)

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ ﷺ

میری بہنو!

سب تعریف خالق کائنات کے واسطے جو واحدہٗ لاشریک ہے۔ جس کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں۔ جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔ جو دُنیا بنانے پر قادر ہے اور دُنیا برباد کرنے پر بھی قادر ہے۔ جس کے دربار میں بڑے بڑے سلطان، بڑے بڑے شہ زور اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ جس کے عدل سے انبیاء بھی ڈرتے ہیں۔ اور جس کے رحم سے گنہ گاروں کے چہرے کھل اُٹھتے ہیں۔ اُس کی ذات کی تعریف ایک خاکی انسان سے نہیں ہوسکتی۔

کائنات کی زبانیں تھک جائیں گی۔

marfat.com

قلم لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں گے۔

کاغذ اور سیاہی ختم ہو جائے گی۔

مگر ربّ کائنات کی تعریف ختم نہ ہوگی۔

اُس کا مقام ہے کہ

کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک دَر دَر کی
کسی کو خاک کی ڈھیری کسی کو سنگ مرمر کی
وہ شاہوں کو گدا کر دے گدا کو بادشاہ کر دے
اشارہ اُسکا کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں

درود و سلام کا ہدیہ آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکار دو عالم رحمت جہاں، سرکار مدینہ، نور کا نگینہ، راحت قلب وسینہ، امام الانبیاء و امام المرسلین، شب اسریٰ کے دولہا، ساری کائنات کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ میں کہ جن کا نام لینے سے دل کو سرور آجاتا ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کہ جن کے صدقے سے خداوند کریم نے ساری کائنات کو بنایا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا
وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہاں کی
جان ہے تو جہان ہے

marfat.com

غم نہ رکھ رضا ذرا
تُو تو ہے عبدِ مصطفےٰ ﷺ
تیرے لیے امان ہے
تیرے لیے امان ہے

میری بہنو!

میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ دنیا فانی ہے اور ہر جان نے موت کا مزا چکھنا ہے۔ جو پیدا ہوا وہ ضرور مرے گا۔ اس جہاں میں اگر کسی کی دائمی بادشاہت ہے۔ تو وہ صرف اور صرف خداوند کریم کی ذات ہے۔ اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک کتنے لوگ روئے زمین پر آئے اور اپنا اپنا کام کر کے ملک عدم کو سدھار گئے۔ بڑے بڑے بادشاہ، دولت وشہرت والے حکومت وحکمت والے، تاج اور تخت والے، عظیم واعلیٰ بخت والے، علم وعمل والے دانش وعقل والے، دنیا کے فاتح، حسن وجمال والے، خوبی وکمال والے، غریب سے غریب، امیر سے امیر، سب ہی باری باری موت کا مزا چکھتے ہوئے قبروں میں جا سوئے۔ ملکوں کو فتح کرنے والے موت سے زیر ہو گئے۔ تکبر سے گردن اکڑا کر چلنے والے کئی نمرود، فرعون، شدّاد، ہامان، قارون اور ابوجہل موت کے آگے عاجز ہو گئے۔ جب موت آئی تو دم نہ مار سکے مقابلہ نہ کر سکے۔ بس ہتھیار ڈال کر بے بس ہو گئے۔ موت کا مزہ سب نے چکھنا ہے اور ہر ایک نے ایک دِن مر جانا ہے۔

marfat.com

میری بہنو! ...... کہنا پڑے گا۔ **مسلسل**

دِلا غافل نہ ہو یک دَم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سَمانا ہے
تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
یہ ہو گا ایک دن فانی اسے کرِموں نے کھانا ہے
نہ بیٹی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
غلط فہمید ہے تیری نہیں آرام اک پل بھی
مسافر بے وطن ہے تو کہاں تیرا ٹھکانہ ہے
کہاں وہ ماہ کنعانی کہاں تخت سلیمانی
گئے سب چھوڑ کر فانی اگرچہ ناداں و دانا ہے
فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کونوں پر
محلاں اُچیاں والے تیرا گور ہی ٹھکانہ ہے
عزیزہ یاد کر وہ دن جو ملک الموت آوے گا
نہ جائے ساتھ تیرے کوئی تُو تنہا ہی جانا ہے
نظر کر دیکھ خیشوں میں کہ ساتھی کون ہے تیرا
انھوں نے اپنے ہاتھوں سے اکیلے کو دبانا ہے
غلام اک دم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غرّا
خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے

marfat.com

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہاری طرح جانور موت کو جان لیتے تو اُن میں کوئی جانور موٹا نہ ہوتا حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ فرمائیے حشر کے دن کون شہیدوں میں شامل ہوگا

سرکار مدینہ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ غور سے سن ایسا شخص جو دن رات بیس مرتبہ موت کو یاد کرتا ہے وہ قیامت کے روز شہیدوں میں اُٹھے گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ اُسے یاد کرنا جو لذتوں کو مٹانے والی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کیا چیز ہے حضور ﷺ نے فرمایا۔ وہ موت ہے۔

ایک دن سرکار مدینہ ﷺ ایک ایسی مجلس سے گزرے جس میں لوگ زور زور سے ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو لذتوں کو فنا کرنے والی کا ذکر کرو۔ اے لوگو موت کا ذکر کرو۔ اس سے گناہ ختم ہوتے ہیں۔ دُنیا کی محبت دل سے نکلتی ہے بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہے ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور کہا کہ میرا دل بہت سخت ہے۔ میں بہت سنگدل ہوں اس کا علاج بتائیں کہ میرا دل نرم ہو جائے حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا بہن موت کو زیادہ یاد کر۔ تیرا دل نرم ہو جائے گا۔ اُس عورت نے ایسا ہی کیا۔ پھر چند ہفتوں کے بعد حاضر ہوئی اور اُس نے حضرت عائشہ صدیقہ کا شکریہ ادا کیا۔

marfat.com

بچپن گیا جوانی آئی پھر بڑھاپا آیا
آخر موت نے آن دبوچا تے وچ قبر دے پایا

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ کرام سنو!

حضرت نوح علیہ السلام کی عمر چودہ سو سال ہوئی۔ جب آپ کی روح مبارک قبض کرنے کیلئے حضرت عزرائیل علیہ السلام آئے تو انھوں نے سوال کیا کہ اے پیارے نوح علیہ السلام یہ بتائیے کہ آپ نے اپنی رہائش کیلئے مکان کیوں نہ بنایا۔ تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ملک الموت آپکا انتظار اتنا شدید تھا کہ میں روزانہ یہی خیال کرتا تھا۔ کہ آج تو ضرور آئے گا۔ بس تیرے ہی انتظار میں اپنی رہائش گاہ نہ بنا سکا۔

اور جب خدا کے حضور پیش ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے پیارے نوح علیہ السلام موت کو کیسا پایا؟

نوح علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے معبودِ برحق میں نے صرف یہ محسوس کیا ہے کہ ایک دروازے سے گزر کر دوسرے دروازے سے چلا آیا ہوں۔

میری بہنو!

غور کرو چودہ سو برس دنیا میں گزار کر جانے والا یہ کہہ رہا ہے کہ ایک دروازے سے آیا اور دوسرے سے نکل گیا تو بتائیں ہمارا کیا حشر ہوگا۔ لیکن یہ یقین کرلیں کہ جتنے برس بھی آپ زندہ رہیں گی آخر موت نے زندگی کو ختم کر دینا ہے۔

marfat.com

آپ عالی شان کوٹھیاں تعمیر کرتے ہیں پکے مکان بناتے ہیں۔ ریشمی کپڑے پہنتی ہیں۔ اچھی سے اچھی غذا کھاتی ہیں مگر ہم پھر بھی خدا کا شکر ادا نہیں کرتیں اور موت کو یاد نہیں رکھتیں۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت عزرائیل علیہ السلام نے ملاقات کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے ملک الموت جب تو گنہ گاروں یا کافروں کی جان قبض کرتا ہے تو کون سی صورت میں آتا ہے حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا اے ابراہیم علیہ السلام آپ وہ صورت دیکھ نہ سکیں گے۔ کیونکہ وہ اتنی ڈراوٗنی ہوتی ہے کہ انسان دیکھ کر برداشت نہیں کرسکتا۔ جب ملک الموت اُس شکل میں آئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر لرزہ طاری ہوگیا اور آپ بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو حضرت ملک الموت بہت ہی حسین وجمیل صورت میں کھڑے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہنس رہے تھے۔ اور مسرور ہوتے گئے۔ حضرت ملک الموت نے فرمایا۔ مسلمان کے پاس میں ایسی ہی حسین صورت میں آتا ہوں اور مجھے دیکھ کر اُس کی پیشانی چمک اُٹھتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا وہ انسان بڑا خوش قسمت ہے کہ جس کے پاس تو ایسی حسین صورت میں آئے گا اور وہ انسان غرق ہوا۔ جس کے پاس تو ڈراوٗنی شکل میں آئے گا۔

marfat.com

جد موت فرشتہ آوے گا پھر وقت نہ دِتا جاوے گا
بندہ آخرِ نوں پچھتاوے گا پڑھو لاالہ الااللہ
وچہ قبراں گھپ اندھیرا اے اوتھے ساتھی کوئی ناں تیرا اے
بناں عملاں ساتھی کیہڑا اے پڑھو لا الہ الا اللہ
چھڈ ساری سوچ بچار کڑے اَج نقد ہے کل ادھار کڑے
کر مولا نال پیار کڑے پڑھو لا الہ الا اللہ
پا توبہ والا ہار کڑے پنج وقت نماز گزار کڑے
تاں ہووے بیڑا پار کڑے پڑھو لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ﷺ ہے

میری بہنو!

ہم موت سے بھاگتی ہیں مگر اس سے بھاگ کر کہاں جائیں گئ۔ زمین کے جس گوشے میں چھپ جائیں۔ پہاڑوں کی غاروں میں جا گھسیں۔ لوہے کی خول میں بند ہو جائیں۔ کہیں بھی چلے جائیں۔ موت نے آ دبوچنا ہے۔ اس لیے خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْکُمْ (28)

بے شک وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو ضرور تمہیں ملنی ہے۔

ایک درخت کی ٹہنی سے جو پتا ٹوٹ جائے وہ ضرور بے کار ہو جاتا ہے۔ وہ پھر اس ٹہنی سے دور ہوتا جاتا ہے۔

marfat.com

پتر ٹوٹا ٹہن سے لے گئی پوَن اُڑا

اب کے بچھڑے کب ملیں دُور پڑے ہو جا

ہوائیں اڑا اُڑا کر اُسے ٹہنی سے اتنا دور لے جاتی ہے کہ وہ پھر مل نہ سکے۔ ٹہنی اور پتے کا میل بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو مر گئے ہم سے بچھڑ گئے۔ اب قیامت کے روز ملاقات ہوگی۔ جو جو عمل کر گئے اب یا تو عذاب میں ہیں اور یا پھر آرام میں ہیں۔ ایک دِن ہم نے بھی دنیا کی ٹہنی سے ٹوٹ جانا ہے اور پھر اپنوں سے دور دور اتنی دور کہ ہماری خاک تک نہ ملے گی۔ نام ونشان تک مٹ جائے گا۔

میری بہنو!

سکندر اعظم وہ بادشاہ ہوا ہے کہ جس نے ساری دنیا کو فتح کیا بڑے بڑے بادشاہ اُس سے لرزتے تھے۔ نوجوان اُس کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوتے تھے۔ بولنے والے کی گردن اڑا دی جاتی تھی۔ اس کے اشارے پر سارے شہر کو آگ کے طوفان میں جلا دیا جاتا تھا۔ اُس کی ایک آواز پر ہیرے لعل موتی، سونا چاندی اُس کے قدموں میں لا کر ڈھیر کر دیئے جاتے تھے۔ اُس کی بادشاہی میں کوئی دم نہ مار سکتا تھا۔ بس اُس کی حکومت تھی اُس کا حکم چلتا تھا۔

مگر وہ یہ بھول گیا کہ ہر حاکم کے اوپر بھی ایک حاکم ہوتا ہے دنیا کو فتح کرنے والا شکست بھی کھا سکتا ہے۔ تکبر سے اکڑ کر چلنے والا محتاج بھی ہو سکتا ہے۔ آخر وہ بیمار ہوا۔ ارسطو جیسے حکیم نے علاج کیا۔ مگر مرض بڑھتا گیا۔ دن بدن بیماری سے نڈھال ہوتا گیا۔

marfat.com

آج اس سکندر اعظم کے سر پہ حضرت ملک الموت کھڑے مسکرا رہے تھے۔ آج اُسے معلوم ہوا کہ دنیا کو فتح کرنے والا موت سے شکست کھانے والا ہے۔ موت نے بے بس کر دینا ہے اب اُس فانی جہان سے کوچ کا سامان ہونے والا ہے۔۔ ہیرے لعل جواہر سونا چاندی بلکہ ساری بادشاہت دے کر بھی موت سے بچنا مشکل ہے۔

اُس نے اپنے استاد ارسطو کو بلایا اور کہا جب میں موت کے بے رحم پنجوں میں جکڑا جاؤں۔ جب موت مجھے شکست دے دے اور مجھے کفن پہنایا جائے۔ میرا جنازہ اُٹھایا جائے تو میرے دونوں ہاتھوں کو کفن سے باہر نکال دینا تا کہ یہ دنیا والے عبرت حاصل کریں اور اپنی دولت پہ مان نہ کریں۔ سونے چاندی کی محبت سے خدا کو بھول نہ جائیں اپنی حکومت کے نشے میں مست ہو کر غریبوں پر ظلم نہ کریں۔ وہ یہ جان لیں کہ

اُجڑ گیا وہ باغ جس کے لاکھ مالی تھے
سکندر جب گیا دُنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے

میری بہنو!

جب موت سے دنیا کا بادشاہ نہ بچ سکا۔ ساری دنیا کو فتح کرنے والے کو موت نے نہ چھوڑا۔ تو ہم کیا چیز ہیں۔ موت نے سب کو آ دبوچنا ہے۔ اُس کے آنے سے پہلے پہلے نیک کام کرلیں تا کہ خداوند کریم راضی ہو کر اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے۔

marfat.com

حضرت ہود علیہ السلام نے لوگوں کو تبلیغ فرمائی اور ایک اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔ بتوں کو توڑنے کی ہدایت کی۔

آپس میں اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی کچھ لوگ ایمان لائے۔ زیادہ نے کفر کیا۔ اُس وقت کا بادشاہ جس کا نام شدّاد تھا اُسے بھی حضرت ہود علیہ السلام نے تبلیغ فرمائی اُس نے کہا اے ہود اگر میں تیرے خدا پر ایمان لے آؤں تو مجھے کیا ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا۔ جنت ملے گی۔ اُس نے کہا جنت میں کیا ہے۔

آپؑ نے فرمایا۔ جنت میں باغ ہیں شہد اور دودھ کی نہریں ہیں۔ یاقوت وزمرّد کے محلات ہیں۔ جنت کی دیوار کی اینٹیں ایک سونے کی اور ایک چاندی کی ہے۔ گھاس زعفران کا ہے۔ جنت میں نہ سوئیں گے نہ مریں گے۔ وہاں حسن وجمال والی حوریں ہوں گی۔ اس نے کہا اے ہودؑ...... ایسی جنت کی مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ ایسی جنت تو میں زمین پر بنا سکتا ہو۔ جاؤ اپنا کام کرو اور دیکھنا میں زمین پر اپنی جنت بناؤں گا۔ جو تیرے خدا کی جنت سے اچھی ہوگی۔

خداوند کریم نے فرمایا اے ہود علیہ السلام اسے ڈھیل دے دو۔ اسے جنت بنانے دو لیکن اسے جنت دیکھنا نصیب نہ ہوگا کیونکہ میری پکڑ شدّید ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ

بے شک تیرے رب کی پکڑ شدید ہے

marfat.com

میری بہنو!

خدا کے باغی انسان نے جنت بنانے کی تیاری شروع کردی اُس نے چالیس میل مربع زمین کے گرد دیوار بنائی جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی تھی اور ہر قسم کے درخت کے ساتھ جواہرات لگائے۔

ایک لاکھ آدمیوں نے جنت بنانے کا کام شروع کیا کمرے بنائے کمروں کی چھتیں زبرَجد اور زمرّد سبز سے بنائیں۔ درخت بنائے درختوں کے تنے سونے چاندی سے بنائے۔ پتیاں زمرد سبز کی اور ڈالیاں یاقوت سرخ سے بنائی۔ مٹی کی بجائے زمین کو مشک عنبر اور زعفران سے پُر کیا گیا۔ اُس نے جنت میں دودھ شہد پانی اور شراب کی نہریں جاری کیں۔ جنت کو چار حصّوں میں تقسیم کیا۔ ہر حصے میں ایک لاکھ کرسیاں سونے چاندی کی رکھوائیں۔ میزوں پر ہر قسم کے میوے چنے گئے۔ نوجوان عورتوں کو ریشمی لباس پہنا کر حوروں کی طرح وہاں رکھا۔ پھر خاص خاص لوگوں کو اُن محلات میں بسایا۔ رات کے وقت یہ جنت اتنی روشن ہوتی تھی کہ اُس کی روشنی آسمان کی طرف جاتی تھی یہ جنت اُس نے دس برس میں مکمل کی۔

شداد کے ملازم لوگوں سے سونا چاندی جبراً چھین لیتے تھے۔ ایک بڑھیا کی ایک یتیم بچی تھی۔ جس کے کانوں میں سونے کی بالیاں تھی۔ اُن ظالموں نے کہا اے لڑکی یہ بالیاں اُتار دے اُس بچی نے رو کر کہا یہ میرے باپ کی نشانی ہے اسے مجھ سے مت چھینو۔ مگر ان ظالموں نے اس کے کانوں سے بالیاں نوچ لیں جس سے اُس کے کان لہولہان ہو گئے۔

marfat.com

وہ بہت روئی اور بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہو کر دعا کی۔ اے الٰہی ان ظالموں سے بدلہ تو لے۔ یاالٰہی یتیموں پر ظلم کرنے والوں کو تباہ و برباد کر دے۔

خداوند تعالیٰ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا ؟ **جا** ؟ شدّاد اپنی جنت دیکھنے نہ پائے۔ شدّاد نے تیاری کی۔ بہت زرق برق ریشمی لباس پہنا اور سفید گھوڑے پر سوار ہوا۔ سر پر تاج رکھا۔ دو ہزار لونڈیاں ساتھ ہوئیں۔ دو ہزار نوجوان ہمراہ عزیز و اقارب ساتھ لیے ہوئے۔ شادیانے بجنے لگے اور اعلان ہونے لگا کہ لوگو آج بادشاہ اپنی جنت دیکھنے جا رہے ہیں راستے صاف کر دو کوئی بھی راستے میں کھڑا نہ ہو ورنہ گردن کاٹ دی جائے گی۔ اتنے میں حضرت ملک الموت پرانے کپڑے پہنے ہوئے آدمی کی صورت میں تشریف لائے اور فرمایا بادشاہ میری ایک بات سن لے۔ بادشاہ نے کہا میرے پاس وقت نہیں ہے ملک الموت نے کہا بس ایک منٹ کی بات ہے۔ سن لے شداد نے کہا پیچھے ہٹ جا۔ میں تیری کوئی بات نہ سنوں گا۔ ملک الموت آگے بڑھے تو سپاہیوں کو حکم دیا اسے روکو ملک الموت نے فرمایا مجھے روکنے والا پیدا ہی نہیں ہوا۔ سپاہیوں نے بہت روکا مگر آپ بڑھنے لگے اور جا کر کہا اے شداد سن مجھے پہچان میں کون ہوں۔ میں وہ ہوں جو ماؤں کی گود سے اُن کے بچے چھین لوں تو کوئی بھی میرے آگے اُف نہ کرے۔ میں وہ ہوں جو بڑے بڑے متکبروں کا تکبر گھڑی میں خاک میں ملا دیتا ہوں۔ میں وہ ہوں جس سے بڑے بڑے بادشاہ بھی شکست کھا گئے۔ میں وہ ہوں جو سب کو روتا چھوڑ کر گھر کو ویران کر جاتا ہے۔ میں وہ ہوں۔ جو جسم کو بے جان کر دیتا ہے۔ میں وہ ہوں۔

marfat.com

جس کے سامنے کسی کی نہیں چلتی ہے۔ شدّاد نے کہا جلدی بتا۔ تو کون ہے؟ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے فرمایا تو پھر سن۔ میں موت کا فرشتہ ہوں۔ یہ سنا تو شداد پر لرزہ طاری ہو گیا اُسے سب کچھ بھول گیا۔ آنکھیں پتھرا گئیں بولا تھوڑی سی مہلت دے کہ میں کچھ مشورے کرلوں فرمایا پہلے تیرے پاس وقت نہ تھا۔ اب میرے پاس وقت نہیں ہے تجھے مہلت نہ ملے گی اتنا کہا اور اُس کی جان قبض کرلی۔ وہ تڑپتا رہا، بلکتا رہا، مگر کوئی اُسے بچا نہ سکا۔ اُس کی جنت ویران ہو گئی اُس کا تکبر خاک میں مل گیا۔ اُس کی اکڑی ہوئی گردن جھک گئی۔ اُس کا ریشمی لباس تار تار ہو گیا۔ خدا کا مقابلہ کرنے والا موت کے شکنجے میں آ کر بے بس ہو گیا۔

میری بہنو!

قرآن پاک فرماتا ہے...... کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (29)

سب نے موت کا مزا چکھنا ہے موت کے بے رحم ہاتھ سے کوئی نہ بچ سکے گا موت آنی ہے اور آ کر رہے گی اس لیے ہمیں اپنے اعمال کا خود احتساب کرتے رہنا چاہیے۔ یہ ہم نے آج جو کام کیے ہیں۔ کیا ان سے خداوند کریم ہم سے راضی ہے یا ناراض؟ اگر اچھے کام ہوں تو اس کا شکر ادا کرو۔ اگر کام بُرے ہوئے ہوں تو استغفار کرو۔ توبہ کرو اور پھر نہ کرنے کا ارادہ کرو۔ خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً ○ (29)

خداوند تعالیٰ نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا تاکہ دیکھے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔

marfat.com

اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
نہ مُڑ مُڑ جگ تے آنا ایں
کجھ کھونا ایں کجھ پانا ایں
اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
نِت سو سو رات گزاریں تُوں
اس غفلت مار مکانا ایں
اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
بن یاد خداوند باری دی
کِی تیرا کھانا دانہ ایں
اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
چھڈ جھگڑا دُنیا فانی دا
کِی اینویں مغز کھپانا ایں
اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
چھڈ چغلی جھوٹ تے چوری نوں
جے اپنا آپ چھڑانا ایں
اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
پڑھ پنجے وقت نمازاں توں
ایہہ دھُروں حکم ربانا ایں

marfat.com

اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
کر پوجا رب دی ہر ویلے
جے اپنا لیکھ جگانا ایں
اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
رکھ تقویٰ اللہ تعالیٰ دا
جس رحمت نال بچانا ایں
اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
دکھ دے ناں رب دے بندیاں نوں
بس ایہو سبق پکانا ایں
اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
اج ہاسے تینوں سُجھدے نیں
کل رو رو کے پچھتانا ایں
اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
چھڈ مال تے دولت دُنیا دی
وچہ قبر دے ڈیرا لانا ایں
اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں
من عرض گزارش نقوی دی
جو اُوگنہار نمانا ایں
اُٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں

marfat.com

میری بہنو!

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب وہ لوگ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھول جائیں گے۔

1	دنیا سے محبت کریں گے۔	اور آخرت کو بھول جائیں گے
2	مال سے محبت رکھیں گے	اور یوم حساب کو بھول جائیں گے۔
3	مخلوق سے محبت رکھیں گے	اور خالق کو بھول جائیں گے۔
4	مکانوں سے محبت رکھیں گے	اور قبر کو بھول جائیں گے۔
5	زندگی سے محبت رکھیں گے	اور موت کو بھول جائیں گے۔

ذرا غور کریں کہ وہ زمانہ آچکا ہے کہ نہیں. یقیناً یہی وہ زمانہ ہے۔

ہم اور ہمارا حال ایسا ہی ہے ایک اللہ تعالیٰ کے وَلی نے فرمایا۔ اے جوان تجھے تیری جوانی دھوکے میں ڈالے ہوئے ہے۔ کتنے جوان ایسے تھے جنہوں نے توبہ نہ کی ۔اور اُمید کو طویل کر دیا۔ موت کو بھلا دیا یہ کہتے رہے کہ کل توبہ کر لیں گے پرسوں توبہ کر لیں گے۔ یہاں تک کہ اُس غفلت میں ملک الموت آ گیا اور وہ اندھیری قبر میں جا سوئے نہ مال نے فائدہ دیا نہ اولاد نے فائدہ دیا اور وہ قبر کے آگ والے کنویں میں جا گرا۔ مومن کی تعریف یہ ہے کہ وہ ہر گھڑی توبہ کرتا رہتا ہے اپنے گذشتہ گناہوں سے شرمندہ ہوتا ہے جو کچھ ملتا ہے شکر کرتا ہے اور آخرت کی فکر میں لگا رہتا ہے۔

marfat.com

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (28:۲)

اے ایمان والواللہ کی طرف توبہ کرو۔ پکی توبہ

پکی توبہ سے مراد یہ ہے کہ پھر اُس گناہ کی طرف مائل نہ ہو پھر وہ گناہ نہ کرے بلکہ اُس کا خیال تک دل میں نہ لائے جب وہ پکی توبہ کرے گا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بندہ پکی توبہ کرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔محافظ فرشتے اُس کے ماضی کے گناہوں کو بھول جاتے ہیں اس کے جسم کے اعضاء خطاؤں کو بھول جاتے ہیں۔زمین کا وہ ٹکڑا جس پر گناہ کیا اُس کے گناہوں کو بھول جاتا ہے جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اس کے گناہوں پر گواہی دینے والا کوئی نہیں ہوگا اس لیے ہمیں آج سے ہی اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے

قبرستان میں جا کر دیکھو کتنے پڑے ہوئے ہیں اور قبر میں فریاد کرتے ہیں۔جوان ہے جوانی کو بے کار گنوانے کو یاد کر کے آہ و بکا کرتے ہیں۔کتنی عورتیں ہیں جو گذشتہ زندگی کی بداعمالیوں کو یاد کر کے چیخ چیخ کر رو رہی ہیں۔مگر سب فضول ہے۔اُن کے بدن اور چہرے سیاہ ہو چکے ہیں۔اُن کی کمریں ٹوٹ چکی ہیں اور اب وہ پچھتا رہے ہیں کہ کاش ہم گناہوں سے نادم ہو کر توبہ کر لیتے خدا کے حضور سجدہ ریز ہو کر اور اپنی بخشش کی دعائیں مانگ لیتے۔

میری بہنو!

آؤ آج ہم خدا کی بارگاہ میں التجا کریں اے اللہ تعالیٰ ہمیں آگ اور آگ کے عذاب سے بچا کر اس کام سے بچالے۔جو ہمیں آگ کی طرف لے

marfat.com

جائے۔ ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

یا الٰہی تو غفار ہے۔ تو غفور ہے۔ ہمیں توفیق دے۔ ہم تیری عبادت کریں۔ اے اللہ تعالیٰ تو ستار ہے۔ ہمارے عیبوں کو چھپا لے۔ ہمیں خوفِ محشر سے نجات دے ہمیں غلطیوں سے بچا۔ اور اپنے سامنے شرمندگی سے محفوظ رکھ۔ ہم تیری عبادت میں دل لگائیں اور ہم ہر دم تیری یاد میں رہیں۔

اے کریم، اے رحیم، ہم پہ اپنے کرم کی نظر کر

موت کے وقت ہماری زبان پر تیرا کلمہ ہو۔ نزع کا وقت آسان کر دینا۔ قبر کے سوالات ہمیں مشکل کی بجائے آسان معلوم ہوں۔ اے باری تعالیٰ ہماری قبر کو جنت کا باغیچہ بنا دینا۔

رحمت دو جہاں، سرکار دو عالم، کالی کملی والے، اُمت کے رکھوالے، حضور ﷺ کی شفاعت کے سائے میں جگہ عنایت فرمانا۔

جب پل صراط سے لوگ گزر رہے ہوں۔ اے ہمارے مولا پل صراط سے جلدی سے گزار دینا اے خداوند کریم ہم تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں۔

ہم گنہ گاروں پہ تیری مہربانی چاہیے
سب گناہ مٹ جائیں گے رحمت کا پانی چاہیے

یا الٰہی: ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو۔ جب پڑے مشکل، شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی: بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو۔ شادیِ دیدارِ حُسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی: جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے۔ صاحب کوثر شہِ جود و سخا کا ساتھ ہو

marfat.com

یاالٰہی: نامۂ اعمال جب کھلنے لگے۔ عیب پوش خلق شارِ خطا کا ساتھ ہو۔

یاالٰہی: جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں۔ اُن ستم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو۔

یاالٰہی: جب چلیں تاریک راہ پل صراط۔ آفتاب ہاشمی نور الھدیٰ کا ساتھ ہو۔

یاالٰہی: جب سرِ شمشیر پہ چلنا پڑے۔ ربِ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو۔

میری بہنو! جب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ رات کو لے کر جانا تاکہ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ فاطمہ کا قد کتنا تھا۔ تو حضرت ابوذر غفاریؓ نے کہا کہ اے قبر تجھے پتا نہیں کہ تجھ میں کون ہے۔ یہ رسول خدا کی پیاری بیٹی ہے۔

یہ وہ بیٹی ہے کہ جس کے استقبال کے لیے خدا کے حبیب کھڑے ہو جایا کرتے تھے یہ حضرت علی المرتضی کی بیوی ہے. یہ امام حسن امام حسین کی والدہ ہے۔ جب یہ کہہ چکے تو قبر سے آواز آئی۔ اے ابوذرؓ میں حسب نسب نہیں دیکھتی۔ میں خاندان یا کنبہ نہیں دیکھتی۔ میں دولت اور مال نہیں دیکھتی۔ میں حکومت اور سلطانی نہیں دیکھتی بلکہ میں تو یہ دیکھتی ہوں کہ اس نے عمل کیسے کیے ہیں۔

اگر اعمال اچھے کر کے آتا ہے تو میں خوشبوؤں سے اور مہکتی ہواؤں سے اُس کا استقبال کرتی ہوں اور اگر بُرے اعمال کر کے کوئی آتا ہے تو سانپوں اور بچھوؤں سے اُس کا استقبال کرتی ہوں۔

اے ابوذرؓ میں حضور ﷺ کی پیاری بیٹی فاطمہ زہرا کا خوشبویوں سے استقبال کرتی ہوں۔ مرحبا مرحبا۔ اُمّت کے غمخوار رسول کی عابدہ

زاہدہ بیٹی تشریف لائی۔

سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے صحابہ۔ جب قبر میں کوئی انسان جاتا ہے تو اگر نیک ہے اُس کی قبر جنت کا باغیچہ بن جاتی ہے اور حد نظر تک کھل جاتی ہے اور اگر بد ہے تو قبر اُسے ایسے دباتی ہے کہ اُس کی اُدھر کی پسلیاں اِدھر ہو جاتی ہے۔ اور اِدھر کی پسلیاں اُدھر ہو جاتی ہے جب کوئی نیک انسان قبر میں جاتا ہے تو حساب کتاب کے فرشتے آتے ہیں سوال جواب کرتے ہیں اُس کی طرف سے نماز جواب دیتی ہے۔ کہ مجھے قائم کرنے والا آج اپنے اللہ کو بھول نہیں گیا۔ روزہ، آواز دیتا ہے۔ کہ گرمیوں میں بھوکا پیاسا رہا۔ کس کا حکم تھا۔ اُس کا حکم کہ جس کا سوال پوچھ رہے ہو ایسے ہی حج، زکوٰۃ اور روزہ جواب دیتے ہیں۔ علم اور عمل اُس کے عذاب کے راستے کی رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ اور اُسے عذاب سے بچالیتے ہیں۔

میری بہنو!

جس نے کبھی نماز ہی نہ پڑھی۔ روزہ بھی رکھا ہی نہیں، زکوٰۃ دیتے ہوئے اُسے دُکھ ہوا۔ صاحب نصاب تھا اور حج نہیں کیا۔ تو عذاب اُس پر مسلط ہو جائے گا اس لیے ذرا سوچو کہ قبر میں جانے سے پہلے کچھ کرلیں اگر نہ کچھ کیا تو قبر تجھے پیس دے گی۔ تیری آہ و بکا کوئی نہ سُن سکے گا تجھے قبر میں اکیلا چھوڑ کر سنگی ساتھی بہن بھائی واپس آجائیں گے پھر معلوم ہو گا کہ کاش میں نیک اعمال کر لیتی اور آج قبر میں جانا آسان ہو جاتا۔ ☆

marfat.com

چنگی ناں توں کیتی دِلا مولا نوں بھلا کے
گور وچہ جانا پیناں روویں پچھو تا کے
قبراں نوں بھل کے تے رب نوں وساریا
اگے والی زندگی دا کجھ ناں سنواریا
سدا جھتے رہناں دلا ڈیرا توں جما کے
گور وچہ جانا پیناں روویں پچھو تا کے
اُنگ ساک تیرے اُتے مٹی بک پاؤں گے
منکر و نکیر دونوں تیرے کول آون گے
لین گے حساب تیرا تینوں او جگا کے
گور وچہ جانا پیناں روویں پچھو تا کے
پچھناں ٹمیں کسے تینوں کون سی توں ذات دا
کوٹھیاں دا مان کاہدا خوف نھیری رات دا
عملاں نوں پچھناں ایں گُرجاں اُٹھا کے
گور وچہ جانا پیناں روویں پچھو تا کے
کتھے گئے سنگی ساتھی جیہڑے تیرے ہان دے
اوہ بھی سن تیرے وانگوں ایتھے موجاں مان دے
مٹی وچہ لیٹے نے او مکھ نوں چھپا کے
گور وچہ جانا پیناں روویں پچھو تا کے

marfat.com

سچا گھر جیہڑا تیرا اونوں آکھیں گور اے
فانی تائیں گھر آکھیں کوڑا تیرا شور اے
ٹٹ جانا مان تیرا گور وچہ جا کے
گور وچہ جانا پنیاں روویں پچھو تا کے
دیکھ فانی جگ سارا اکھ مِیٹی نھیر اے
اللہ جانے تینوں آونی شام یا سویر اے
کد تک بیٹھے رہناں دل ایتھے لا کے
گور وچہ جانا پنیاں روویں پچھو تا کے
چنگی ناں توں کیتی دلا مولا نوں بھلا کے

میری بہنو!

جب جان نکلنے کا وقت آتا ہے اُس وقت انسان کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی گہرے سمندر میں ڈوب رہا ہے۔ اور اوپر آنے کیلئے ہاتھ پیر مار رہا ہو۔ وہ نزع کا وقت ہوتا ہے سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا جب بندے کی جان نکلتی ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ایک ہزار تلوار سے یک دم وار کر دیا گیا ہو۔ بندے کی جان یوں نچوڑی جاتی ہے۔ جیسے مشک میں ایک قطرہ پانی ہو اور اُسے باہر نکالنا ہو تو مشک کو نچوڑ کر نکالا جاتا ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں۔ جسم سے روح یوں نکلتی ہے، جیسے کوئی گنّا بیلنے میں دے دیا جاتا ہے۔ پھر اُس کا رس الگ ہو جائے اور چھلکا الگ ہو جائے۔

marfat.com

پھس گئی جان شکنجے اندر جیں بیلن وِچ گنّاں
رَونوں کھوہُن رہوے محمد فیئر رہویں تاں منّاں

میری بہنو!

اس وقت ہمارا فرض ہے کہ اُسے کلمہ طیبہ پڑھنے کے لیے کہیں اور کلمہ طیبہ اونچی آواز سے پڑھیں تا کہ وہ سن لے اور اُس کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو جائے اور اُس کی جان آسانی سے نکل سکے۔

کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ سنو جس کا آخری کلمہ

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہوگا وہ جنتی ہے۔

میری بہنو!

اس وقت کے آنے سے پہلے ہی کلمے کا وِرد کر کے اُسے پکا کرلو۔ تا کہ موت کے وقت تمہاری زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو جائے۔ انسان کے ایمان کا پتا تو اس وقت چلے گا کہ اُس نے آخری وقت خدا اور اس کے رسول کا نام لیا ہے یا نہیں۔

مال و دولت کام نہ آئے گا۔ عزیز و اقارب اور اولاد کام نہ آئیں گے۔ اگر کوئی چیز کام آوے گی تو وہ کلمہ طیبہ ہے۔ جس کا وِرد ہمیں جنت میں لے جائے گا۔

اک آکھدا میری تحریر چنگی
دوجا بولدا میری تصویر چنگی
تیجا بولیا اللہ نے مال دیتا

marfat.com

اس واسطے میری تقدیر چنگی
لیڈر مولوی نالے امام کہندے
لوکو سن لوو ساڈی تقریر چنگی
مرشد آکھیا چنگا اے سب نالوں
جیدی ہو جاوے آخیر چنگی

میری بہنو!

سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ نے فرمایا اگر آدمی نیک ہوتا ہے یا کوئی عورت نیک ہوتی ہے تو حضرت ملک الموت نورانی صورت میں سفید لباس میں تشریف لاتے ہیں اور جنت کی خوشبوئیں ساتھ لاتے ہیں اور کہتے ہیں مرحبا انسان تجھ سے خدا راضی ہوا۔ پھر اُس کی جان یوں قبض کرتا ہے جیسے ہاتھ کے اوپر سے پھول اُٹھالیا جائے اُس کی روح کو ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر فرشتے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں دروازے کھولو۔ فلاں بن فلاں آیا ہے یا فلاں عورت فلاں کی بیٹی ہے آسمان کے فرشتے دروازہ کھول دیتے ہیں اور کہتے ہیں مرحبا اے آنے والے تجھ پر سلام ہو آج تو کامیاب ہو کر آیا ہے۔

پھر دوسرے آسمان پر اسی طرح اس کی روح کو جنت میں لے جاتے ہیں جنت کی نہرِ رحمت میں اُسے غوطہ دیا جاتا ہے کہ وہ اور پاکیزہ ہو جائے پھر جنت کی روحوں سے ملاقات کرائی جاتی ہے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کا حال پوچھتی ہیں

پھر قبر میں اُسے دوبارہ لایا جاتا ہے اُس کی قبر میں دو فرشتے منکر نکیر تشریف لاتے ہیں اور تین سوال کرتے ہیں۔

marfat.com

☆ **پہلا سوال یہ ہے**

مَنْ رَّبُّكَ تیرا رب کون ہے۔

وہ جواب دیتا ہے

رَبِّیَ اللّٰه میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔

☆ **دوسرا سوال یہ ہوتا ہے**

مَادِیْنُكَ تیرا دین کیا ہے۔

وہ جواب دیتا ہے

اَلْاِسْلَامُ دِیْنِي میرا دین اسلام ہے۔

☆ **تیسرا سوال یہ ہوتا ہے**

مَا تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلُ

یعنی اس شخص حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کیا کہتا ہے۔

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

میری بہنو!

قبر میں میرے رسول تشریف لاتے ہیں اپنا جلوہ دکھاتے ہیں۔ جب نیک انسان سے پوچھا جاتا ہے۔ تو وہ فوراً کہتا ہے یہ میرے آقا میرے پیارے رسول ہیں۔

یعنی وہ کہتا ہے محمد رسول اللہ تب فرشتے کہتے ہیں تو نے سچ کہا پھر اُسے دوزخ دکھائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اگر تو بے ایمان ہوتا تو یہ تیرا ٹھکانہ تھا۔ پھر اُ

marfat.com

سے جنت دکھائی جاتی ہے۔اور کہا جاتا ہے کہ اب یہ تیرا مقام ہے پھر اُس کی قبر کو اتنا کھلا کر دیا جاتا ہے کہ جہاں تک اُس کی نظر جاتی ہے اُس کی قبر جنت کا باغیچہ بنا دی جاتی ہے۔

میری بہنو!

ذرا غور سے سنو...... میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کافر گناہوں سے بھرا ہوا انسان آخری سانس لے رہا ہوتا ہے تو حضرت ملک الموت ڈراؤنی صورت میں تشریف لاتے ہیں۔

اور سیاہ لباس پہنے ہوئے ہوتے ہیں چہرے پر ہیبت اور رعب ہوتا ہے۔آکر ڈانٹتے ہیں۔اُن کی آواز سے اُس کا بال بال لرز جاتا ہے اور یوں لگتا ہے کہ جیسے اُس کے جسم کو ریزہ ریزہ کر دیا گیا ہو۔پھر اس کی روح قبض ہوتی ہے۔جیسے کانٹوں والی جھاڑی کے اوپر سے ململ کا کپڑا کھینچ لیا جائے اور وہ تار تار ہو جائے۔پھر اس کی روح کو ایک ٹاٹ میں لپیٹ کر آگ کے کوڑے مار مار کر لے جاتے ہیں۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مردے کی آواز انسان سن لیں تو اُن کے دل پھٹ جائیں۔

میری بہنو!

پھر اُس کی روح کو پہلے آسمان کے قریب لے جایا جاتا ہے۔مگر دروازہ نہیں کھلتا۔آواز آتی ہے کہ اسے واپس لے جاؤ۔اس پر اللہ کی لعنت ہو۔فرشتوں

marfat.com

کی لعنت ہو۔ تمام مخلوق کی لعنت ہو۔ فرشتے اُسے مارتے ہوئے۔ اس کی قبر کی طرف لے جاتے ہیں۔ اب منکر نکیر اس کا حساب لیتے ہیں۔ اُس سے تینوں سوال کیے جاتے ہیں۔ وہ سوالوں کے جواب میں کہتا ہے۔

لَآاَدْرِی ...... لَآاَدْرِی ...... لَآاَدْرِی

میں نہیں جانتا...... میں نہیں جانتا...... میں نہیں جانتا

تب فرشتے کہتے ہیں تو نے جھوٹ بولا پھر اُسے جنت دکھائی جاتی ہے کہ اگر تو نیک عمل کرتا تو یہ تیرا مقام ہوتا۔ پھر اُسے دوزخ دکھایا جاتا ہے کہ اب یہ تیرا بُرا ٹھکانہ ہے۔ قبر کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس پر تنگ ہو جا۔ وہ اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ اُس کی پسلیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور ریزہ ریزہ ہو جاتیں ہیں اور اُس کی چیخیں بلند ہوتی ہیں۔ وہ روتا ہے۔ چلاّتا ہے۔ مگر اس کی مدد کوئی نہیں کرتا۔ اس پر بچھو مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ جو اُسے ڈنگ مارتے ہیں۔ اُن کا ڈنگ اتنا زہریلا ہے کہ اگر وہ زمین پر ڈنگ مار دیں تو زمین پر کبھی سبزہ نہ اُگے☆

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ ...... اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ

میری بہنو!

نیکی کا انجام اچھا ہی ہے اور برائی کا بُرا۔ ایک دن ہم نے بھی قبر میں جانا ہے۔ خداوند کریم سے دُعا ہے کہ **اے ہمارے مولا۔**

ہماری قبر کو جنت کا باغیچہ بنا دینا۔

marfat.com

کہندی قبر غافلا وے
اے دُنیا گھڑی دی گھڑی
ضائع عمر ناں گنواویں
موت سر تے کھڑی
ناں مومن ٹوں صداویں
رج رشوتاں توں کھاویں
امت نبی دی اکھواویں
شرم آوے نہ ذری
اک دن آوناں اوہ ویلا
ہووے گا تیرا میرا میلا
توں وی میرے وچ آوناں
ویلا یاد او کریں
اک دن ہونی اے آخیر
بن کے آویں گا فقیر
چھڈ کے دنیا دی جاگیر
جدوں بانہہ موت نے پھڑی
ایتھے بیٹھ ایہوں رہنا
آخر میرے وچ پینا
ماس کیڑیاں نے کھاناں
ایڈا مان نہ کریں
تینوں بیٹھ سمجھاواں
میریاں سخت نیں سزاواں
ستر (۷۰) قدم ہٹ کے میں آواں
ہڈی رہوے نہ ذری

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن

تقریر نمبر ﴿2﴾

شہادتِ امامِ حُسین علیہ السلام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمُ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ؕ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ ﷺ

اے نبی فرمادو۔ میں اس کا اَجر تم سے نہیں مانگتا

مگر یہ کہ میرے قریبیوں سے محبت کرو!

سب تعریف خالق کائنات کے واسطے جو واحدہٗ لاشریک ہے۔ جس کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں۔ جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔ جو دُنیا بنانے پر قادر ہے اور دُنیا برباد کرنے پر بھی قادر ہے۔ جس کے دربار میں بڑے بڑے سلطان، بڑے بڑے شہ زور اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ جس کے عدل سے انبیاء بھی ڈرتے ہیں۔ اور جس کے رحم سے گنہگاروں کے چہرے کھل اُٹھتے ہیں۔ اُس کی ذات کی تعریف ایک خاکی انسان سے نہیں ہوسکتی۔

marfat.com

کائنات کی زبانیں تھک جائیں گی۔
قلم لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں گے۔
کاغذ اور سیاہی ختم ہو جائے گی۔
مگر ربّ کائنات کی تعریف ختم نہ ہو گی۔

اُس کا مقام ہے کہ

کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک دَر دَر کی
کسی کو خاک کی ڈھیری کسی کو سنگ مرمر کی
وہ شاہوں کو گدا کر دے گدا کو بادشاہ کر دے
اشارہ اُسکا کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں

درود و سلام کا ہدیہ آقائے نامدار۔ مدنی تاجدار۔ سرکار دو عالم۔ رحمت جہاں، سرکار مدینہ، نور کا نگینہ، راحت قلب وسینہ، امام الانبیاء و امام المرسلین، شب اسریٰ کے دولہا، ساری کائنات کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ میں کہ جن کا نام لینے سے دل کو سرور آجاتا ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کہ جن کے صدقے سے خداوند کریم نے ساری کائنات کو بنایا۔

میری بہنو!

شہادت امامِ حُسینؑ ایک عظیم واقعہ ہے۔ آج کی مجلس میں اسی کا تذکرہ کیا جائے گا۔

marfat.com

یہ حُسن یہ جمال یہ طلعت حُسینؑ کی
ہر پھول ہر کلی میں ہے نکہت حسینؑ کی
کس طرح حل کریں اسے دُنیا کے فلسفی
باریک مسئلہ ہے یہ شہادت حسینؑ کی
سب نعمتیں جہان کی مُبارک جہان کو
کافی ہے میرے وَاسطے اُلفت حُسینؑ کی

میں نے جو آیتِ کریمہ تلاوت کی ہے۔ اُس کا شانِ نزول سُنیئے!

کچھ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سونا چاندی لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا میں نے تمہیں ایمان دیا۔ رمضان دیا۔ قرآن دیا۔ رحمان دیا۔ اور کفر سے اسلام دیا۔ مگر اس کا یہ اَجر سونا چاندی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اَجر یہ ہے کہ میرے قریبیوں سے محبت کرتے رہنا۔

مُودّت اور محبت میں فَرق ہے۔ جیسے ہمیں پانی سے محبت ہے مگر مچھلی کو پانی سے مودّت ہے۔ کہ وہ پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبیوں کی مودّت عین ایمان ہے۔ اُن کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی ☆

ابوبکر صدیقؓ ☆ عمر فاروقؓ ☆ عثمان غنیؓ ☆ حضرت علیؓ ☆
حضرت فاطمہؓ ☆ حضرت حَسنؓ ☆ اور حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں

ہمیں اِن سبؓ سے محبت کرنی چاہیئے۔

marfat.com

مطلب یہ کہ حضور ﷺ کے صحابہ سے بھی عقیدت ہو اور حضور ﷺ کی آل سے بھی محبت ہو۔ تو ہمارا ایمان کامل ہوتا ہے۔

اولیاء کا مذہب ہے کہ صحابہ رسول ہماری آنکھوں کا نُور ہیں اور آلِ رسول ہمارے دِل کا سُرور ہیں۔ ہم سب کے غلام ہیں۔

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کا ایک روزہ سال کے روزوں کے برابر ہے۔ عام طور پر 9 اور 10 محرم کا روزہ رکھا جاتا ہے۔ یہ حضور ﷺ کی سُنّت ہے۔

فرمایا یہ بھی یاد رکھو کہ قیامت 10 محرم اور بروز جمعہ کو آئے گی۔

پیاری بہنو!

محرم کی دس تاریخ کو کربلا کے میدان میں حضرت امام حسینؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شہید ہوئے۔

امام حسینؓ کون ہیں؟

حضور ﷺ کے نواسے، حضرت علیؓ کے بیٹے، حضرت فاطمہ زہرا کے لختِ جگر۔ آپ کی وِلادت سے پہلے حضور ﷺ کی پھوپھی اُمِ فضل نے خواب دیکھا۔ کہ حضور ﷺ کے جسم کا ایک ٹکڑا اُن کی جھولی میں آ گیا۔ صبح وہ سرکارِ دو عالم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ اور خواب بیان کیا۔ سرکار نے فرمایا۔ میری پھوپھی جان یہ خواب اچھا ہے۔

marfat.com

سنو! میری بیٹی فاطمہ کے گھر ایک بچہ ہوگا۔ جو تیری گود میں کھیلے گا۔ اور اُس کا نام **حسین** ہوگا۔

4 ہجری کو جب امام حسین پیدا ہوئے تو حضور ﷺ نے اپنے لعابِ دہن کو اُن کے منہ میں ڈالا اور دیکھ کر رونے لگے۔ حضرت فاطمہ نے پوچھا۔ ابّا جان۔ نواسے کو دیکھ کو خوش ہوتے ہیں مگر آپ رو رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا بیٹی ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تھے۔ انہوں نے حسین کی ولادت کی خوشخبری دی اور ساتھ ہی کربلا کی مٹی دی۔ اور کہا کہ ایک وقت آئے گا۔ کہ اس بچے کو کربلا کے میدان میں شہید کردیا جائے گا۔ یہ سُن کر حضرت فاطمہ کی آنکھیں اَشکبار ہوگئیں۔ تو عرض کیا اُس وقت ہم کہاں ہوں گے۔

حضور ﷺ نے فرمایا بیٹی اس وقت ظاہری طور پر نہ میں ہوں گا اور نہ علی ہوں گے۔ نہ تو ہوگی۔ نہ ہی حَسن ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا صرف یہ بیٹی زینب ہوگی۔ جو مدینے سے کربلا تک اپنے بھائی کا ساتھ دے گی۔ اور سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھے گی۔

ناں میں ہواں گا نہ تُو ہویں گی نہ ہوسی شیر خدا دا
اِک اکلی زینب ہوسی جو تک سی حال بھرا دا -

یہی وجہ ہے کہ سب حضرت امام حسینؑ سے پیار کرتے تھے۔ خود حضور ﷺ نے فرمایا کہ حسین کو میں نے اپنا بیٹا دے کرلیا ہوا ہے۔

marfat.com

ایک دِن حضور ﷺ اپنے بیٹے حضرت ابراہیم اور حضرت امام حسینؓ دونوں سے پیار فرما رہے تھے۔ایک چاند تھا دوسرا تارا۔ایک اپنا بیٹا تھا اور دوسرا بیٹی کی آنکھوں کا تارا۔ اتنے میں حضرت جبرئیل آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ دونوں میں سے ایک ہمیں دے دیں ۔اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔کہ آپ کِس کو دیتے ہیں۔ یہ سُن کر حضور ﷺ کی آنکھیں بھر آئیں۔فرمایا جبرئیل کَل آنا۔ میں سوچ لوں ۔ دوسرے روز جبرئیل آئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا میرے بیٹے حضرت ابراہیم کو لے جا۔ کیونکہ اس کے جانے سے صرف مجھے ہی دُکھ ہوگا۔اور اگر حسین دیتا ہوں تو فاطمہ کو دُکھ ہوگا۔ علی کو دُکھ ہوگا۔ حسن اور زینب کو دُکھ ہوگا۔ یہ روئیں گے۔اور حسین میری آنکھ کا تارا بھی تو ہے۔اے جبرئیل ایک وقت آئے گا کہ اسلام دَر دَر جاکر سوالی ہوگا مگر کوئی بھی اس کی ہمدردی نہیں کرے گا۔مگر میرا یہ حسینؓ اپنا خون دے کر اسلام کو زندہ کرے گا۔تو اُس دِن آپ کے بیٹے حضرت ابراہیم فوت ہوگئے۔جس کی جُدائی میں حضور ﷺ بہت اُداس ہوئے۔

ایک روز حضور ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے۔آپ امام تھے اور صحابہ مقتدی ۔اِسی دوران امامِ حسینؓ مسجد میں آگئے اور دیکھا کہ نانا جان سجدے کی حالت میں ہیں۔ حضرت امام حسینؓ سجدے کی حالت میں آپ پر سوار ہوگئے ۔حضور ﷺ نے اپنا سَر نہ اُٹھایا۔ جب تک امام حسینؓ خود ہی نہ اُتر گئے ۔ یہ سب لاڈ پیار کی باتیں تھیں۔ جِس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا رُتبہ کتنا عظیم ہے۔

marfat.com

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے صحابہ سُن لو!

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدُ الشَّبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃَ

حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

ایک مرتبہ فرمایا

حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَامِنْ حُسَیْن

حسین مجھ سے ہے اور میں حسین میں سے ہوں

یہی وجہ تھی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ آپؑ کو رنجیدہ نہیں ہونے دیتے تھے۔ ایک مرتبہ عید کے موقع پر حضور ﷺ حضرت فاطمہ زہراؓ کے گھر تشریف لے گئے اور امامِ حسینؑ سے پیار کرنے لگے۔

عید کے دِن مصطفٰے سے یوں لگے کہنے حُسینؑ
سبز کپڑے دو حُسن کو سرخ دو جوڑا مجھے
دن سواری میں نہ جاؤں گا نمازِ عید کو
نانا جی جنت سے منگوا دیجئے گھوڑا مجھے

حضور ﷺ مُسکرائے اور فرمایا

ہنس کے فرمایا حُسین کندھے میرے پر چڑھو
ننھے ننھے ہونٹوں سے کہتے چلو گھوڑا مجھے
زُلف میری کھینچ رکھنا یہ تمہاری ہے لگام
بے عذر مُڑ جاؤں گا تو نے جدھر موڑا مجھے

marfat.com

مسجدِ نبوی میں حضور ﷺ خُطبہ ارشاد فرمار ہے تھے کہ اتنے میں امام حَسن اور امامِ حُسین مسجد میں داخل ہوئے۔ حضور ﷺ نے خُطبہ چھوڑ دیا۔ اور دونوں شہزادوں کو اٹھالائے۔ ایک کو دائیں بیٹھالیا اور ایک کو بائیں بیٹھالیا۔ پھر صحابہ سے فرمایا یہ میرے بیٹے ہیں۔ میں اِن سے محبت کرتا ہوں۔ تُم بھی اِن سے محبت کرو۔ جو اِن سے محبت کرے گا۔ خُدا اُن سے محبت فرمائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ ان دونوں شہزادوں سے اور ان کے والدین سے دِلی عقیدت رکھتے تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے فارس فتح کیا تو نوشیرواں بادشاہ کی پوتی شہزادی شہر بانو قیدی ہو کر آئی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا اس کی شادی حضور ﷺ کے شہزادے امام حسین سے ہوگی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے خود نکاح کا خطبہ پڑھا۔

دن گزر گئے اور آخر

نانے کی فرقت حسین نے دیکھی
امّاں کی میّت حسین نے دیکھی
ابّا کی شہادت حسین نے دیکھی
بھائی کی رِحلت حسین نے دیکھی
کس صبر سے کانٹوں پہ چل رہے تھے حسین
دُنیا مٹا رہی تھی مگر سنبھل رہے تھے حسین

marfat.com

حضرت امیر معاویہؓ کا انتقال ہوااور یزید بادشاہ بنا۔اُس نے امام حسین کو بیعت کرنے کو کہا۔آپ ۔نے انکار کر دیااور فرمایا میں تم جیسے فاسق وفاجر کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرسکتا۔

کیونکہ میرے والد علی مرتضٰے نے

صداقت کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔
عدالت کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔
سخاوت کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔
حق والوں کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔

تُو فاسق وفاجر ہے۔تو شرابی ہے۔تو بے دین ہے۔اس لیے میں تیری بیعت نہیں کرسکتا ہے۔

یہ سُن کر یزید آگ بگولا ہوگیا اور اُس نے آپ کو شہید کرانے کی کوششیں شروع کروادیں۔

حضرت امامِ حُسینؑ نے اپنی بہن حضرت زینب سے مشورہ فرمایا۔کہ بہن اب مدینے میں رہنا مُشکل ہوگیا۔کیونکہ یزید ہماری جان کا دُشمن ہوگیا ہے۔میرا خیال ہے کہ اب ہمیں مکہ معظمہ چلے جانا چاہیئے۔

بہن نے کہا آپ کی بات دُرست ہے۔یہ مشورہ کر کے آپ نے سب گھر والوں کو تیاری کا حکم دیا اور خود اپنی بہن کو ساتھ لے کر حضور ﷺ کے روضے پر آ گئے ۔اور رو کر عرض کیا۔......☆

marfat.com

سَلام اے جدِ امجد اے میرا منہ چومنے والے
مجھے دوشِ نبوت پر اُٹھا کر گھومنے والے
ذرا نظریں اُٹھا کر دیکھ کس کا نورِ عین آیا
دیکھو اے نانا جان یہ دَر پہ حُسینؑ آیا

اے نانا جان آپ سے کیے ہوئے وعدے کا وقت آن پہنچا ہے۔ کربلا میں میرے امتحان کا وقت آنے والا ہے۔ آپ دُعا فرمائیں کہ میں کامیاب ہو جاؤں۔

پھر امام حسینؑ اپنی والدہ فاطمہ زہرا کی قبرِ انور پر آئے۔

پڑھ کے فاتحہ ماں دی قبر اُتّے شاہ امام حسین پُکار دا اے
میرا بولیا چالیا معاف کرنا اے سَلام ہُن آخری وَار دا اے

اے امّاں جس کو تُو نے قرآن کی لوریاں دے دے کے پالا تھا۔ آج وہ مدینہ چھوڑ کر جا رہا ہے۔ کربلا میں میرے امتحان کا وقت آن پُہنچا ہے۔ دست بستہ عرض کرتا ہوں۔ امّاں میرے لیے دُعا فرمانا۔

حضرت بی بی زینب اپنی والدہ کی قبر کو بوسہ دے کر کہتی ہے۔ امّاں میں مدینے سے جا رہی ہوں۔ جب بیٹیاں جُدا ہوتیں ہیں۔ تو مائیں سینے سے لگا کر پیار کرتیں ہیں امّاں اُٹھ مجھے سینے سے لگا۔ کیونکہ میں مدینے سے جا رہی ہوں۔

کھڑی ہو کے ماں دی قبر اُتّے بی بی زینب کرلاوَن لگی
اُٹھ کے دیؤ پیار رتے کرو ودیا تیری دِھی مدینیوں جان لگی

marfat.com

دونوں بہن بھائی واپس آئے ۔تمام کنبے والے اونٹوں پر سامان باندھ چکے تھے۔ چلنے کی تیاری مکمل تھی۔امام حُسینؑ نے اپنی بیٹی صغریٰ کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا بیٹی تُو بیمار ہے۔تھوڑے عرصے کے بعد تیرا بھائی علی اکبرؓ تجھے آ کر لے جائے گا۔یہ سُن کر صغریٰ بابل کے سینے سے لگ گئی۔اور زَار و قطار رونے لگی۔پھر علی اکبر سے ملی۔ علی اصغر کا منہ چوما۔ چچا عباس سے پیار لیا۔پھر پھوپھی زینب کے سینے سے لگ گئی۔اور عرض کیا پھوپھی مجھے کہیں بُھلا نہ دینا۔یہ صغریٰ سب کی یادوں میں روتی رہے گی۔ بی بی زینب نے دلاسہ دیا۔ بیٹی گھبرانہیں۔جلدی ہی علی اکبر تُجھے آ کر لے جائے گا۔

گلی گلی مدینے دی چیخ اُٹھی جَدوں کربَل دہ شہ سوار ٹریا
علی اکبر تے علی اصغر نالے حضرت عباس علمبردار ٹریا
کنب گئی سی تُربَت فاطمہ دی جَدوں گھرنوں جندرے مَار ٹریا
اے جگر اُحسین دا جان دا اے کیویں بچی نوں دے کے پیار ٹریا

حضرت امام حسین نے مدینہ چھوڑ دیا اور مکہ میں آ کر رہنے لگے وہاں پر آپ کا اِرادہ تھا حج کرنے کا۔اس سے پہلے آپ پچیس ﴿25﴾ حج پیدل کر چکے تھے۔کوفے والوں کو پتہ چلا تو انھوں نے آپ کو خط لکھنے شروع کر دیئے کہ اے امام حسین آپ کوفہ میں تشریف لے آئیں۔ہم سب آپ کے ساتھ ہیں ہمارے دل تمہارے ساتھ ہیں۔ ہماری تلواریں تمہارے ساتھ ہیں۔مگر امام حسین نہ گئے۔انھوں نے قاصد بھیجے۔

marfat.com

ایک روایت میں ہے کہ امام عالی مقام کو کوفیوں کے چالیس ہزار خطوط آئے اور کئی سو قاصد۔ آخر آپ نے فیصلہ کیا کہ بھائی مسلم بن عقیل کو کوفے بھیج کر حالات کا جائزہ لینا چاہیئے۔ مسلم بن عقیل اپنے دو بیٹوں محمد اور ابراہیم کے ساتھ کوفے روانہ ہو گئے۔ کوفے پہنچے تو لوگوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور چالیس ہزار کوفیوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور کہا اے امام مسلم حضرت امام حسین کو خُط لکھو کہ آپ کوفے تشریف لے آئیں۔ اُسی وقت امام مسلم نے حضرت امام حسین کو خُط لکھا کہ حالات درست ہیں۔ تمام کوفی آپ کے ساتھ ہیں۔ تشریف لے آئیں۔ جیسے ہی امام حسین کو خط پہنچا۔ آپ بروز ہفتہ 27 رجب 60 ہجری 3 مئی 680ء / رات کے وقت کوفے کے لیے روانہ ہو گئے

اِدھر یزید کو پتا چلا تو اُس نے کوفے کے گورنر نعمان بن بشیر کو جو اہلِ بیت کا غلام تھا۔ معزول کر دیا۔ اور عبداللہ ابن زیاد کو گورنر مقرر کیا۔ اُس نے آتے ہی کوفیوں کو ڈرایا کہ امام کا ساتھ نہ دو۔ ورنہ کوفہ میدانِ جنگ بَن جائے گا۔ تمہاری عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو جائیں گے۔ تمہارے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ یہ امام اور یزید کا آپس کا معاملہ ہے۔ یہ سُن کر تمام کوفی ڈر گئے۔ اب امام مسلم بن عقیل تنہا رہ گئے۔ بازاروں میں کوئی بھی آپ کو سلام کرنے والا نہ تھا۔

قدم بڑھتے گئے دیواروں کے سائے میں
سید جا رہا تھا تلواروں کے سائے میں

آخر اعلان ہوا جو امام مسلم اور اُن کے بچوں کو پکڑ کر لائے گا۔ اُسے انعام

marfat.com

ملے گا۔لوگوں میں انعام کا لالچ پیدا ہو گیا۔حضرت مسلم کو پکڑ کر ابنِ زیاد کے پاس لے گئے۔اُس نے آپ کو شہید کر دیا۔حضرت مسلم کے دو بچے ایک لونڈی اپنے گھر میں لے گئی تھی۔اُس کی مالکہ نیک تھی۔رات کو کھانا دے کر سُلا دیا۔اُس عورت کا خاوند بے ایمان تھا رات کو آیا اور کہا کہ مسلم کے بچے مِل جائیں تو انعام حاصل کروں گا۔تو اُس کی بیوی نے کہا۔اے بے ایمان کیوں بچوں کا دُشمن ہوتا ہے۔سو جاؤ۔وہ تمہیں نہ ملیں گے۔آدھی رات کے وقت محمد کی آنکھ کُھل گئی اُس نے اپنے بھائی ابراہیم کو جگایا اور گلے لگا کر کہنے لگا۔کہ بھائی میں نے خواب دیکھا ہے کہ نانا محمد مصطفٰے ﷺ اور دادا حضرت علی مرتضٰے اور امّاں فاطمہ کھڑے ہیں۔اور ہمارے ابّا جان خون میں نہائے ہوئے حاضر ہوئے۔نانا جان نے فرمایا اے مسلم تُم اکیلے کیوں آئے ہو؟ تمہارے بچّے کہاں ہیں۔تو ابّا جان نے عرض کیا۔وہ بھی حاضر ہونے والے ہیں۔بھائی ہمارے چلنے کا وقت آن پہنچا ہے یہ کہہ کر وہ اونچی آواز سے رونے لگے۔کمرے سے رونے کی آواز آئی۔تو حارث نے دیکھا کہ وہ دونوں بچے اس کے گھر میں موجود ہیں۔خوش ہو گیا اور دونوں بچوں کو بالوں سے پکڑ کر باہر لے آیا اور بولا سارا دِن تمہیں تلاش کرتا رہا۔اب میں تم دونوں کو شہید کر کے انعام حاصل کروں گا۔جب طمانچے مارتا ہوا لے کر چلا تو اُس کی بیوی نے کہا۔

ارے سیّد ہیں سیّد ہیں طمانچے نہ لگا
یہ قرآن کے ورق ہیں زمیں پہ نہ گِرا

marfat.com

تو میرے ہوتے ہوئے تو اِن کو شہید نہیں کر سکتا۔ تو اُس نے بیوی کو دھکا دیا وہ گر گئی اور بولی اے بچّو! اب تُم خدا کے حوالے۔ حارث لعین دریائے فُرات کے کنارے لے گیا اور تلوار اُٹھائی کہ اِن کو قتل کر دوں۔ دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے کو گلے سے لگا لیا اور اس لعین نے ایک ہی وار میں دونوں کو شہید کر دیا۔

دریائے فُرات کا پانی سُرخ ہو گیا۔
زمین ہل گئی۔ عرش کانپ اُٹھا۔
زہرا کی قبر لرز اُٹھی۔

وہ لعین دونوں کے سَر ابنِ زیاد کے پاس لے گیا۔ ابنِ زیاد نے کہا میں نے تو زندہ پکڑنے کا کہا تھا اور تو شہید کر لایا۔ اُس نے حارث کی گردَن اُڑا دی۔ اس لعین کو نہ دُنیا ہی مِلی اور نہ ہی دین ملا۔ (لعنت اللہِ علیکم لِ دُشمنانِ اہلِ بیت)

کوفے سے چند میل دُور امام حسین کو امام مسلم اور اُن کے دونوں بچوں کی شہادت کی خبر ہوئی تو آپ اَشکبار ہو گئے۔ تمام عزیزوں کو بُلایا کہ اب کیا کیا جائے۔ سب نے عرض کیا۔ اے امام جو آپ کہیں گے۔ ہم کریں گے۔ ابھی بات چیت ہو رہی تھی کہ یزید کی فوج آن پہنچی۔ حُر بن ریاحی اُس فوج کا سپہ سالار تھا۔ اُس نے کہا مجھے حکم ہوا ہے کہ آپ کو جانے نہ دُوں اور کربلا کے میدان میں لے جاؤں یا آپ یزید کی بیعت کر لیں۔ آپ نے فرمایا یزید کی بیعت ناممکن ہے میں بیعت نہیں کر سکتا۔ رات ہو گئی تو حُر نے کہا آپ چپکے سے نکل جائیں اور مدینے

marfat.com

چلے جائیں ۔ سارا قافلہ چلا ۔ صبح ہوئی تو اپنے آپ کو کربلا کے میدان میں پایا ۔ اب چلنا چاہتے تھے کہ عمر بن سعد کی سالاری میں یزید کی بے شمار فوج نے آکر آپ کو گھیر لیا اور عمر بن سعد نے بیعت کا مطالبہ کیا ۔ سات (7) محرم تک بات چیت ہوتی رہی ۔ مگر جب امام حسین بیعت کے لیے رضامند نہ ہوئے تو بات چیت ختم کردی ۔

ایک قافلہ یہاں سے گزرا کسی نے امام حسین سے پوچھا ۔ آپ کون ہیں ؟ اور کہاں کے رہنے والے ہیں ۔ ؟ تو فرمایا ۔

کسی نے جب وطن پوچھا تو حضرت نے فرمایا
مدینے والے کہلاتے تھے اب ہیں کربلا والے

عمر بن سعد کو حکم ملا کہ امام حسین اور اُن کے ساتھیوں کے لیے دریائے فُرات کا پانی بند کردو ۔ تاکہ یہ بے بَس اور لاچار ہوجائیں اور یزید کی بیعت کرلیں ۔

حَاکم کا یہ حُکم تھا کہ پانی بشَر پیئیں
گھوڑے پیئیں ، اونٹ پیئیں ، اہل ہُنر پیئیں
یزیدی پیئیں ، ہر روز پیئیں ، منع نہ کیجیو
پَر فاطمہ کے لال کو پانی نہ دیجیو

اور 9 محرم کی شام کا وقت ہوا ۔ رات عشاء کی نماز کے بعد امام حسین نے چراغ بُجھا دیا اور فرمایا کہ اے میرے ساتھیوں جو تُم میں سے جانا چاہتا ہے ۔

marfat.com

وہ جا سکتا ہے۔ میں اُسے کچھ نہ کہوں گا۔ مگر سب نے رو کر کہا۔ حضور اگر ہم آج چلے گئے تو قیامت کے روز آپ کے نانا جان کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ہم آپ پر اپنی جانیں نثار کر دیں گے۔ پھر آپ حضرت بی بی شہر بانو کے خیمے میں تشریف لے گئے آپ نے فرمایا

عمر کٹی تو لکھاں دی وِچ کلی رہن والیئے شاہی مکان دی اے
تیری کوفیاں لکھ نہ قدر کیتی عالی قدر تے اُچی شان دی اے
لے کے بال بچہ ٹر جادیس پیکے گھڑی میرے تے آئی امتحان دی اے
ہتھ جوڑ کے بانو نیں عرض کیتی مینوں لوڑ ناں اپنی جان دی اے
تہاڈے قدماں چ نکلے جان میری ایہو آرزو ایس نادان دی اے

میری بہنو!

ہمیں اپنی زندگی

حضرت حوّا
حضرت حاجرہ
حضرت رحمت
حضرت خدیجہ
حضرت فاطمہ
حضرتِ شہر بانو

کی پیروی میں بسر کرنی چاہیئے کہ جنہوں نے عبادت و ریاضت کے ساتھ ساتھ اپنے خاوند کی وہ خدمت کی کہ دُنیا میں جن کی دُھوم مچی ہوئی ہے۔ اپنے خاوند پر سب کچھ نثار کر دیا۔

marfat.com

امامِ حُسینؑ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ آج کی رات خوب جی بھر کے عبادتیں کرلو۔ صبح کا سورج شہادتیں لے کرآئے گا۔ ساری رات عبادت میں بسر ہوئی۔ 10 محرم کا سورج خونی شعاعیں بکھیرتا ہوا طلوع ہوا۔ عمر بن سعد اور شمر نے پکارا۔ اے حسین بیعت کرو یا مقابلہ کرو۔ امام حسین نے فرمایا۔ صبر کرو۔ ہم تمہارا مقابلہ کریں گے۔ پھر جنگ شروع ہوئی۔ امام حسین کا ایک ایک ساتھی میدان میں جا کر جامِ شہادت نوش کرنے لگا۔

حضرت سکینہ حضرت عباسؓ کے پاس گئی اور کہا چچا پیاس لگی ہوئی ہے۔ حضرت عباس نے کہا۔ بی بی گھبرانہیں۔ تیرا چچا تجھے پانی ضرور پلائے گا۔ اب تُم اپنی ماں کے پاس جاؤ۔ امامِ حُسینؑ سے اجازت لے کر حضرت عباس گھوڑے پر سوار ہوئے اور فرات کی طرف چلے۔ فوجوں کو چیر کر فرات پر پہنچے۔ پانی سے مَشک بھرلی۔ مگر یزیدیوں نے تیروں کی بارش کردی۔ پانی بہہ گیا۔ بازو کٹ گئے اور حضرت عباسؓ زمین پر آرہے۔

آواز آئی کہ آؤ میرے آقا
آخر ہوا عباس اُٹھاؤ میرے آقا
تڑپا چکی ہے فوج بچاؤ میرے آقا
آؤ مجھے یٰسین سُناؤ میرے آقا
سُن کر یہ صدا شاہ پُکارے کئی باری
ہم شکلِ نبوی دوڑو کمر ٹوٹی ہماری

marfat.com

امامِ حُسینؑ لاشہءِ عباس اُٹھا کر لائے اور فرمایا۔ سکینہ تیرا چچا آ گیا۔ سکینہ نے دیکھا تو سینے سے لگ کے کہا۔ اگر مجھے علم ہوتا تو چچا میں تجھے نہ بھیجتی۔ چچا اُٹھو۔ بات کرو۔ تمہاری بھتیجی سکینہ تجھے پُکار رہی ہے۔

آخر کار اہلِ بیت کے گھرانے کے فرد ہی باقی رہ گئے۔ امام قاسمؑ نے اجازت لی۔ اور گھوڑے پر سوار ہوئے۔ امام حُسن کا بیٹا یزیدیوں کو للکارتا ہوا فوج میں گھس گیا۔ مگر اُنھوں نے نیزوں کی بارش کردی۔ قاسم زمیں پہ گر پڑے اور پُکارے۔ چچا حُسین مجھے سنبھالو۔ امام حُسین دوڑے اور جا کر جھولی میں اُٹھالیا۔

ہچکی کے ساتھ مَوت کا خنجر بھی چَل گیا
سَر پاؤں پر دَھرا رہا اور دَم نکل گیا

امام حُسینؑ قاسم کو اُٹھا کر خیموں میں لائے تو بیبیوں کی چیخیں نکل گئیں۔ امام نے فرمایا۔ کوئی بے صبری کا مظاہرہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے۔

اتنے میں علی اکبر امام حُسینؑ کے سامنے سَر جھکا کر کھڑے ہو گئے اور کہا ابّا جان میرے ہوتے ہوئے آپ میدانِ جنگ میں نہیں جاسکتے۔ امام نے فرمایا۔ بیٹا یہ لوگ میری جان کے دُشمن ہیں۔ مجھے جانے دے۔ مگر علی اکبر نے عرض کیا۔ ابّا جان۔ جب تک میں اپنی جان آپ پر قربان نہیں کردوں گا۔ میری روح تڑپتی رہے گی۔ امام نے اجازت عطا فرمائی۔

حضرت علی اکبر جب چلے۔......☆☆☆☆☆

marfat.com

دیتے تھے اہلِ بیت دُہائی امام کی
تصویر گھر سے جاتی ہے خیرالانام کی
ماں کے رونے کی جو کانوں میں صدا آتی تھی
ٹکڑے ہوتا تھا جگر چھاتی پھٹی جاتی تھی

علی اکبر نے امّاں پھوپھی کو سَلام کیا۔ بی بی زینب نے روکر فرمایا۔ بیٹا تُجھے دیکھ لیتے تھے تو نانا کی تصویر سامنے آجاتی تھی۔ اب ہم کسے دیکھا کریں گے۔ علی اکبر کی والدہ خیمے سے نکلی۔ اور علی اکبر کو سینے سے لگا کر فرمایا بیٹا جا۔ اسلام کی خاطر شہید ہو کے آ۔ علی اکبر چلے۔ یزیدیوں کو للکارا۔ کئی ایک کو فی النار کیا۔ آخر نیزوں نے آلیا۔ تیروں کی بارش ہوگئی اور امام کا لختِ جگر زمین پہ آرہا۔

جلّادوں سے کہتے تھے رو رو کے بتاؤ
اکبر ہے کہاں لاش مجھے اُس کی دکھاؤ
یا اُس کے برابر میرا لاشہ بھی گراؤ
یا قتل کرو یا علی اکبر سے ملاؤ
سیّد ہوں مسافر ہوں کئی دِن سے ہوں پیاسا
یارو میں پیغمبر کے تمہارے ہوں نواسہ

امامِ عالی مقام علی اکبر کو اُٹھا کر لائے۔ خیمے میں بیبیاں اکٹھی ہوگئیں۔ علی اکبر نے آنکھیں کھولیں۔ اور کہا آج مجھے صغریٰ یاد آرہی ہے۔ بابا وہ ہمیں یاد تو کرتی ہوگی

marfat.com

ہچکی جو آئی اجل کی تو بابا سے کہا
شاید میری صغریٰ نے مجھے یاد کیا ہے

امامِ حُسینؑ تیار ہوئے تو حضرتِ زینب نے عرض کیا۔ بھائی مصیبت آئے تو صدقہ دیا کرتے ہیں۔ میں تمہاری بہن ہوں۔ اس بے کسی میں میرے پاس سوائے میری اولاد کے کچھ نہیں۔ میرے عون و محمد بھی آپ پر قربان ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ امامِ عالی مقام نے فرمایا۔ بہن ان معصوموں کو زندگی کی بہاریں مُبارک ہوں میں نہیں چاہتا کہ تیری گود خالی ہوجائے۔ بی بی زینب نے روکر عرض کیا۔ قیامت کے دِن امّاں فاطمہ کو میں کیا جواب دُوں گی۔ جب اُنھوں نے پوچھا کہ تُو نے میرے لال پر اپنے بیٹوں کو نثار کیوں نہ کیا۔ یہ سُن کر امامِ عالی مقام نے اجازت دے دی۔ دونوں شہزادے عون و محمد یزیدی فوجوں میں گر گئے۔ تیروں اور نیزوں کی بارش نے زینب کے معصوموں کے جسموں کو رنگین کر دیا۔

لاشوں کے قریب آ کے شاہِ اُمّت نے پُکارا
اے بھانجو! موجود ہے ماموں یہ تمہارا
ہاتھوں کو اُٹھا کے ذرا بات تو کر لو
سینے سے لگو اُٹھو ملاقات تو کر لو

امامِ عالی مقام شہزادوں کو اُٹھا کر لائے۔ اور بی بی زینب کی گود میں رکھ دیا۔ فرمایا بہن تیرا صدقہ قبول ہوگیا۔ اتنے میں چھوٹے سے بچے علی اصغر کے رونے کی آواز آئی۔ امامِ عالی مقام خیمے میں گئے۔ بی بی شہر بانو نے عرض کیا یہ چھ (6) ماہ کا بچہ

marfat.com

پانی کے بغیر مَر رہا ہے۔ اس کے لیے تو دو قطرے پانی مَانگ لیں۔ امام نے بچّے کو گود میں اُٹھایا اور میدان میں تشریف لائے۔ فرمایا چلو تُم میرے تو دُشمن ہو۔ اس بچے کا کیا قصور ہے۔ اسے تو تھوڑا سا پانی دے دو۔ اتنا کہنا تھا کہ ایک لعلین حُرملہ نے تیر مارا۔ جو سیدھا علی اصغر کے حَلق پر لگا۔ حلق سے گزر کر امام کے بازو میں پیوست ہو گیا۔ اور وہ ننھا شہزادہ شہید ہو گیا۔

امام عالی مقام نے شہر بانو سے فرمایا۔ تیرا شہزادہ اب پانی پی کے آ گیا ہے۔

ننھی سی قبر کھود کے اصغر کو گاڑ کر
شبیرؑ اُٹھ کھڑے ہوئے دامن کو جھاڑ کر

ابھی امامِ عالیؑ مقام علی اصغر کو دَفنا کے اُٹھے ہی تھے کہ دُور سے ایک ڈاچی سوار آتا ہوا نظر آیا۔ وہ قریب آیا تو پوچھنے لگا۔ آپ میں سے حُسینؑ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے ہی حُسین کہتے ہیں۔ اُس نے کہا میں مدینے سے آرہا ہوں۔ میں نے ایک بچّی کو روتا ہوا پایا۔ تو پوچھا کہ بیٹی روتی کیوں ہو۔ تو اُس نے آپ کے بارے میں سب کچھ بتایا۔ میں نے کہا بیٹی جو پیغام دینا ہے۔ دے دو۔ میں تمہارے والد اور بھائیوں تک پہنچا دوں گا۔

marfat.com

صغریٰ دا خط

اکبر وِیرا موڑ مہاراں
کلی مدینے وِچ تینوں پکاراں
امّی بانو تے زینب پھوپھی
جا پردیسیں بات نہ پچھی
گھلیا نہ خط نہی بھیجیاں تاراں
اکبر ویرا موڑ مہاراں
لین نہ آئیوں وعدہ کر کے
یاد نہ آئی صغراں مَر کے
غم دے ہنیریاں چہ ٹکراں ماراں
اکبر ویرا موڑ مہاراں
اصغر دا جھولا خالی ہلاواں
اندر خیالاں دے لوریاں گاواں
تڑکے میں اُٹھ تیرے سہرے سنواراں
اکبر ویرا موڑ مہاراں
ویہڑا مینوں کھان نوں دَوڑے
میرے مَاپے نہ رہے سوہرے
کلی اے جند تائیں دُکھ نیں ہزاراں
اکبر ویرا موڑ مہاراں
مینوں بُھلایا جے میرے بھائیاں
بابل توں وی خبراں نہ پائیاں
لئیاں کسے ناں میریاں ساراں
اکبر ویرا موڑ مہاراں

marfat.com

امامِ عالی مقام نے خط پڑھا تو اَشکبار ہو گئے اور فرمایا اے قاصد تُو نے کب مدینے جانا ہے۔ یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ اور بتا دینا کہ کربلا میں فاطمہ زہرا کے گلشن کی پتی پتی بکھر گئی تھی۔

امام حُسینؑ کا صغریٰ کو جواب

آکھیں صغراں نوں قاصدا باپ تیرا کربل وسدی جھوک لٹا بیٹھا
بچے عون و محمد تے اصغر اکبر نالے قاسم عباس کُہا بیٹھا
اپنے وِچ مقصد کامیاب ہوکے سیّد ربّ دا شکر بجا بیٹھا
ہووے دلے دی پئی مُراد پوری جے میں سجدے وِچ سیس کٹا بیٹھا
باقی دَم دا دَم مہمان ہاں میں لگی پریت نوں توڑ نبھا بیٹھا
آکھیں قاصدا خط نوں چُم بابا رو رو اکھیوں نیر وگا بیٹھا

یہ پیغام قاصد کو دینے کے بعد امام خیمے میں آئے اور اپنی بہن زینب سے فرمایا اب میری شہادت کا وقت قریب ہے۔ میری نصیحت سُن لے۔

میرے بعد بے صبری کا مظاہرہ نہ کرنا
سر سے چادریں نہ اُتارنا
اپنے بال نہ نوچنا
سینہ کوبی نہ کرنا

بلکہ سب کو دلاسے دینا اور فاطمہ زہرا کی بیٹی ہونے کی لاج رکھنا۔ جب مدینے پہنچ جانا تو سب سے پہلے نانا جان کے روضے پر جا کر سلام عرض کرنا۔ کہنا نانا جان

marfat.com

کربل والا حُسین سلام کہتا تھا۔ اور میری اسلام کی خاطر قربانی کو قبول فرمائیں۔

امام عالی مقام نے عابد بیمار کا مُنہ چوما۔ فرمایا بیٹے۔ تُو نے میرے بعد اپنی بہن صغریٰ اور سکینہ کا خیال رکھنا ہے۔ جب میرا سر کٹ کر نیزے پر چڑھ جائے۔ تو رونے کی بجائے اللہ کی بارگاہ میں سجدہ کرنا۔ کہ آج میرے والد امتحان میں کامیاب ہو گئے۔

پھر امامِ عالی مقام نے میدان میں جانے کی تیاری کی۔ اور گھوڑے پر سوار ہونے لگے۔ تو بی بی سکینہ نے گھوڑے کے پاؤں کو پکڑ لیا۔ امام حسین عالی مقام نے فرمایا بیٹی اس کے پاؤں کو چھوڑ دے۔ بی بی سکینہ نے عرض کیا ابا جان۔

یہ قاسم کو لے کر گیا تو خالی واپس آیا۔ ○ علی اکبر کو لے کر گیا تو خالی واپس آیا
چچا عباس کو لے کر گیا تو خالی واپس آیا ○ عون ومحمد کو لے کر گیا تو خالی واپس آیا
اب آپ کو لے کر جا رہا ہے میں اسے جانے نہیں دوں گی۔

چلے حُسین جدوں آئی سکینہ اَگے
بابل وچھوڑے والا زخم لگاوَن لگے
آکھے امام ایہو لکھیا تقدیر دَا
حوصلہ دیکھو کِناں زینب دے ویر دا

امام عالی مقام نے بی بی سکینہ کو سینے سے لگا لیا فرمایا بیٹا یہ خدا کی رَضا ہے۔ اور اپنی بہن زینب سے فرمایا کہ سکینہ کو سنبھالو۔

اب امام عالی مقام میدان میں تشریف لائے اور فرمایا۔ یزیدیو! میں خود نہیں

marfat.com

آیا۔ مجھے خط لکھ کے بُلایا گیا ہے۔ اب بھی وقت ہے میرے قتل سے باز آجاؤ۔ اور جان لو کہ میں نواسۂ رسول ہوں۔ فرزندِ علی ہوں۔ جگر گوشۂ بتول ہوں۔

میں وہ ہوں کہ جسے اللہ کے رسول ﷺ نے جنت کے نوجوانوں کا سردار کہا ہے اے لوگو۔ جلدی نہ کرو۔ میں حق پر ہوں۔ آؤ توبہ کرلو۔ اب بھی وقت ہے۔

مگر یزیدیوں کے دلوں میں لالچ اور کُفر بَس چکا تھا۔ اُنھوں نے کہا۔ آپ یزید کی بیعت کریں یا شہادت کے لیے تیار ہو جائیں۔

آپ نے فرمایا۔ میں کبھی بھی بیعت نہیں کرسکتا۔ پھر آپ تلوار لے کر گھوڑے پر سوار ہو کر یزیدیوں کی طرف بڑھے۔

لباس ہے کٹا پھٹا......غبار سے اَٹا پڑا
تین دِن کی پیاس ہے ......رحمتوں کی آس ہے
یہ کون ذِی وَقار ہے ......بلا کا شہسوار ہے
یہ بالیقین حسین ہے ......نبی کا نورِ عین ہے

میدان میں گئے۔ یزیدیوں نے تیروں کی بارش کردی۔ نیزوں کا مینہ بَرسا دیا تلواروں کی چمک بجلی بن کر گری۔ امام یزیدیوں میں گھِر گئے۔

نیزہ اِک نے ماریا وچ سینے
فیر تیراں دا مینہ برسان لگ پئے
وَل کعبے دے سجدے کرن والے
ہتھیں اپنے کعبے نوں ڈھان لگ پئے

marfat.com

روای کہتا ہے کہ میدانِ کربلا میں ایک برقعہ پوش خاتون نظر آئی۔ اور اُس نے امامِ عالی مقام کا سَر اپنی جھولی میں رکھا اور اپنی چادر سے چہرے کو صاف کیا۔ امام نے دیکھا تو عرض کیا اماّں تیرے بیٹے نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

قرآن رحلِ زین سے سرِ فرش گر پڑا
دیوارِ کعبہ بیٹھ گئی اور عرش گر پڑا

میرا امام زمین پر تشریف لے آیا۔ تیروں سے، نیزوں سے، جسم چھلنی تھا کبھی میدان کو دیکھتے کبھی خیموں کو دیکھتے۔

اِدھر بھائی جب گھوڑے پر نظر نہ آیا تو زینب نے کہا عابد تیرے ابو نظر نہیں آتے۔ عابد بھائی نظر نہیں آتے۔ رو کر کہا بھائی حسین کہاں ہو۔ شہر بانو ذرا آ کر دیکھو حسین نظر نہیں آتے۔ دیکھا تو امام حسین زمین پر گرے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے شمر کیا وقت ہے۔ کہا نماز کا وقت ہے۔ کہا مجھے نماز پڑھ لینے دے۔ امام حسین نے اپنا سَر سجدے میں رکھ دیا اور شمر لعین نے آپ کو شہید کر دیا۔ میدان میں تمام لاشے پڑے تھے۔

امامِ عالی مقام کا سَر مُبارک کاٹ کر نیزے کی نوک پر چڑھا دیا۔ اور یزیدی خوشیاں منانے لگے۔ امام حسین میدان میں سجدہ کر کے ایک سبق دے گئے کہ

چڑھ جائے کٹ کے سَر تیرا نیزے کی نوک پر
لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اہل بیت کی محبت عنایت فرمائے

marfat.com

سیّد نے کربلا میں وعدے نبھا دیئے
دینِ محمدی کے گلشن کھِلا دیئے ہیں
دینِ نبی پہ وَاری اکبر نے بھی جوانی
عباس نے بھی اپنے بازو کٹا دیئے ہیں
بولے حُسیؑن مولا تیری رضا کی خاطر
اِک ایک کر کے میں نے ہیرے لُٹا دیئے ہیں
غنچہ جو اِک بچا تھا اُس کو بھی پیش کر کے
سیّد نے جھاڑ کے یوں دامن دکھا دیئے ہیں
زینب کے باغ کے دو پھول تھے مہکتے
زینب نے وہ بھی دونوں نامِ خدا دیئے ہیں
تنویرِ حیدری نے دے دے لہو کے قطرے
کربِ وبلا کے ذرّے تارے بنا دیئے ہیں

شاہ اَست حُسیؑن بادشاہ اَست حسیؑن
دیں اَست حُسیؑن دیں پناہ اَست حُسیؑن
سَر داد نہ دَاد دَست دَر دَستِ یزید
حقا کہ بنائے لا اِلٰہ اَست حُسیؑن

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن

marfat.com

تقریر نمبر ﴿3﴾

کربلا سے مدینے تک

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ o اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ o

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ o

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ ﷺ

تمام بہنیں صلوٰۃ وسلام پڑھیں

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ جس نے زبانوں کو قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ کانوں کو قوتِ سماعت دی۔ آنکھوں کو بصارت کا نور دیا۔ دلوں کو بصیرت کی روشنی عنایت فرمائی۔ دماغ کو کمپیوٹر بنایا۔ پھر اُسے یادوں سے سجایا۔ انسان کو عقل دے کر اور شرف بارگاہ بخش کر اشرف المخلوق بنایا۔ علم دے کر فرشتوں سے اعلیٰ

marfat.com

کر دیا۔ وہی اللہ ساری کائنات کا مالک و خالق ہے۔ اُسی کے حضور ہماری جبینیں جھکتی ہیں

میری بہنو!

درود و سلام کے گجرے سرورِ کائنات۔ رحمتِ جہاں۔ شافعِ محشر۔ نورِ مجسم۔ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ مقدسہ میں پیش کرتی ہوں۔ کہ جس بارگاہ میں جبرئیل بھی بلا اجازت نہیں آتے۔ جس بارگاہ میں آنے والا بدنصیب نہیں رہتا۔ جس بارگاہ سے ہر ایک کو بھیک کے ساتھ دُعا بھی ملتی ہے۔

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرتے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا وہ جھولی بھرتے گئے

میری بہنو!

میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی جن آیات کی تلاوت کی ہے۔ اُس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے ایمان والو! جب تُم پہ کوئی مصیبت آجائے تو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ کیونکہ صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی امداد ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ

مطلب یہ ہے کہ صبر آدھا ایمان ہے۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ صبر کی مثال ایسے ہے جیسے گردن کے اوپر والا حصّہ اگر کاٹ دیا جائے تو انسان ختم ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی اگر انسان صبر سے کام نہ

marfat.com

لے تو نیکیوں سے دُور ہو جاتا ہے۔

میری بہنو!

کربلا میں امامِ حسین علیہ السلام نے صبر بھی کیا اور نماز بھی پڑھی۔ آپؑ نے اس آیت کی تفسیر بن کر دکھائی۔ مسجد میں نماز پڑھنا آسان ہے۔ گھر میں نماز پڑھنا آسان ہے۔ بیت اللہ کے سائے میں نماز پڑھنا آسان ہے۔ مگر نیزوں اور تلواروں کی چھاؤں میں نماز پڑھنا امام عالی مقام ہی کی شان ہے۔

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سائے میں
نمازِ عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں

امامِ حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد یزیدیوں نے تمام خیموں کو آگ لگا دی۔ اور شمر نے ستّر (70) گھوڑسواروں سے کہا کہ اہلِ بیت کے تمام شُہداء کی لاشوں پر گھوڑے دوڑاؤ۔ اُس وقت زمین و آسمان کانپ رہے تھے۔ زمینِ کربلا میں خون ہی خون تھا۔ ہر طرف کہرام مچا ہوا تھا۔ بی بی زینب تمام عورتوں اور بچوں کو ایک جگہ اکٹھا کر رہی تھی۔ رات ہوگئی۔ حضرت بی بی زینب نے زین العابدینؓ سے کہا۔ بیٹے عابدؓ عشاء کا وقت ہے۔ اذان دو۔ اُنھوں نے اذان دی۔ اور سب نے نماز پڑھی۔

میری بہنو!

کوئی بھی مصیبت آجائے۔ کتنی بڑی بیماری ہو۔ کتنا ضروری کام ہو۔ کربلا والوں نے ہمیں سبق دیا کہ نماز بہت ضروری ہے۔ قریبی گاؤں سے کچھ

marfat.com

لوگ کھانا اور پانی لے کر آئے۔ بی بی زینب نے قبول فرمایا۔ اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو پانی پلایا۔ بچے اپنی ماؤں کی گود میں سہمے ہوئے بیٹھے تھے۔ حضرتِ زینب نے فرمایا۔ گھبراؤ نہیں۔ ابھی زینب زندہ ہے۔ جب تک حُسینؑ کی بہن زندہ ہے۔ تُمھیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پھر ہاتھ میں تلوار لے کر لاشوں کا پہرا دینے لگی۔ ایک ایک لاشے کو چومتی جاتی تھی۔ اور اللہ کے دربار میں صابرہ بی بی التجاء کرتی تھی۔ اے اللہ۔ ہماری قربانی قبول فرما۔ کچھ دیر کے بعد ایک گھوڑ سوار نظر آیا۔ حضرت زینب آگے بڑھی اور کہا۔

اَگے نہ آویں گھوڑ سوارا ایتھے ہین شہزادے سُتے
متاں گھوڑے دا پیر اُتّے آوے اے پیاسے ہین دِناں دے

پُکار کے کہا۔ یہاں تو چمنستانِ بتول کی پتی پتی ہو چکی ہے۔ اہلِ بیت کے پھول بکھرے ہوئے ہیں۔ اے گھوڑ سوار آگے مَت آنا۔

دے آواز نبی ﷺ نے اَگوں اے جواب سُنایا
میں تد غریب دا نانا بچڑی تیرا پہرا ویکھن آیا

حضور ﷺ خود کربلا میں تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے فرمایا بیٹی میں یہاں تُم سب کا امتحان دیکھ رہا تھا اور امتحان میں کامیابی کی دُعا کر رہا تھا۔ ثابت ہوتا ہے کہ کربلا میں خود حضور ﷺ حضرت فاطمہ زہرہؓ اور حضرت علی المرتضٰے اس واقعے کو دیکھ رہے تھے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضرتِ اُمِّ سلمٰہ نے خواب میں حضور ﷺ

marfat.com

کو دیکھا کہ آپ کی داڑھی شریف پر گردوغُبار ہے اور کپڑوں پر بھی گردوغُبار ہے۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ اُمِ سلمٰہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ کا یہ حال کیوں ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں ابھی ابھی کربلا سے آ رہا ہوں۔ میرے نواسے حُسین علیہ السلام کو مظلومیت سے شہید کر دیا گیا۔ اے اُمِ سلمٰہ کربلا کی مٹی دیکھنا خون بن گئی ہوگی۔ اُمِ سلمٰہؓ بیدار ہوئیں تو دیکھا کربلا کی مٹی خون بن چکی تھی۔ آپ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔ جب پتہ کروایا تو یہ عاشورہ کا ہی دِن تھا

میری بہنو!

صبح ہوئی۔ کربلا میں بیبیوں نے نمازِ فجر ادا کی۔ ابھی سَلام پھیرا ہی تھا کہ یزیدیوں نے عورتوں کو۔ بچیوں کو۔ رسیوں سے باندھ دیا۔ اور امام زین العابدینؓ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا دیں۔

ہے گرم زمین پاؤں جلے جاتے ہیں
رُخسار پہ آنسو بھی ڈھلے جاتے ہیں
اس دھوپ میں پہنے ہوئے بیڑیاں عابد
تلواروں کے سائے میں چلے جاتے ہیں

پھر یہ قافلہ شام کے وقت کوفہ میں پہنچا۔ خولی بن یزید نے سرِ اقدس امامِ علیہ السلام رات کو اپنے گھر رکھا اور سو گیا۔ اُس کی بیوی جاگ رہی تھی۔ اُس نے دیکھا کہ بہت سی حسین وجمیل عورتیں آ آ کر سرِ مبارک کو چُوم رہی ہیں۔ اور گود میں اُٹھا اُٹھا کر آنسو بہا رہی ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر اَشک بار ہوگئی۔ صبح ایک طشت میں سرِ اقدس

marfat.com

امامِ حسین علیہ السلام رکھ کر ابنِ زیاد کے سامنے پیش کیا گیا۔

ابنِ زیاد نے اپنی چھڑی امامِ حسین علیہ السلام کے دانتوں پر ماری۔ اور کہا ایسا حسین چہرہ میں نے کہیں نہیں دیکھا۔ جب اُس نے دانتوں پر چھڑی ماری تو صحابی رسول زید بن ارقمؓ نے کہا۔ او لعین ۔ شرم کر۔ جس منہ کو کملی والے چُوما کرتے تھے۔ اس پر تو اپنی ناپاک چھڑی مار رہا ہے۔ بے غیرت شرم کر۔ ابنِ زیاد غصّے میں آ گیا۔ بولا اے بوڑھے۔ اگر تُو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتا تو میں تیری گردن اُڑا دیتا۔ ابنِ زیاد نے حضرت زین العابدینؒ کی طرف دیکھا کہنے لگا۔ یہ کون ہے؟ کسی نے کہا۔ یہ امام حسین علیہ السلام کا بڑا بیٹا ہے۔ جو بیمار ہے۔

بولا زیاد تجھ کو بھی زندہ نہ چھوڑوں گا
کاٹوں کا جڑ سے نخلِ تمنّا حُسینؑ کا
امام زین العابدینؒ جوش کے ساتھ بولے
بیمار ہوں یتیم ہوں بے کس ہوں بے وطن
پوتا ہوں میں علیؑ کا بیٹا حُسینؑ کا
عابد نے ڈانٹ کر کہا خاموش بے اَدب
میں زندہ ہوں تو نام ہے زندہ حسینؑ کا

یہ سُن کر زیاد پہ سکتہ طاری ہو گیا۔ اور بولا۔ اِن سب کو کوفے کے بازاروں میں پھیراؤ۔ اہلِ بیت کی خواتین کو اونٹوں پر بٹھا کر اور سروں کو نیزوں پر لٹکا کر بازاروں میں پھیرایا گیا۔ چھتوں پر چڑھ کر کوفی عورتیں اور مَرد دیکھ دیکھ کر رو

marfat.com

رہے تھے۔ اُمِ کلثومؓ سے رہا نہ گیا۔ فرمایا او بے وفاؤ۔ کمینو! تُم سب نے میرے بھائی امامِ حسین علیہ السلام کی بیعت کر کے توڑ دی۔ خود ہی بُلایا اور خود ہی مقابلے پہ آ گئے۔

تمہاری وجہ سے آئیں بلائیں
خطائیں ہیں تمہاری سب خطائیں
لٹایا ہے تُمھیں نے گھر نبی کا
کٹایا تم نے سب کنبہ علیؑ کا
تُمھیں تو باعثِ جورو جفا ہو
تُمھیں سب قاتلِ آلِ عبا ہو
اے لعینو! اب تُم رو رہے ہو
تُمھیں ہو شرم جا کے ڈوب مرو

پھر قافلہ شام کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں ایک کلیسا کے قریب رات ہو گئی۔ قافلے والوں نے پادری سے کہا۔ کہ ہم نے جہاں رات بسر کرنی ہے۔ اُس نے کہا۔ آ جائیے۔ پھر پوچھا۔ یہ تمہارے پاس کیا ہے۔ یزیدیوں نے کہا۔ یہ نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سر ہے۔ پادری نے کہا۔ اگر تُم آج کی رات سرِ اقدس مجھے دے دو۔ تُو میں تجھے بارہ ہزار (12000) درہم دُوں گا۔ یزیدی مان گئے۔ سب نے وہاں رات بھر قیام کیا۔ اُس پادری نے جب اپنے کمرے میں سرِ اقدس رکھا تو دَرو دیوار سے رونے کی آواز آنے لگی۔ پھر اُس نے دیکھا۔ آسمان سے

marfat.com

سرِ اقدس تک نور کی شعاعیں پھیل گئیں۔ یہ دیکھ کر پادری حیران ہوگیا۔ صبح ہوئی تو پادری مسلمان ہوگیا۔ کہ جب نواسے کی یہ شان ہے تو نانے کی شان کیا ہوگی۔ دوپہر کے وقت قافلہ شام کے بازاروں میں تھا۔ لوگ اردگرد کھڑے قافلے کو دیکھ رہے تھے۔ پھر سب کو یزید کے دربار میں لے جایا گیا۔ اور سب سَر پیش کئے گئے۔ یزید نے کہا۔ ان کی رسیاں کھول دو۔ اور اِن کو پانی پلاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے میرے دُشمن کو رسوا کیا۔ اور مجھے عزت عطا فرمائی۔ یہ سُن کر حضرت بی بی زینب۔ کہ جنہوں نے اپنا منہ چھپایا ہوا تھا۔ بولی اے لعین! عزت صرف ہمارے لیے ہے۔ ساری کائنات کو جو عزت ملی ہے۔ وہ میرے نانا جی کے قدموں کا صدقہ ہے۔ غور سے سُن۔ میرا بھائی امام حسین علیہ السلام شہید ہو کر عزت پا گیا۔ تُو ذلیل تھا۔ ذلیل ہے۔ ذلیل رہے گا۔

یزید نے کہا۔ یہ کون ہے؟ ☆.................. ☆ کسی نے کہا۔ یہ علیؑ کی بیٹی ہے۔

اتنے میں مسجد سے اذان کی آواز آئی۔ جب موذن نے کہا۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ

تو بی بی زینب نے پُکار کے کہا۔ اے لعین بتا۔ کہ اذان میں تیرے نانے کا نام ہے کہ ہمارے نانے کا نام ہے۔

اے یزید۔ تُو مٹ جائے گا۔ تیرا خاندان مٹ جائے گا۔ لیکن ہمارے نانا جان کا دین باقی رہے گا۔ یہ سُن کر یزید خاموش ہوگیا۔ پھر تمام بیبیوں کو قید خانے میں بھیج دیا گیا۔

marfat.com

بی بی سکینہ اپنے ابو کو یاد کر کر کے رو رہی تھی۔ حضرت زینب بھائی کو یاد کر کے رو رہی تھیں کہ حضرت سکینہ پھوپھی کے گلے لگ گئی۔ اور ایک لمبا سانس لیا اور کہا۔ ہائے ابو۔ ہمیں مدینے کون پہنچائے گا۔ یہ کہتے ہی بی بی کا دَم نکل گیا۔ امام کی مظلوم بیٹی قید خانے میں وفات پا گئی۔

میری بہنو!

چند دنوں کے بعد یزید نے شامیوں کے مشورے سے قافلے کو نعمان بن بشیر کی قیادت میں کربلا روانہ کیا۔ بیس صفر کو یہ قافلہ دوبارہ کربلا میں آیا۔ ان سے قبل جابر بن عبداللہؓ اپنی جماعت کے ہمراہ وہاں پہنچ چکے تھے۔ اور نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد سب شُہدا کو دفنا چکے تھے۔ حضرت بی بی زینب کربلا کی مٹی کو چوم رہی تھی اور کہہ رہی تھے۔ یہاں میرے بیٹے عون و محمد لیٹے تھے۔ یہاں علی اکبر لیٹا تھا۔ یہاں قاسم کا لاشہ تھا۔ یہاں عباس بھائی کے بازو قلم ہوئے تھے۔ یہاں علی اصغر کے حلق پر تیر لگا تھا۔ یہاں میرے بھائی امامِ حسین علیہ السلام کا لاشہ پڑا تھا۔ اور پُکار کے کہہ رہی تھی۔ بھائی حسینؓ تُو نے اپنے خون سے کربلا کو سجا دیا۔ اور اسلام کا پرچم بلند کر دیا

میری بہنو!

پھر یہ قافلہ مدینہ منورہ آیا۔ قافلے کی آمد کا مدینے والوں کو پہلے ہی علم ہو چکا تھا۔ کہرام مچا ہوا تھا۔ امام حنیفؓ، مسلم بن عقیلؓ کی بیٹیاں اُمُّ المومنین اُمِ سلمہؓ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ صغریٰ قافلے کے انتظار میں کھڑی

marfat.com

تھیں۔ جب قافلہ آیا تو حضرت صغریٰ پھوپھی زینب کے گلے لگ کر رونے لگی۔ اور پوچھتی ہے۔

پھوپھی امّاں ابّا کدھرے مینوں نظر ناں آوے
گل صغریٰ دی زینب دا سینہ چیر دی جاوے
چاچا عباس بھی نئیں آئے ناں آیا اکبر بھائی
لین دا وعدہ کرن والے نیں کیوں اینی دیر اے لائی
عون و محمد نظر نئیں آندے ناں سکینہ ماں دی جائی
اصغر میرا ویر کدے وے میں جھدی ہاں ترسائی

حضرت بی بی زینب نے صغریٰ کو بہت پیار کیا اور فرمایا۔ بیٹی یہ اللہ کی رضا تھی۔ نواسئہ رسول نے قربانی دے کر اپنے نانے کا دین بچالیا۔

دِھی صغراں نوں دیکھ کے زینب رووے تے کرلاوے
بُکل وچ لکو کے دِھی نوں صبر دا سبق پڑھاوے
آ میں تینوں سینے لگاواں تے میں ہاں زہرا جائی
دین نانے دا بچ گیا صغراں پاویں لٹ گئی کل کمائی

میری بہنو!

وہ منظر دیکھنے والا تھا۔ وہ قافلہ! جس میں علی اصغر نہ تھا۔ علی اکبر نہ تھا۔ قاسم نہ تھا۔ عباس نہ تھے۔ عون و محمد نہ تھے اور امامِ حسین علیہ السلام بھی نہ تھے۔ گلشنِ بتول کے پھول نظر نہ آتے تھے۔ اُس وقت صغریٰ کے دِل سے پوچھئے! کہ کیا حال

marfat.com

تھا۔ اُس کا دِل کہہ رہا تھا۔

بابل دے وچھوڑے نیں میرا چین گوایا
جیندیاں ہی مینوں اُوہنے مار مُکایا
بابل توں گیا نال تیرے گیاں بہاراں
جھلاں گی کیویں ہجر دیاں غم دیاں ماراں
جاندی واری ناں سانوں تُساں گل نال لایا
بابل دے وچھوڑے نیں میرا چین گوایا

پھر سارا قافلہ سرکارِ دوعالم ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہوا۔ سب دست بستہ کھڑے ہو گئے۔ سب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ حضرت بی بی زینب نے روضہ انور پر دونوں ہاتھ رکھے اور عرض کیا۔

نانا جان ہم سب سلام کو آئے ہیں
تیرے نواسے کا بھی سلام لائے ہیں
تیرے گلشن کی پتی پتی ہو گئی نانا
پھر بھی وعدے سبھی نبھائے ہیں

میری بہنو!

کربلا والوں نے صبر بھی کیا اور نماز بھی پڑھی۔ قربانیاں دے کر اسلام کو زندہ و جاوید کر دیا۔ آج جو قرآن کی شان ہے۔ جو دین اسلام کا مقام ہے۔ یہ اُن ہی کا مرہونِ منت ہے۔

marfat.com

معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

شاہ اَست حُسینؑ بادشاہ اَست حسینؑ
دِین اَست حُسینؑ دِینِ پناہ اَست حُسینؑ
سَر دَاد نہ دَاد دَست دَر دَستِ یزید
حقّا کہ بنائے لَا اِلٰہ اَست حُسینؑ

کرلیا نوش جس نے شہادت کا جام اُس حسینؑ ابنِ حیدر پہ لاکھوں سلام
جس نے حق کربلا میں ادا کردیا اپنے نانا کا وعدہ وفا کردیا
گھر کا گھر سب سپردِ خُدا کردیا اُس حسینؑ ابنِ حیدر پہ لاکھوں سلام
جس کے نانے کا کوئی بھی ثانی نہیں جس کے ابّا سا شیرِ ربّانی نہیں
اس کی امّاں سی دُنیا میں آنی نہیں اُس حسینؑ ابنِ حیدر پہ لاکھوں سلام
جس کی بیٹی مدینے میں روتی رہی جس نے چھوڑا مدینہ حسینؑ وہی
جس کی منزل شہادتِ عظمٰی بنی اُس حسینؑ ابنِ حیدر پہ لاکھوں سلام
نیزے کی نوک پر ہے امام کا سر بولی زینب اے بابا لٹا تیرا گھر
یا علی دیکھ لو یہ ہے تیرا پسر اُس حسینؑ ابنِ حیدر پہ لاکھوں سلام

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن

marfat.com

تقریر نمبر ﴿4﴾

حضرت ایوب علیہ السلام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمُ o اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِااللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَاَیُّوْبَ اِذْنَادٰی رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ

وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ o ۚ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَاالْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیّ الْکَرِیْمُ ﷺ

اور حضرت ایوب کا ذکر کہ جب اُس نے اپنے ربّ کو پکارا۔

کہ مجھ کو تکلیف پہنچی۔ اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

سب تعریف اُس ذاتِ بابرکات کے حضور جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔ جو ہمارا خالق و مالک ہے۔ جس کا شکر ادا کرتے کرتے ساری زندگی بسر کردیں تو پھر بھی کافی نہیں۔ جو شکر کا اجر بھی دیتا ہے اور صبر کا اجر بھی دیتا ہے۔

درود وسلام کا ہدیہ بارگاہِ حبیب کردگار کل عالم کے مختار، نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ میں پیش کرتی ہوں کہ جن کے نام کی مٹھاس زبانوں سے کبھی نہیں جاتی۔

marfat.com

سب بہنیں مِل کر نعت شریف پڑھیں

ربّ سلِّم علیٰ رسول اللہ
مرحبا مرحبا حبیب اللہ
تُم پہ لاکھوں ہزاروں درودو سلام
اے میرے پیشوا رسول اللہ
بے قراری ہے ہم غلاموں کو
اپنی صورت دکھا رسول اللہ
تیر ی چوکھٹ پہ دَم نکل جائے
ہم غریبوں کا یا رسول اللہ
صدقہ حسنین کا کرم کر کے
لو مدینے بُلا رسول اللہ
آویں مرقد میں جب نکیر میرے
وہاں لینا بچا رسول اللہ
پاس اپنے بُلا **نسیمہ** کو
دِل میں ہے پیار آپ کا رسول اللہ

قرآن کریم میں پہلے انبیاء کرام کے قصے بیان کیے گئے ہیں تا کہ ہم تلاوت کریں

marfat.com

اور عمل کریں جیسے اُن پر خداوند تعالیٰ کی طرف سے آزمائش آئی۔ اور اُنھوں نے صبر کیا یقین سے، ایمان سے۔ اُن آزمائشوں کو پورا کیا اور کامیاب ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے درجات کو بلند فرمایا۔

انہیں انبیاء کرام میں سے حضرت ایوب علیہ السلام بھی ہیں۔ جن کا صبر بہت مشہور ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی بیٹی کے خاندان سے تھے۔ آپ کو اللہ نے سات بیٹے اور سات بیٹیاں عطا فرمائیں۔ بے شمار جانور عطا فرمائے۔ رہنے کیلئے محل تھا۔ کھیتی باڑی کے لیے بہت زیادہ سرسبز و شاداب زمین تھی۔ اور سب سے بڑی دولت خداوند تعالیٰ کی عبادت تھی۔ کہ آپ ہر وقت خدا کے ذکر میں محو رہتے تھے۔ دن کو روزہ رکھتے۔ رات کو ساری ساری رات کھڑے ہو کر نفل ادا فرماتے۔ اور ہمیشہ خدا کا شکر ادا کرتے تھے۔ ایک دن شیطان نے خداوند تعالیٰ کے حضور عرض کیا۔ کہ اے باری تعالیٰ، تیرا یہ بندہ حضرت ایوبؑ اس لیے تیری عبادت کرتا ہے۔ اور تیرا شکر ادا کرتا ہے کہ تو نے اسے بہت مال و دولت عطا فرمائی ہے۔ اولاد اور صحت جیسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ اگر یہ تنگ دست ہوتا یا بیمار ہوتا تو کبھی یہ تیری عبادت نہ کرتا اور تیرا شکر ادا نہ کرتا۔

خداوند کریم نے ارشاد فرمایا۔ اے لعین ابلیس یہ بات نہیں ہے بلکہ میرے بندے مجھے یاد کرتے ہیں، چاہے دکھ ہو یا سکھ، بیماری ہو یا صحت امیری ہو یا غریبی دیس ہو یا پردیس، محفل ہو یا تنہا، دن ہو یا رات راحت ہو یا مصیبت۔ میرے بندے مجھے کبھی نہیں بھولتے۔

marfat.com

ڈکھ سکھ اندر میرے بندے یاد مینوں ہن کردے
یاد میری وچہ جیندے ریندے نام میرے توں مردے

شیطان لعین نے کہا۔ میں تیرے اس بندے حضرت ایوب کا امتحان لینا چاہتا ہوں۔ مجھے اپنی اجازت دے کہ میں اس کے مال و دولت جانور اور اولاد سے اس کی آزمائش کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا تجھے اجازت ہے۔ مگر مجھے یہ معلوم ہے کہ میرا بندہ ثابت قدم رہے گا۔ شیطان نے اپنا کام شروع کر دیا۔ اُس نے ایک دن آگ بن کر حضرت ایوب علیہ السلام کے جانوروں کو جلا دیا۔ یہ دیکھ کر چرواہا روتا ہوا۔ دوڑتا ہوا آپ کے پاس آیا رو کر کہا حضرت غائب سے آگ آئی اور تمام جانوروں کو جلا کر راکھ کر گئی۔ یہ سُنا تو حضرت ایوب علیہ السلام سجدے میں گر گئے اور عرض کیا مولا تیرا شکر ہے۔ الحمدُ لِلّٰہِ ربّ العالمین۔

یہ دیکھ کر شیطان شرمندہ ہو گیا۔ پھر اُس نے ایک دن اُس مکان کو آگ لگا دی۔ جہاں اناج، روٹی اور دوسری چیزیں پڑی ہوئی تھی۔ لوگ دوڑے ہوئے آئے۔ اور پکار پکار کر کہا۔ یا حضرت آپکے اناج، روئی اور دوسری قیمتی چیزوں کو آگ لگ گئی۔ آپ نے سنا تو مسکرا دیئے۔ پھر سجدے میں سر رکھ دیا۔ اور عرض کیا اے باری تعالیٰ تیرا شکر ہے کہ جب تُو دیتا ہے۔ تو بھی شکر کرتا ہوں۔ اور جب تُو لیتا ہے تو پھر بھی شکر ادا کرتا ہوں۔ یہ سُنا تو شیطان کی چیخیں نکل گئیں۔ اُس نے کہا اب اس کی اولاد کی آزمائش ہونی چاہیے۔

بچے ایک کمرے میں اُستاد سے پڑھ رہے تھے۔ اُستاد صاحب تھوڑی

marfat.com

دیر کو باہر کسی کام کیلئے تشریف لے گئے۔ شیطان نے اُس کمرے کی چھت گرادی حضرت ایوب علیہ السلام کے سات بیٹے اور سات بیٹیاں سب کے سب چھت کے نیچے دب گئے اور سارے کے سارے شہید ہو گئے۔ اُستاد صاحب آئے۔ جب یہ منظر دیکھا تو روتے ہوئے بھاگے اور حضرت ایوب علیہ السلام کو بتایا۔ آپ نے سنا تو سجدے میں سر رکھ دیا اور عرض کیا۔ اے میرے مالک تیرا شکر ہے، سب کے جنازے جب اُٹھائے گئے تو سارا شہر زارو قطار رو رہا تھا۔ عورتوں کی چیخیں بلند ہو رہی تھیں۔ مگر حضرت ایوب علیہ السلام کے چہرے پر شگفتگی تھی۔ اور زبان پر یہی کلمہ جاری تھا۔ اے اللہ تیرا شکر ہے۔ اے اللہ تیرا شکر ہے۔ چند دنوں کے بعد اچانک آپ کے محل کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آگ کے شعلے بلند ہوئے تو سارا شہر جمع ہو گیا اور لوگ آگ بجھانے لگے۔ جب سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا تو لوگوں نے کہا حضور محل اور محل کی ہر چیز جل گئی۔ آپ خدا کے حضور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس امتحان سے نجات دے۔ آپ نے فرمایا یہ سب خدا کی طرف سے ہے تو پھر میرا گلہ یا شکایت ناشکری ہے۔ میں تو صرف یہ کہوں گا کہ

خالق مالک دَاتا میرا جو کردا سب سوہنا
میں کیوں دِل تے غم لیاواں جو ہونا سو ہونا
مال بھی اُوہدا جان وی اُوہدی دخل میرا ناں کوئی
کیوں ناں اُسدا شکر گذاراں جس عنائیت ہوئی

چند دن بعد آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ نماز کی حالت میں آپ کے ہاتھ

marfat.com

پر ایک پھنسی نکلی اور پھر دوسرے دن وہ بہت بڑی ہوگئی۔ اسی طرح پھر آہستہ آہستہ سارے جسم پر پھنسیاں نکل آئیں۔ اُن میں پیپ پڑ گئی۔ حکیموں نے اس مرض کو لاعلاج قرار دے دیا۔ چند دنوں کے بعد زخم ہی زخم ہو گئے۔ اندازہ کریں کہ ایسی حالت میں کوئی خدا کی عبادت کر سکتا ہے مگر حضرت ایوب علیہ السلام نے عبادت ترک نہ کی۔ خدا کی یاد میں زبان اور دل محو رکھتے تھے۔ ایسی حالت میں دعا کی اے میرے باری تعالیٰ میرا یہ سب جسم تیرا ہی تو ہے۔ سارے جسم میں بیماری ڈال دے مگر میری زبان اور دل باقی رکھ۔ تا کہ میں زبان سے تیرا ذکر کرتا رہوں اور میرے دل میں تیری یاد رہے۔ اے اللہ تیرا شکر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ — ہر حال میں اے اللہ تیرا شکر ہے

بیماری کی وجہ سے آپ کے بدن سے بدبو آتی تھی۔ اردگرد کے لوگ رشتے دار تمام آپ سے دور ہوتے گئے۔ کوئی بھی آپ کے قریب نہ جاتا۔ کہ نا جانے یہ مرض ہمیں نہ لگ جائے۔ آپکی چار بیویاں تھیں۔ تین بیویاں آپ کو چھوڑ کر چلی گئیں۔ مگر ایک بیوی جس کا نام بی بی رحمت تھا۔ وہ آپ کی خدمت میں موجود تھی۔ آپ نے فرمایا اے رحمت تو بھی چلی جا۔ سب مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ یہ سن کر بی بی رحمت کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور زار و قطار روتی ہوئی آئی اور آپ کے قدموں کو چھو لیا اور کہنے لگی۔

خوشیاں تھیں میں عمر گزاری نال تیرے سلطاناں
ویکھ مصیبت کیوں ٹر جاواں میریا مہرباناں

marfat.com

نال تیرے میں اوڑھ نبھاواں نفرت مول نہ کھاواں

اے ایوبؑ پیغمبر رب دے نال تیرے مرجاواں

کہ میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ میں بے وفا نہیں ہوں وفادار بیوی ہوں۔ جب آپ سلطان تھے۔ امیر تھے۔ صحت مند تھے۔ مال دار تھے۔ میں آپ کے ساتھ تھی۔ اب آپ بیمار ہو گئے۔ غریب ہو گئے۔ بیمار اور لاچار ہو گئے ہیں۔ میں آپ کو چھوڑ کر چلی جاؤں۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ قیامت کے روز خدا کے دربار میں کیا جواب دوں گی؟ آپ نے خدا کا شکر ادا فرمایا۔

میری بہنو!

حضور ﷺ نے فرمایا۔ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اگر اللہ کے سوا کسی کو سجدہ لائق ہوتا تو میں بیویوں سے کہتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ اتنی عظمت ہے اسلام میں خاوند کی۔

جو اچھی بیویاں ہوتی ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہیں۔ اس کا حکم مانتی ہیں۔ اس کا ساتھ دیتی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ سنو وہ عورت جو پانچ وقت نماز پڑھتی ہے۔ اور اپنے خاوند کی تابعدار ہو۔ میں اُسے جنتی ہونے کی بشارت دیتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو ناراض کرتی ہے یا حکم نہیں مانتی تو جنت کی حور پکار کر کہتی ہے۔ اے عورت یہ مرد ہمیشہ تیرے پاس نہیں رہے گا۔ اس کو تو ہمارے پاس جنت میں آنا ہے۔ اس لیے تو اس کی خدمت کر کے جنت حاصل کرو۔ اگر تو اسے ستائے گی یا اس کو ناراض

marfat.com

کرے گی تو جنت کی خوشبو تک نہ پائے گی۔

میری بہنو!

جب کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امتحان ہوا۔ ہزاروں یزیدی آپ کو شہید کرنے کیلئے اکٹھے ہو چکے تھے۔آپ نے رات کے وقت عشاء کی نماز کے بعد اپنی بیوی حضرت شہر بانو سے کہا اے شہر بانو مجھ پر امتحان کی گھڑی آ گئی ہے۔یہ لوگ میری جان کے دشمن ہیں۔اس لیے تو اپنے بچوں کو لے کر اپنے بھائیوں کے پاس چلی جا۔یہ سن کر حضرت شہر بانو کی چیخیں نکل گئیں۔عرض کی یا امام حسینؓ ساری عمر آپ کے ساتھ گزر گئی۔دُکھ سکھ میں آپ کے ساتھ رہی آج کربلا میں آپ پر بہت بڑا امتحان ہے۔اس حالت میں آپ کو چھوڑ کر چلی جاؤں تو کل قیامت کے روز حضرت بی بی فاطمہ زہرا کے دربار میں کونسا منہ لے کر جاؤں گی۔اے میرے سرتاج میں آپکی باندی ہوں۔آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑ کر جاؤں گی۔حضور ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ سنو! جس کو دنیا میں تین چیزیں مل جائیں تو اس کے لیے دنیا میں بھی جنت ہے اور آخرت میں بھی جنت ہے۔پوچھا یارسول اللہ ﷺ وہ کونسی چیزیں ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا۔

دِل شَاکر......

زبان ذاکر......

اور مومنہ بیوی

marfat.com

میری بہنو

عورت کا مقام اسلام نے بہت بلند کیا ہے اگر بیٹی ہے تو اس کی پرورش پر جنت ملتی ہے۔ اگر بیوی ہے تو تابعداری پر جنت ملتی ہے۔ اگر ماں ہے تو اُس کے قدموں میں جنت ہے۔ حضرت فاطمہ زہرا نے ساری زندگی حضرت علی کی خدمت کی اور کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا۔ تاکہ دنیا کی عورتوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ عورت جو رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہے جنت کی عورتوں کی سردار ہے اور شہیدوں کی ماں ہے وہ اپنے خاوند کی اتنی خدمت اور قدر کرتی ہے۔ اتنا اس کا حکم مانتی ہے کہ خاوند کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ اے میرے رسول ﷺ کی اُمتی عورت تو آپ بھی حضرت بی بی فاطمہ زہرؓ کی طرح زندگی بسر کرو۔

چنگی عورت خاوند اپنے دی تابعداری کر دی
مندی عورت نال خاوند دے رہوئے ہمیشہ لڑدی
چنگی عورت خاوند اَگے جی جی کر دی رہندی
مندی عورت خاوند اَگے کی کی کر دی رہندی
چنگی عورت پنج نمازاں شوقوں نت ادا وئے
مندی عورت فلماں ویکھیں توڑ مہاراں جاوئے
سچی گل ہے چنگی عورت نعمت ہے اک بھاری
مندی عورت دُنیا اندر بے شک قہر قہاری

marfat.com

پیاری بہنو!

بات یہ ہو رہی تھی کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیوی رحمت سے جانے کا کہا مگر اس باوفا اور نیک بیوی نے عرض کیا میری زندگی آپ کے قدموں پر نثار ہو جائے گی۔ گاؤں والوں نے مشورہ کیا کہ اگر یہ مریض یہاں رہا تو ہم بھی بیمار ہو سکتے ہیں۔ اسے اپنے گاؤں سے نکال دینا چاہیے۔ انھوں نے آ کر بی بی رحمت سے کہا اے بی بی اس کو کہیں دور لے جاؤ۔ کل صبح تم یہاں نظر نہ آؤ۔ ورنہ ہم کوئی اور حربہ استعمال کریں۔ یہ سن کر حضرت بی بی رحمت رونے لگی اور حضرت ایوب کے دو شاگرد تھے۔ جو خدمت کر رہے تھے۔ اُن سے کہا انھیں گاؤں سے باہر لے چلو۔ آپ کو چارپائی پر ڈال کر جنگل لے گئے۔ ایک درخت کے نیچے چارپائی رکھ دی۔ چند دنوں کے بعد وہ دو شاگرد بھی چلے گئے۔ اب حضرت بی بی رحمت اکیلی رہ گئی مگر ہمت نہ ہاری دن رات اللہ کے نبی کی خدمت کرتی رہی۔ صبح سویرے اُٹھ کر دوا پلاتیں۔ پھر کسی گاؤں کی طرف نکل جاتی۔ وہاں کام کرتی۔ مزدوری کر کے کچھ کھانے کو لاتی اور پھر ساری رات حضرت ایوب علیہ السلام کی خدمت میں لگی رہتی اسی طرح سات سال گزر گئے۔

میری بہنو

انسان ایسے مریض سے چند دن میں ہی اُکتا جاتا ہے مگر وہ وفا کی پتلی نہ گھبرائی اور نہ اکتائی۔ صرف اُسے خدا کو راضی کرنا تھا اور ثابت کرنا تھا کہ عورت عظیم ہوتی ہے۔ ایک دن بی بی رحمت مزدوری کرنے گاؤں گئی۔

تو شیطان نے لوگوں کو بتایا کہ یہ ایک مہلک بیماری والے مریض کی بیوی ہے۔ کہیں

marfat.com

ایسا نہ ہو کہ اس کے جراثیم تمہیں بھی لگ جائیں۔ اپنے ہاں مزدوری نہ کرنے دو۔ یہ سن کر گاؤں والوں نے حضرت بی بی رحمت کو گاؤں آنے سے منع کر دیا۔

آپ جس گاؤں میں جاتی۔ وہ گاؤں والے نکال دیتے۔ سات دن متواتر مزدوری نہ ملی۔ ان حالات میں بی بی رحمت لاچار ہوگئی۔ اور سوچا میں اپنے خاوند کے کھانے کیلئے کیا لے کر جاؤں۔ ہر روز پانی پر گزارا ہوتا ہے۔ یہ سوچ کر آنسو بہاتی ہوئی آ رہی تھی کہ راستے میں شیطان انسانی شکل میں ملا۔ اس نے پوچھا اے بی بی کیوں رو رہی ہو۔ کیا مزدوری نہیں ملتی۔ بی بی رحمت نے کہا۔ مریض جھونپڑی میں پڑا بغیر دوا کے مر رہا ہے۔ اس بے چارگی میں میرا کوئی سہارا نہیں خدا کے سوا۔ شیطان نے کہا بی بی گھبرا نہیں! میں ابھی تجھے کھانا دیتا ہوں۔ وہ کھانا لیکر آیا اور یہ بھی کہا کہ میں ایک دوا بتاتا ہوں اگر تیرا خاوند دوا کھالے تو اسے صحت ہو جائے گی۔ حضرت بی بی رحمت نے فوراً پوچھا بھائی جلدی سے بتاؤ وہ دوا کیا ہے۔ شیطان نے کہا۔ بہن دو گھونٹ شراب کے ساتھ دو لقمے سور کے گوشت کے کھلا دے۔ تو پھر آرام آ جائے گا۔ کھانا لے کر بی بی رحمت حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آئی۔ اور کھانا پیش کر دیا ابھی کھانا کھایا نہ تھا کہ بی بی نے کہنا شروع کیا یا حضرت ایک آدمی خدا ترس ملا اُس نے یہ کھانا دیا ہے اور ایک دوا بھی بتائی ہے حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا بتا وہ دوا کیا ہے۔ حضرت بی بی رحمت نے کہا وہ کہتا تھا دو گھونٹ شراب کے ساتھ دو لقمے سور کا گوشت کھالے تو آرام آ جائے گا۔ یہ بتایا تو حضرت ایوب علیہ السلام کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اور فرمایا اے رحمت وہ

marfat.com

شیطان تھا۔ کھانا بھی اُسی کا ہے میں اسے نہیں کھاؤں گا اور یہ بات تم نے کہی ہے اگر میں تندرست ہوتا تو تجھے سو کوڑے مارتا کہ تو نے حرام چیزوں کو میری دوا بتا دیا اب میں قسم کھاتا ہوں کہ جب میں تندرست ہوں گا تو تجھے سو کوڑے ماروں گا۔ یہ سن کر بی بی رحمت رونے لگی اور عرض کیا حضور مجھے پتا نہیں تھا کہ وہ شیطان ہے ورنہ میں اس کے مکر میں نہ آئی۔

دوسرے روز صبح سویرے حضرت بی بی رحمت مزدوری کے لیے نکل گئی حضرت ایوب علیہ السلام اپنی جھونپڑی میں پڑے تھے۔ کہ ایک قافلہ قریب سے گزرا قافلہ والوں کو پیاس محسوس ہوئی تو وہ جھونپڑی دیکھ کر آئے۔ جب اندر دیکھا تو ایک مریض پڑا تھا۔ جس کے تمام بدن پر آبلے تھے۔ اور ان آبلوں میں پیپ پڑی ہوئی تھی۔ جسم میں زخم ہی زخم تھے۔ قافلے والوں نے حضرت ایوب علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا نبی حضرت ایوب علیہ السلام ہوں یہ سنا تو وہ مذاق کرنے لگے اور ہنسنے لگے اور بولے تو اللہ کا نبی ہے۔ اگر تو اللہ کا نبی ہے تو پھر تیرا یہ حال نہ ہوتا۔ بولے تو نے کوئی ایسا بڑا گناہ کیا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آگیا ہے توبہ کرتا کہ اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرما دے۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے اور حضرت ایوب چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ سجدے میں سر رکھ دیا اور عرض کیا اے باری تعالیٰ اب تو لوگ تیرے نبی کا مذاق اُڑانے لگے ہیں۔ اے میرے مالک وخالق میں تیرا عاجز بندہ ہوں۔ مجھ پر کرم فرما۔

قافلے والوں نے جو کہا شاید سچ ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما

marfat.com

میری توبہ کو قبول فرما اے میرے خدا شاید میری عبادت میں کمی رہ گئی ہے یا تیرا شکر پوری طرح ادا نہ کر سکا سجدے میں یہی دعا فرما رہے تھے کہ خداوند کریم نے فرمایا اے جبرئیلؑ فوراً جاؤ۔ میرے بندے ایوب کی مدد کرو۔ حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور کہا اے خدا کے نبی حضرت ایوب علیہ السلام خداوند کریم آپ کو سلام کہتا ہے۔ آپکا امتحان ختم ہو گیا۔ اب خداوند کریم آپ سے راضی ہے آپ زمین پر اپنی ایڑی ماریئے۔ جب ایڑی ماری تو گرم پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا آپ اس پانی میں غسل فرمائیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے گرم پانی کے چشمے میں غسل فرمایا تو آپ کا سارا بدن چاندنی کی طرح چمکنے لگا۔

حضرت ایوب علیہ السلام بالکل تندرست ہو گئے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا آپ دوسری ایڑی زمین پر ماریئے۔ جب دوسری ایڑی ماری تو ٹھنڈے میٹھے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ آپ نے خوب پیٹ بھر کے پیا جس سے اندرونی بیماری بھی جاتی رہی حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے ایک چادر لیکر آئے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے چادر پہن لی۔ اور ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو کہا کہ دیکھوں بی بی رحمت کہاں ہے۔ جب وہ کہیں نظر نہ آئی تو آپ گاؤں کی طرف چل پڑے۔ راستے میں ندی تھی اُسکے پل پر کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اُدھر حضرت بی بی رحمت مزدوری کر کے واپس جھونپڑی میں آئی تو دیکھا وہاں حضرت ایوب علیہ السلام نہ تھے یہ دیکھ کر وہ بہت پریشان ہوئی اور کہنے لگی۔

marfat.com

جے پتا ہندا ایداں ہونی میں چھڈ کے کدی نہ جاندی

شوہر دے بن ہن اکیلی ناں ایویں کرلاندی

بی بی رحمت نے اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کیا مگر کہیں نہ پایا اب سوچنے لگی۔ کہ شاید کوئی بھیڑیا...... یا شیر میرے شوہر کو اُٹھا کے لے گیا ہے۔ نجانے کوئی جانور انہیں لقمہ بنا کر چلتا بنا۔ یہ سوچ کر اچانک ندی کے پل پر کھڑا ایک شخص نظر آیا فوراً دوڑی اور اس کے قریب جا کر کہا آپ کون ہیں۔ اور یہاں کس لیے کھڑے ہیں اور وہ اصل میں حضرت ایوب علیہ السلام تھے۔ انہوں نے منہ دوسری جانب ہی رکھا اور کہا بی بی کیا بات ہے۔ تو گھبرائی ہوئی ہے۔ یہ سنا تو بی بی رحمت نے رو کر عرض کیا میرا خاوند اس جھونپڑی میں تھا۔ میں مزدوری کرنے چلی گئی۔ جب واپس آئی تو وہ وہاں موجود نہ تھا۔ اس لیے میں بہت پریشان ہوں۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا وہ تمہارا خاوند کس حالت میں تھا۔ بی بی رحمت نے کہا وہ بہت زیاد بیمار تھا۔ وہ چلنے پھرنے سے بھی عاری تھا۔ اس کے جسم پر آبلے ہی آبلے تھے پوچھا اے بی بی کتنے برس سے بیمار تھا۔ رحمت بی بی نے کہا کہ سات برس سے بیمار تھا۔ اور میں نے اس کی خدمت کی تھی۔ رب جانے کہاں چلا گیا حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا اے بی بی یہ تو اچھا ہوا تیری جان چھوٹ گئی ایسے مریض کی دیکھ بھال بہت مشکل ہوتی ہے۔ اب تو آزاد ہوگئی وہ مصیبت دور ہوگئی ہے۔

یہ سنا تو بی بی رحمت رونے لگی اور کہا۔ اگر مجھے میرا خاوند نہ ملا تو میں زندہ نہ رہ سکوں گی۔ میری زندگی اس کے دم سے ہے۔ میں خداوند کریم سے اس وقت تک رو رو کے دعا کرتی رہوں گی۔ جب تک وہ مل نہیں جاتے۔ وہ کہہ کر آہستہ آہستہ روتی ہوئی اپنی جھونپڑی کی طرف چل پڑی تو حضرت ایوب علیہ السلام نے

marfat.com

مسکراتے ہوئے آواز دی۔ اے رحمت پیچھے مڑ کر دیکھ۔ جب دیکھا تو حضرت ایوب علیہ السلام تندرستی کی حالت میں کھڑے مسکرا رہے تھے۔

بی بی رحمت کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے چمکنے لگی۔ اور خدا کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔

خداوند کریم نے فرمایا اے ایوب علیہ السلام تجھے میں نے آزمالیا اور تو کامیاب ہوا میں تجھ سے راضی ہوں خداوند کریم نے ٹڈیاں بھیجیں جنہوں نے حضرت ایوب علیہ السلام پر سونے اور چاندی کے پھولوں کی بارش کر دی۔ آپ نے وہ پھول چن لیے۔

پھر خداوند کریم نے فرمایا اے ایوب قبرستان جاؤ اور وہاں اپنے بیٹے اور بٹیوں کو آواز دو۔ تو میرے حکم سے وہ زندہ ہو کر آپ کے گلے سے لگ جائیں گے۔ حضرت ایوب اور بی بی رحمت دونوں قبرستان گیئے۔ تو ایک ایک کا نام لیکر آواز دی تو بیٹے اور ساری بیٹیاں زندہ ہو گیں۔ حضرت بی بی رحمت نے سب کو سینے سے لگالیا اور خوب پیار کیا۔ اللہ تعالیٰ پھر اسی طرح آپ کو جانور عطا فرمائے۔ محل بنوالیا اور شہر میں آپ رہنے لگے۔ لوگوں نے جب آپ کا حال دیکھا تو زیارت کیلئے چلے آئے۔ آپ نے سخاوت کا دروازہ کھول دیا۔

لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ فرمائی اور اپنی نبوت کا سبق دیا۔

میری بہنو!

جب انسان صبر کرتا ہے تو اس کا صلہ ضرور پاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک

marfat.com

میں ہے۔کہ

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ   اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے

ہمیں بھی چاہیے کہ کوئی مصیبت بیماری یا تکلیف کا زمانہ آجائے تو اللہ تعالیٰ سے شکایت کی بجائے صبر کریں۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور اس صبر کا پھل عنائیت فرمائے گا۔ خداوند کریم کی عنایت اسکی رحمت کی بارش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کرنے کی اور شکرادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جیناں خدا دے آکھے لگ کے اپنی عمر گذاری
اِتھے اُتھے خوشیاں مانن نالے فضل غفاری

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

سعید دواخانہ

حکیم مولانا محمد سعید القادری

وقتِ ملاقات ......نمازِ عصر تا نماز مغرب تک

روحانی علاج کے لیے تشریف لائیں

اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی اور قرآنِ مبین سے علاج کیا جاتا ہے۔ اپنی جسمانی اور روحانی بیماریوں کے علاج کے لیے اور ذہنی پریشانیوں کو ختم کرنے کے لیے تشریف لائیں۔

مکان نمبر P-303 کھوہ والا چوک۔ غلام محمد آباد فیصل آباد

فون نمبر 0307-7013073

marfat.com

تقریر نمبر ﴿5﴾

اَحسنُ القصص حضرت یوسف علیہ السلام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمُ o اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِااللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّ جِیْمِ o
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o
لَقَدْ كَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ
صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیِّ الْكَرِیْمُ ﷺ

سَب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے جو جہانوں کا پالنے والا ہے۔ ماں کے پیٹ سے لے کر بڑھاپے تک پالنے والا ہے۔ انسانوں اور حیوانوں کو پالنے والا ہے۔ چرندوں اور پرندوں کو پالنے والا ہے۔ اُس کے قبضے میں پوری کائنات کا نظام ہے۔ جب چاہے گا درہم برہم کردے۔ اُس کی بادشاہی ہے۔ سدا اُسی کا حکم ہے۔ زبانیں اُس کا ذِکر کر کے تَراوت حاصل کرتی ہیں۔ اور روحیں سکون پاتی ہیں۔

درود وسلام کا ہدیہ بارگاہِ رسالت مآب حضور حضرت محمد ﷺ میں پیش کرتی ہوں۔

کہ ہمیں جن کی اُمتّی ہونے پر ناز ہے۔ جن کے سَر پر لَولَاكَ لَمَا کا

marfat.com

تاج ہے۔ جس کا دو جہاں پر راج ہے۔ جو صاحبِ معراج ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہماری لاج ہے۔ جو شافعِ محشر ہے۔ مالکِ کوثر ہے۔ رحمتِ دو جہاں ہے اور جانِ کائنات ہے۔

آؤ مل کر درود و سلام عقیدت اور احترام کے ساتھ پیش کریں۔

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَلَیْكَ یَا رَسُول اللّٰه

وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

میری بہنو!

حضور ﷺ سے یہودیوں نے سوال کیا کہ

حضرت یعقوب علیہ السلام کنعان میں رہتے تھے۔ وہ مصر میں کیسے آئے؟

اس کا جواب خود اللہ تعالیٰ نے سورۃ یوسف نازل کر کے ارشاد فرمایا ہے۔

اس قصّے کو احسن القصص کہا گیا۔ فرمایا یوسف اور اُس کے بھائیوں کے قصّے میں سوال کرنے والوں کے لیے نشانی ہے۔

قرآن پاک فرماتا ہے۔

لَقَدْ کَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰیٰت" لِّلسَّآئِلِیْنَ

میری بہنو!

حضرت ابراہیم کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام تھے۔ اُن کے دو بیٹے ہوئے۔ حضرت عیص اور حضرت یعقوب علیہ السلام۔ یہ دونوں جڑواں بھائی تھے

marfat.com

حضرت اسحاق نے یعقوب علیہ السلام کے لیے دُعا کی کہ تیری اولاد میں نبوت رہے۔اور عیص کے لیے دُعا کی کہ تیری اولاد میں بادشاہت رہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے ماموں کے پاس رہنے لگے۔ماموں نے اپنی بیٹی سے نکاح کر دیا۔اُس کے دو بیٹے ہوئے۔وہ فوت ہو گیئں۔پھر دوسری بیٹی سے نکاح کر دیا اُس میں سے بھی دو بیٹے ہوئے وہ بھی فوت ہو گئیں پھر ماموں نے تیسری بیٹی سے نکاح کر دیا۔اُس سے بھی دو بیٹے ہوئے۔اس کے فوت ہونے پر ماموں نے اپنی چوتھی بیٹی آپ کے نکاح میں دے دی۔اس طرح پھر ایک لونڈی سے نکاح کیا۔پھر حضرت راحیل جو حضرت یوسفؑ اور حضرت بنیامینؑ کی والدہ تھیں۔آپ نے اس سے نکاح کیا۔ابھی بنیامین پیدا ہی ہوئے کہ ماں کا سایہ سَر سے اُٹھ گیا۔پھر آپ نے ایک اور لونڈی سے نکاح کیا۔اس طرح آپ کے بارہ بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی۔

چونکہ حضرت یوسف میں نبوت کا نور تھا۔اس لیے آپ زیادہ اُن سے محبت کرتے تھے۔بنیامین سب سے چھوٹے تھے اس لیے اُن سے زیادہ لگاؤ تھا باقی بڑے بیٹے آپس میں جلتے رہتے تھے۔کہ باپ ہم سے زیادہ پیار نہیں کرتا۔یوسف اور اُس کے بھائی بنیامین سے زیادہ پیار کرتا ہے۔یہی وجہ تھی کہ وہ دِل میں خار رکھتے تھے۔ایک رات حضرت یوسف کو خواب آیا کہ گیارہ ستارے ایک سورج اور چاند حضرت یوسف کو سجدہ کرتے ہیں۔

قرآن کہتا ہے کہ حضرت یوسف نے کہا!

marfat.com

یٰاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَباً
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُھُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ

اے بابا میں سورج ڈٹھا تے چن ستارے یاراں
اے سب مینوں سجدہ کردے کر کر عجز ہزاراں

جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسفؑ کا خواب سُنا تو فرمایا اے بیٹے یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سُنانا۔ کیونکہ اگر انھوں نے سُن لیا تو وہ حسد کریں گے اور تیرا بُرا چاہیں گے۔

میری بہنو!

یہ سب باتیں وہ لونڈی سُن رہی تھی اس نے جا کر سب کو خواب والی بات بتائی۔خواب سُن کر تمام بھائیوں کے دِل میں حسد کی آگ بھڑک اُٹھی۔حضرت یعقوب علیہ السلام سے یوسف نے اس خواب کی تعبیر پوچھی
تو انھوں نے فرمایا

اے سُفنہ تعبیر اچھری قدر ملے رحمانوں
خالہ چند، ستارے بھائی ،سورج باپ پچھانوں
فرزندا توں سرور ہوسیں۔ اندر دو ہاں جہاناں
ماں پیو تے بھراواں تیریاں ہون وڈیاں شاناں

اے بیٹے یوسف تو نبی ہوگا اور تیری بادشاہی ہوگی ۔ایک وقت آئے گا کہ تیری ماں اور میں تیرے سارے بھائی تجھے تعظیم کا سجدہ کریں گے۔تیری قدر

marfat.com

اور عزت سب سے بلند ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تیرا رُتبہ اور مرتبہ اعلیٰ کرے گا۔

سچ کہیا یعقوب پیغمبر...... خواب نہ دَسیں بھائیاں
جَد اے خواب دَسی سی یوسف...... تاں پیش مصیبتاں آئیاں

اب بھائیوں کو حسد کی آگ سونے نہ دیتی تھی۔ مِل کر مشورہ کیا کہ اب کیا کریں۔ سب نے مشورہ دیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بہانے سے لے جا کر قتل کر دیں اور بہانہ بنائیں کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ یہ مشورہ کر کے سب بھائی مِل کر حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا۔ ابا جان آپ یوسف کو اپنے سے جُدا نہیں کرتے۔ کبھی ہمارے ساتھ شکار کے لیے بھیج دیں۔ اس کا دِل خوش ہو جائے گا۔ ہمارا بھائی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ بھی شکار دیکھے۔ شکار کرنا سیکھے۔ ابا جان اسے کل ہمارے ساتھ شکار کے لیے جنگل میں بھیج دیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

میری بہنو!

حضرت یعقوب علیہ السلام نے سُنا تو رونے لگے۔ فرمایا......

سیر کیسی دوستو کیسا شکار...... فُرقتِ یوسف کی یاں کس کو سہار
تُم تو صحرا میں کرو سیر و شکار...... باپ بس روتا رہے زار و قطار
ایک دَم مجھ سے نہ یہ ہوگا جُدا...... جاؤ اپنی راہ لو بہرِ خُدا

marfat.com

اے میرے بیٹو

خبردار پھر ایسی بات نہ کرنا۔ میں یوسف کو کبھی بھی اپنے سے جُدا نہ کروں گا اس کے بغیر تو میں مَر جاؤں گا۔ جاؤ جاؤ۔ یہ شکار کے لیے جنگل میں نہیں جائے گا۔ جب باپ سے نا اُمید ہو گئے تو مشورہ کیا کہ جا کر یوسف کو شوق دلائیں۔ سب مِل کر حضرت یوسف کے پاس آئے اور پیار کرنے لگے۔ بولے بھائی گھر میں بیٹھے بیٹھے دِل اُکتا جاتا ہوگا۔ کبھی ہمارے ہمراہ جنگل میں چلو۔ وہاں پر شکار کھیلیں گے۔ کھُلی فضا میں دِل بہل جائے گا۔ ایک بولا بھائی یوسف ہم تمھیں پھل کھلائیں گے۔ تماشہ دکھائیں گے۔ کرتب دکھائیں گے۔ جاؤ۔ ابا جان سے اجازت لے لو کل ہمارے ساتھ چلو۔ یہ سُنا تو حضرت یوسف خوش ہوئے اور مَان گئے۔ دَوڑے دوڑے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس گئے۔ اور بولے ابا جان۔ آپ میری بات مَان لیں۔ اس کی اجازت دے دیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے غور سے بیٹے کو دیکھا۔ فرمایا پیارے یوسف۔ کہو باپ قربان ہو جائے۔ تیری بات ضرور پوری کروں گا۔ حضرت یوسف نے کہا ابا جان میں کل بھائیوں کے ساتھ جنگل شکار کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ اس لیے اجازت دے دیں۔ یہ سُنا تو حضرت یعقوب علیہ السلام زار و قطار رونے لگے۔

ہَس ہَس حضرت یوسف آکھے میں جاناں، میں جاناں
رو رو باپ سیانا آکھے نئیں جاناں، نئیں جاناں
مُدھ ناں معالم سختی جنگل توں نازاں وچ پلیوں
مینوں چھڈ اکلا یوسف ہُن کیتھے ٹُر چلیوں

marfat.com

پھر بھی حضرت یوسف نے کہا۔ ابا جان گھبرائیں نہیں۔ میں بھائیوں کے ساتھ جارہا ہوں کوئی غیروں کے ساتھ تو نہیں جارہا ہوں۔ یہ بات ہو رہی تھی کہ بھائی بھی آ گئے۔ سب نے سفارش کی تو حضرت یعقوب علیہ السلام مان گئے۔ مگر کہنے لگے۔

بیٹو! یوسف کو لے جاؤ مگر اس کی حفاظت کرنا۔

باپ کہے جی ڈردا میرا جے تسیں نال لے جاؤ
گرگ پوے، کوئی کھاوے اس نوں تسیں نہ خبراں پاؤ

مگر بھائیوں نے کہا ہم دس جوان ہیں۔ شیر کو پکڑ کر تو اُس کے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ ہم یوسف کی حفاظت نہ کرسکیں گے۔ ضرور کریں گے۔

میری بہنو!

صبح ہوئی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف کی زُلفوں میں کنگھی کی۔ آنکھوں میں کاجل لگایا۔ پوشاک پہنائی۔ اور سینے سے لگا کر فرمایا جاؤ یوسف خیر سے اور آنا خیر سے۔

توں چلیوں تے میرے پلیوں ٹر چلی نقد تسلّی
جے مالک نے سختی گھلی میں راضی ہو ملّی

پھر کہا اے میرے بیٹو!

یہ کھانا ہے۔ میرے یوسف کو بھوک لگے گی۔ کھانا اس کو کھلا دینا۔ یہ

marfat.com

شربت ہے۔ میرے یوسف کو پیاس لگے گی۔ پلا دینا۔ اس کو رنجیدہ نہ کرنا۔ اسے پیدل نہ لے جانا۔ کندھوں پر سوار کر لینا۔

اب بھائیوں نے سارا سامان لے لیا۔ اور یوسف کو شمعون نے کندھوں پر سوار کر لیا اور چل پڑے۔

حضرت یوسف کی بہن زینب سوئی ہوئی تھی۔ اس کو خواب آیا کہ حضرت یوسف کو بھیڑیا کھا گیا وہ ڈر گئی۔ اُٹھی۔ دوڑی دوڑی حضرت یعقوب کے پاس آئی۔

روندی اُٹھی یوسف کتھے۔ سُنیاں کھڑیا بھائیاں
دوڑی آئی باپ ڈٹھا سو کھڑا اڈیکاں لائیاں

اے ابّا جان میرے بھائی یوسف کہاں ہیں۔ حضرت یعقوب رو پڑے بیٹی وہ بھائیوں کے ساتھ جنگل میں گیا ہے۔ شکار دیکھے گا۔ مگر بیٹی تو کیوں روتی ہے بولی ابا جان۔ اسے واپس لے آؤ۔

ورنہ ساری عمر کے لیے ہم سے جُدا ہو جائے گا۔

ایہہ گل کہہ نَسی سی فوراً مِل بھائیاں جا روئی
یوسف ڈٹھا ٹریا جاندا تے دامن پکڑ کھلوئی
تیرے باجھوں میں مَر جاواں تے کی باپ کرے گا
بنیامین تیرے وچہ درداں میرے وانگ مرے گا

اور کہنے لگی!

marfat.com

نہ جا یوسف مُڑ چل گھر نوں اساں قرار سدھائے
جے چلیوں تے ساڑھے اُتے وقت غماں دے آئے

اے بھائی۔ واپس گھر کو چل۔ میں تجھے ان کے ساتھ نہیں جانے دُوں گی۔ مگر حضرت یوسف نے کہا میں گھر نہ جاؤں گا۔ بہن غم نہ کھا۔ شام کو گھر واپس آجائیں گے۔ بولی میرا خواب سُن لے۔ تجھے جنگل میں بھیڑیا کھا گیا۔ حضرت یوسف مسکرائے۔ بہن میرے دَس بھائی جوان اور طاقتور ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کوئی بھیڑیا مجھے کیسے کھا سکتا ہے۔ اے بہن تو گھر جا۔ یہ کہا اور چل پڑے۔ بہن بے ہوش ہوگئی۔ بھائی بھائی کرتی ہوئی گر گئی۔

میری بہنو!

جب بھائی حضرت یوسف کو جنگل میں لے آئے تو جس بھائی نے کندھوں پر اُٹھایا ہوا تھا۔ زور سے زمین پر گرا دیا۔ حضرت یوسف کے چوٹ لگ گئی۔ بولے بھائی تو نے زمین پر گرا دیا۔ کہا آج ہمارے ساتھ تمہاری موت تجھے لے کر آئی ہے۔

سَر سے اونچا کر کے پھینکا گود سے
جو ابھی بھائی تھے قاتل بن گئے
ایک نے مارے طمانچے زور سے
پھول سے رخسار ہیں کملا گئے
دوسرے نے بال نوچے آپ کے
تھے جو کنگی سے سنوارے باپ کے

marfat.com

سب نے مارا۔ کوئی طمانچے مارتا ہے۔ کوئی ٹھوکریں مارتا۔ کوئی گالیاں دیتا۔ حضرت یوسف ایک بھائی سے کہتے مجھے بچا۔ وہ مارتا۔ دوسرے سے کہتا۔ مجھے بچا۔ وہ ٹھوکر مارتا۔ حضرت یوسف بے حال ہوگئے۔ سب نے مشورہ کیا۔ کہ اسے قتل کردیں۔ مگر بڑے بھائی کو ترس آ گیا۔

بولا نہ اس کو قتل نہ کرو مگر اس کو گہرے کنویں میں ڈال دو۔

تمام بھائی ایک کنویں پر گئے جو ستر ﴿70﴾ گز گہرا تھا۔ اور اوپر سے تنگ تھا۔ نیچے سے چوڑا تھا۔ حضرت یوسف سہمے ہوئے کھڑے تھے۔ باپ اور بہن کی باتیں یاد کررہے تھے۔ آنکھوں میں آنسو تھے۔

آخری جب ظلم واں ہونے لگا
ساتھ یوسف کے فلک رونے لگا
جانور صحرا کے سب تھرّا اُٹھے
آسمانوں کے فرشتے رو دیئے

اب رسّی گلے میں ڈالی اور حضرت یوسف کو کنویں میں لٹکا دیا۔

شمعون نے رسی کاٹی۔ یونہی رسّی کاٹی۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ میرا یوسف پانی میں گرنے نہ پائے۔ جنت سے تخت لے جا۔ اور میرے یوسف کو اس پر بٹھا۔ حضرت جبرئیلؑ جنت سے تخت اور لباس لائے۔ اور حضرت یوسفؑ کو تخت پر بٹھا دیا۔ جنتی لباس پہنا دیا۔ آپؑ کی وجہ سے تمام کنواں روشن ہوگیا۔ کنویں کے تمام جانور کنویں سے دُور چلے گئے۔ اب بھائیوں نے مشورہ کیا۔ کہ شام ہوگئی

marfat.com

ہے۔گھر جا کر ابا جان سے کیا کہیں گے۔

مشورے کے بعد ایک بکری ذبح کی اور حضرت یوسفؑ کے کپڑے کو خون لگا دیا اور رات کو گھر واپس آ گئے۔شام سے ہی حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت زینب دروازے میں کھڑے انتظار کر رہے تھے۔جب بیٹوں کو دیکھا تو فرمایا بیٹی میرا یوسف آ گیا۔تمام بیٹے جب قریب آئے تو رونے پیٹنے لگے۔حضرت یعقوب بھی رونے لگے۔فرمایا بیٹو! میرا یوسف کہاں ہے۔

تمام نے کہا

اوہ کہندے اسیں ددوڑن لگے پیش وَدَن نوں سارے
یوسف پاس اسباب بٹھایا کھا لیا بگھیاڑے

اے ابا جی۔بھائی یوسف سامان کے پاس تھا۔ہم شکار کو چلے گئے۔بعد میں ایک بھیڑیا آیا۔حضرت یوسف کو کھا گیا۔

یہ سُنا تو حضرت یعقوب علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔جب ہوش آیا تو فرمایا کوئی نشانی تو بتاؤ۔

کُڑتا خون والا پیش کیا۔کہ یہ کُڑتا ہے

کُڑتے کو پکڑ کر چومنے لگے اور دیکھنے لگے۔بڑی سوچ کے بعد فرمایا

ناں کُڑتا اے خاک آلودہ ☆☆☆ناں پھٹیا وچہ دنداں
کیڈک گرگ پیارا ہوسی☆☆☆ نبی کہے فرزنداں

marfat.com

میرے یوسف کو اگر بھیڑیے نے کھانا تھا تو پہلے نیچے دبانا تھا۔ اور گُرتے پر دانت لگانے تھے۔ مگر یہ کیسا بھیڑیا ہے کہ اُس نے گُرتا اُتار کر کھایا۔

اے بیٹو! یہ تمہارا چکر ہے۔ میں صبر کروں گا۔

اِدھر یوسف کنویں میں تھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے۔ دوسرے روز وہاں پھر بھائی آئے اور حضرت یوسفؑ کو دیکھ کر گئے کہ کنوئیں میں ہے کہ نہیں۔

تیسرے روز ایک قافلہ مصر سے آیا اور کنویں کے قریب خیمے لگائے۔ ان لوگوں کو پانی کی ضرورت محسوس ہوئی تو قافلے کے سردار مالک ابنِ زغر نے اپنے دو غلام بھیجے کہ جاؤ کہیں سے پانی تلاش کر کے لاؤ۔ وہ پانی تلاش کرتے کرتے وہاں اُسی کنویں کے پاس پہنچ گئے۔ دیکھا کہ اندر روشنی ہو رہی ہے۔ گھبرا گئے دوسرا بولا ڈول ڈالو شاید پانی مِل جائے۔ جب ڈول ڈال دیا تو حضرت جبرئیلؑ نے حضرت یوسفؑ سے کہا کہ اس میں بیٹھ جایئے۔ یہ خدا کی طرف سے ہی ہے۔ اب آپ اس میں بیٹھ گئے غلام نے رسی کھینچی تو ڈول بھارا تھا وہ سمجھے کہ پانی ہے جب نکالا تو وہ ایک حسین وجمیل لڑکا تھا۔ حیران ہو گئے۔ حضرت یوسفؑ کو لے کر اپنے مالک کے پاس آئے۔ مالک نے دیکھا تو بہت خوش ہوا۔ بولا کہ مجھے میرے خواب کی تعبیر مِل گئی ہے اسے چھپا لو اور صبح ہی صبح چل نکلو۔ صبح سویرے پھر بھائی کنوئیں کے پاس آئے اور دیکھا کہ حضرت یوسفؑ کنویں میں موجود نہیں ہے۔ انہیں غصہ آیا اور قافلے والوں سے مخاطب ہوئے اے قافلے والو۔ اس کنویں میں ہمارا بھاگا

marfat.com

ہوا غلام تھا تم نے نکالا ہے تو بتاؤ ہم اُسے فروخت کریں گے۔ تُم نے اگر نہ خریدا اور نہ ہی واپس کیا تو تمہاری گردنیں اُڑا دیں گے۔ مالک نے کہا چلو تمہارے غلام سے پوچھ لیتے ہیں اگر تو وہ تمہارا غلام ہوا تو خرید لیں گے۔ اور پوچھا اے لڑکے کیا تُو ان کا غلام ہے۔ حضرت یوسفؑ نے فرمایا۔

میں بندہ ہاں مالک سُن لے تے والی اللہ میرا
یوسف کہندا میں ہاں بندہ کنب گیا سُن ڈیرا

بیس کھوٹے درہم سے فروخت کر دیا۔ حضرت یوسفؑ نے مالک کے کان میں کہا یہ مکر جاتے ہیں کاغذ پر بیع نامہ لکھ کر اپنے پاس رکھ لو۔ مالک نے ایسا ہی کیا۔ شمعون نے مہر لگا کر کہا۔ مالک اسے باندھ کر رکھنا یہ غلام بھاگ جاتا ہے۔ یہ کہا اور چل پڑے۔ مالک نے حضرت یوسفؑ سے کہا مجھے آخری بات اُن سے کر لینے دیں۔ دوڑے اور جا کر یہودا کا دامن پکڑ لیا اور کہا۔

عرض میری مل جاؤ مینوں بھائی جاندی واری
قہروں چھٹا سر آئی آفت بھاری
باپ میرا پیغمبر رب دا اس دی خدمت کریو
تُساں جو کیتا بخش دیتا میں ہوروں ظلموں ڈریو

مگر بھائیوں نے سختی سے دامن چھڑایا۔ حضرت یوسفؑ گر گئے وہ بھائی بھائی پکار رہے تھے مگر بھائیوں نے پیچھے مُڑ کر بھی نہ دیکھا۔

marfat.com

اب حضرت یوسفؑ قافلے میں آئے تو مالک نے آپ کو بیڑیاں پہنا دیں قافلہ مصر کی جانب روانہ ہوا۔ چلتے چلتے قافلہ مصر کی طرف مُڑا۔ سامنے راستے میں کنعان کا قبرستان تھا۔ حضرت یوسفؑ کو اپنی ماں یاد آگئی۔ جب ماں کی قبر کے نزدیک آئے تو ڈاچی سے چھلانگ لگا دی۔ اور ماں کی قبر پر کھڑے ہو کر رونے لگے

اے مَادر فرزند میں تیرا جو نازاں وچ پلیا
پردیساں دے پندھ دراڈے ظلموں بدھا چلیا
تُربت پاک تری دی دیدن میٹھی پئی پریرے
کی جاناں ہُن ہوسَن میرے کس دھرتی وچ ڈیرے

اے ماں۔ میرے بھائیوں نے مجھے غلام بنا دیا۔ اب نہ جانے تیری قبر پر آنا ہو یا نہ ہو۔ امّاں میں دُکھی فریاد کرتا ہوں۔ میرے لیے دُعا کرنا میرا باپ میرے بغیر کس طرح دِن رات گزارتا ہوگا۔ ہائے امّاں میں پردیسی ہو گیا۔ آخری سلام قبول فرماؤ۔

اب مالک نے پیچھے دیکھا تو حضرت یوسفؑ نہ تھے۔ قبرستان کی جانب دیکھا تو آپ قبرِ مادر پر کھڑے رو رہے تھے۔ مالک نے آکر طمانچے مارنے شروع کر دیئے۔ کہ تیرے مالکوں نے سچ کہا تھا کہ یہ غلام بھاگ جایا کرتا ہے۔ ڈاچی پر دوبارہ بٹھایا تو ایک زبردست آندھی آئی۔ سب سامان اُڑ گیا۔ تمام لوگ بکھر گئے اندھیرا چھا گیا۔ اب مالک کو افسوس ہوا کہ میں نے حضرت یوسفؑ کو کیوں پا بہ زنجیر کیا آکر بولا۔ اے یوسفؑ ہمیں معاف کر دے۔ حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ ہم

marfat.com

بدلہ نہیں لیا کرتے ۔ بلکہ معاف کر دیتے ہیں ۔ جب معاف کیا تو آندھی رُک گئی ۔

میری بہنو!

قافلہ دن رات کا سفر طے کرتا ہوا مصر میں داخل ہوا ۔ مالک اپنے محل میں آگیا ۔ حضرت یوسفؑ کے حُسن پر نظر نہ جمتی تھی ۔ اب اُس نے آپ کو غُسل کروایا ۔ اچھے کپڑے پہنائے ۔ تخت پر بٹھایا ۔ جب دوبارہ جلوہ دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا ۔

اب دوسرے روز اُس نے اعلان کر دیا کہ ایک خوبصورت غلام ہے جس کو دیکھنے کا ٹکٹ ایک اشرفی ہے ۔ جو ایک بار دیکھے گا وہ بار بار دیکھے گا ۔

یہ اعلان اہلِ مصر نے سُنا تو لوگ دیکھنے کے لیے چلے آئے ۔ ایک دِن میں چھ لاکھ اشرفی حاصل ہوئی ۔ جو ایک بار دیکھتا دوبارہ دیکھنے کی حسرت رکھتا تھا ۔ قطاریں لگی ہوئیں تھی ۔

میری بہنو!

یہ خبر عزیزِ مصر کی بیوی زلیخا کو بھی مِل گئی ۔ زلیخا بادشاہ کی حسین بیٹی تھی ۔ اُس نے خواب میں حضرت یوسفؑ کو دیکھا اور کئی بار دیکھا ۔ ایک بار خواب میں پوچھا کہ

تجھ کو اُس پیارے مصوّر کی قسم .... جس نے یہ تصویر کھینچی محترم
کس جگہ رہتا ہے تو اے نازنیں .... کچھ تو دے اپنا پتہ اے دِلنشیں

marfat.com

حضرت یوسفؑ نے جواب دیا

کر وہاں ملنے کی مجھ سے جستجو...... ☆ ......ہوں عزیزِ مصر میں اے نیک خُو

اے زلیخا میں عزیزِ مصر ہوں۔ زلیخا صبح بیدار ہوئی تو اپنے باپ سے کہا میں عزیزِ مصر سے شادی کروں گی۔ اب بادشاہ نے عزیز کو خط لکھا تو وہ مان گیا جب شادی ہوگئی تو زلیخا عزیزِ مصر کے محل میں آئی۔ جب عزیزِ مصر کی صورت دیکھی تو وہ حبشی تھا۔ کالے رنگ کا تھا۔ بدصورت تھا۔ یہ دیکھ کر بے ہوش ہوگئی۔ مگر اب کیا شکوہ اور شکایت کرتی۔ کیونکہ خود ہی شادی کی حامی بھری تھی

میری بہنو!

یہ اعلان زلیخا نے بھی سُنا۔ اُس نے عزیزِ مصر سے کہا۔ چلو ہم بھی اُسے دیکھنے چلتے ہیں۔ دونوں تیار ہو کر گئے۔ جب زلیخا کی نظر یوسفؑ پر پڑی تو بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گئی۔

ہائے کہ یہی وہ خوابوں کا شہزادہ ہے جو میرے خوابوں کو سجا تا رہا ہے۔

ہائے اب کیا ہوگا؟ واپس آ کر سوچتی رہی۔ پھر عزیزِ مصر سے بولی اگر مالک اس غلام کو فروخت کردے تو ہم اس کو خرید لیں۔ شاید ہمیں اُس سے کوئی فائدہ حاصل ہو۔ اُسے اپنا بیٹا بنا لیں۔ کیونکہ ہمارے اولاد نہیں۔ عزیزِ مصر مان گیا کہ مالک سے بات ہو۔ مالک سے بات ہوئی تو اُس نے دس لاکھ اشرفیاں چالیس لاکھ درہم ایک ہزار کافوری ڈلیاں، رومی ریشم کے ہزار تھان، ایک ہزار گھوڑے اور یوسفؑ کے وزن کے برابر سونا چاندی قیمت لگائی۔

marfat.com

عزیزِ مصر نے زلیخا سے بات کی تو فوراً قبول کر لی۔ **کیونکہ**

جس نوں یار وکیندا لبھے تے قیمت ہو وَس پلے
اسدے جیٹھ ناں طالع والا اُسدے کرم سولے
جے محبوب خوشی وچ وسے عاشق دا دِل ہَسے
جے محبوب غماں وچہ ہووے عاشق دا دل کھُسے

میری بہنو!

حضرت یوسفؑ کو زلیخا نے خرید لیا۔ اور اپنے محل میں لے آئی۔ ہر روز غُسل کروا کر تخت پر بٹھا کر سوہنی پوشاک پہنا کر اپنے ساتھ بٹھا لیتی۔ اور دیدار کرتی رہتی۔ میٹھی میٹھی باتیں کرتی رہتی۔ ہر طرح کا خیال رکھتی۔

چند سال گزرے زلیخا نے ایک محل بنوایا۔ جس کو خوب سجایا۔ تصویریں حسین لگائیں۔ موتی ہیرے لٹکائے۔ سیج سجائی۔ اور حضرت یوسفؑ کو اپنے ساتھ لے کر آئی۔ سارا محل دکھایا۔ پھر حضرت یوسفؑ کو اپنے سامنے بیٹھا لیا اور خود قدموں میں بیٹھ گئی۔ حضرت یوسفؑ نے کہا میں غلام ہوں اور تُم مالکہ ہو۔ میں نیچے بیٹھوں گا۔ آپ سیج پر بیٹھیں۔

حضرت زلیخا نے دِل کی بات کہہ دی کہ اے یوسفؑ اصل میں تو میں تیری غلام ہوں تُو میرا محبوب ہے۔ میں تیری مشتاق ہوں۔ میں تجھے چاہتی ہوں۔ تُو میرا بَن جا۔ یہ کہہ کر حضرت یوسفؑ کی طرف بڑھی۔ تو آپؑ دوڑ پڑے۔ کہ یہ تو بُرا ارادہ رکھتی ہے۔

marfat.com

اللہ کے حکم سے آپؑ نے دروازوں کو ہاتھ لگایا

سات دروازے بند کر کے تالے لگے تھے۔سارے کھل گئے۔

زلیخا پیچھے دوڑی ۔ آخری دروازے تک زلیخا نے حضرت یوسفؑ کا کُرتا پیچھے سے پکڑا۔اور وہ پھٹ گیا۔دروازہ کُھلا۔سامنے عزیزِ مصر کھڑا تھا۔بولا یہ کیا ہو رہا ہے۔

زلیخا بولی اے عزیز۔

جو تیری بیوی کے ساتھ بُرائی کا اِرادہ چاہے۔اُس کا کیا حال کرنا چاہیئے۔

حضرت یوسفؑ نے کہا۔اے عزیز میں غلام ہوں۔میں نے بُرائی کا ارادہ بھی نہیں کیا۔بلکہ اس نے مجھے لُبھایا ہے۔

سامنے ایک عورت آتی تھی۔جس نے چالیس دِن کا بچّہ گود میں لیا ہوا تھا آپ نے فرمایا اس بچے سے گواہی لے لو۔

بچہ بولا اے عزیزِ مصر......اگر کُرتا آگے سے پھٹا ہے تو یوسفؑ گنہگار ہے اور اگر کُرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو زلیخا کا مکر ہے۔بات کھل گئی۔مگر بدنامی کے ڈر سے حضرت یوسفؑ کو قید خانے بھیج دیا گیا۔

قید خانے میں آپؑ تقریباً گیارہ بارہ سال رہے۔اس دوران زلیخا نے آپؑ کو پیغام بھیجے کہ اب بھی میری بات مان لے۔تو عیش کرے گا۔مگر حضرت یوسفؑ نے انکار کیا۔مصر میں مشہور ہو گیا۔کہ ایک مالکہ اپنے غلام پر فریفتہ ہو گئی ہے۔یہ سُنا تو حضرت زلیخا نے مصر کی چند معزز خواتین کو دعوت دی۔

marfat.com

ہاتھوں میں سیب اور چُھریاں پکڑا دیں

اِدھر حضرت یوسفؑ سے کہا۔ ذرا اِن کو اپنا جلوہ دکھلا دو۔ جب عورتوں نے حضرت یوسفؑ کو دیکھا تو مدہوش ہو گئیں۔ سیبوں کی بجائے انگلیوں پر چُھریاں چلا دیں۔ جب ہوش آیا تو انگلیاں لہولہان تھیں۔ اور کہہ رہی تھیں۔

اے زلیخا ایک بار پھر وہ جلوہ دکھلا دے۔ زلیخا نے کہا تُم مجھے طعنہ دیتی تھیں۔ اب بتاؤ میرا محبوب حسین ہے کہ نہیں۔ سب نے کہا

☆حُسن کا پیکر ہے۔ تجھے مُبارک ہو۔☆

احمد رَضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ عشق میں فرماتے ہیں۔

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں

سَر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ مصر کی عورتوں نے حُسنِ یوسف کو دیکھا تو ہاتھوں پہ چھریاں چلالیں۔ اگر وہ میرے محبوب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا حُسن دیکھ لیتیں تو اپنے دِلوں پر چھریاں چلا لیتیں۔

میری بہنو!

ایک وقت آیا کہ بادشاہِ مصر کو خواب میں سات موٹی گائیں اور سات دُبلی گائیں نظر آئیں۔ دُبلی گائیں، موٹی گائیوں کو کھا گئیں۔ سات ہری بالیاں اور سات خشک بالیاں ہیں۔

بادشاہ نے نجومیوں کو بُلایا اور خواب کی تعبیر پوچھی۔ مگر کسی نے نہ بتائی۔ ایک قیدی جو کہ آزاد ہو کر بادشاہ کا ساقی بَن چُکا تھا۔ اُس نے کہا کہ قید خانے میں

marfat.com

یوسفؑ نام کا ایک شخص ہے۔ جو خوابوں کی تعبیر درست ہی بتا دیتا ہے۔ بادشاہ نے خواب بتا کر ساقی کو قید خانے میں بھیجا کہ اس کی تعبیر بتائیں۔

حضرت یوسفؑ نے فرمایا۔ میں خواب کی تعبیر تو بتا دوں گا۔ مگر پہلے عزیزِ مصر سے پوچھا جائے کہ مجھے قید کیوں کیا ہے۔ اور یہ تعبیر بھی بادشاہ کے روبرو بتاؤں گا۔ اب بادشاہ نے عزیزِ مصر کو بلوایا اور کہا۔

قید میں کیوں ہے وہ بندہ نیک ذات
سُن رہے ہیں ہم جس کی اعلیٰ صفات
جُرم اُس نے کیا کیا تھا اے عزیز
قید خانے کیوں گیا وہ باتمیز
مصر کو بد نام تُو نے کردیا
اب قیامت تک یہ اَفسانہ رہا

اے عزیز جواب دے۔ عزیز نے کہا کہ سچی بات ہے۔ کہ میری بیوی نے یہ کہا تھا۔ بادشاہ نے کہا زلیخا کو حاضر کرو۔ زلیخا اور مصری عورتیں حاضر ہوئیں۔ اور اپنی غلطی کا اقرار کیا کہ ہم نے اُسے لبھایا تھا۔ وہ بے قصور ہے۔

بادشاہ نے غصّے میں عزیز مصر کو شہر سے باہر نکال دیا۔ اس صدمے سے تو عزیزِ مصر چل بَسا۔ مگر حضرت زلیخا شہر سے باہر ایک جھونپڑی میں رہنے لگی۔ حضرت یوسفؑ دربارِ بادشاہ میں تشریف لائے اور بادشاہ نے نہایت عزت کے ساتھ جگہ دی۔

آپؑ نے فرمایا اے بادشاہ۔ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ

سات سال تک مصر میں بہت سی بارشیں ہوں گی۔ غلّہ بہت ہوگا۔ پھر

marfat.com

اَگلے سات سال قحط سالی کا زمانہ ہوگا۔

بادشاہ نے کہا پھر کیا کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا مجھے غلّہ کا وزیر بنادیا جائے سارا انتظام ہوجائے گا۔ اس طرح آپ عزیزِ مصر بَن گئے۔ اُن دِنوں مصر میں شادابی کا دَور تھا۔ آپؑ نے گندم معہ چھِٹوں کے جمع کرنا شروع کردی۔ اس طرح سات بَرس گزر گئے۔

حضرت زلیخا حضرت یوسفؑ کی جُدائی میں سارا دِن اور ساری رات آنسو بہاتی رہتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نابینا ہوگئیں۔ کمزور ہوگئیں۔ بیمار ہوگئیں۔ مگر آتے جاتے لوگوں سے حضرت یوسفؑ کا حال ضرور پوچھا کرتی تھی۔ جوکوئی حضرت یوسفؑ کا حال بتاتا تو اُس کی جھولی موتیوں سے بھَر دیتی۔

ایک دِن اُس کے دِل میں خیال آیا کہ میرے بتوں نے تو یوسفؑ کو ملایا نہیں۔ اب یوسفؑ کے رَبّ سے دُعا کرتی ہوں۔ شاید قبول ہوجائے۔ اُس نے اپنا بُت توڑ ڈالا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں قربتِ یوسفؑ کی دُعا مانگی۔

اللہ تعالیٰ میں بتوں کی پوجا کرتی رہی۔ اُن سے یوسف مانگتی رہی۔ مگر نہ مِلا۔ اب تیرے حضور عرض ہے۔ قبول فَرما۔

کر اقرار گناہ زلیخا توبہ دے در آئی
استغفار کرے سو باری رو رو عرض سُنائی
کر منظور بندی دیاں عرضاں بخش غموں چھٹکارے
یا رَبّ میل ملا یوسف نوں جان میرے دُکھ سارے

حضرت زلیخا کی دُعا فوراً قبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیلؑ جلد

marfat.com

جا۔ اور حضرت یوسفؑ سے کہہ دے کہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت زلیخا کی طرف جائے۔ اور جو کچھ وہ کہے اُس کی بات مانے۔ کیونکہ اگر آج اُس کی دُعا پوری نہ ہوئی تو وہ مجھے بھی نہ مانے گی۔

یہ سُنا تو حضرت یوسفؑ تیار ہو کر حضرت زلیخا کی جھونپڑی کی طرف چل پڑے۔ حضرت زلیخا جھونپڑی کے باہر کھڑی تھیں۔ کہ آپ تشریف لے آئے حضرت یوسفؑ زلیخا کے قریب آئے اور کہا......☆

اے زلیخا وہ جوانی کیا ہوئی دھوم تھی عالم میں تیرے حُسن کی
یوسفا حُسن و جوانی وہ میری تیرے صدقے خاک میں سب مِل گئی

آپ نے فرمایا اے زلیخا مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ جس کے حضور میں تُو نے دُعا کی۔

نائلج مہثا نائ لمجتث اتر لله

زلیخا نے کہا اللہ تعالیٰ میری آنکھیں روشن کر دے کہ میں اپنے محبوب کو دیکھ سکوں۔ حضرت یوسفؑ نے دُعا کی تو اُس وقت حضرت زلیخا کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ پھر کہا اللہ تعالیٰ میری جوانی واپس کر دے۔ حضرت یوسفؑ نے دُعا کی۔ تو دیکھتے ہی دیکھتے حضرت زلیخا جوان ہو گئیں۔ پھر کہا اے یوسفؑ مجھے معاف فرما دیجئے اور ساتھ نکاح فرمائیے۔

یہ سُن کر حضرت یوسفؑ سوچ میں پڑ گئے۔ اتنے میں حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے

تدنوں جبرئیل جنابوں آن حکم سناوے

marfat.com

من جویں تیں کہیے زلیخا پاک اللہ فرماوے

یہ سُن کر حضرت یوسفؑ نے زلیخا کو ساتھ لیا اور محل میں لے گئے۔ وہاں اگلے روز نہایت دھوم دھام سے نکاح ہوا۔ اس طرح حضرت زلیخا حضرت یوسفؑ کی بیوی بن گئیں۔

سات بَرَس غلّہ جمع کیا۔ اگلے سات بَرَس شروع ہوئے۔ پہلے سال بارش نہ ہوئی۔ غلّہ نہ اُگا۔ کھانے کی کمی ہوگئی۔ حضرت یوسفؑ نے غلّہ فروخت کرنا شروع کیا۔ لوگوں نے درہم دے کر غلّہ خریدا۔

اگلا سال شروع ہوا تو لوگوں نے سونا چاندی دے کر غلّہ خریدا۔

تیسرے سال لوگوں نے گھر کے برتن وغیرہ دے کر غلّہ خریدا۔ یہ دَور بھی گزر گیا۔
چوتھے سال لوگوں نے اپنی جائیدادیں حضرت یوسفؑ کے نام لگا کر غلّہ حاصل کیا۔
پانچویں سال مکانات بھی حضرت یوسفؑ کے نام لگوادیئے۔ چھٹے برس لوگوں نے اولاد کو حضرت یوسفؑ کا غلام رکھ کر غلّہ لیا۔

ساتویں برس سارا مصر حضرت یوسفؑ کا غلام ہوگیا۔

انھیں دنوں کنعان میں بھی قحط پڑا۔ انھوں نے سُنا کہ مصر کا عزیز سونا چاندی لے کر غلّہ دیتا ہے۔ دسوں بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا۔ مصر جائیں۔ قافلے جارہے ہیں۔ تاکہ غلّہ لے آئیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دے دی۔ مصر میں گئے۔ اور جب حضرت یوسفؑ کے دربار میں پیش ہوئے تو آپ نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا اور خود چہرہ چھپالیا اور

marfat.com

رونے لگے۔وزیروں نے عرض کیا کہ حضور بہت سے لوگ غلّہ لینے کے لئے آئے۔مگران کودیکھ کرآپ کیوں رورہے ہیں۔

آپ نے فرمایا!

بولے حضرت کیا کہوں یہ کون ہیں
واسطے جن کے ہوا بے چین میں
صورتیں ہیں سب میرے یہ باپ کی
یہ میرے اپنے ہیں اور میرے اخی

یہ میرے بھائی ہیں۔مگر اِن کومعلوم نہ ہو۔سب کوکھانا کھلایااور پوچھاتُم کتنے بھائی ہو۔کہنے لگے ہم بارہ تھے۔ایک بچھڑ گیا۔باقی گیارہ ہیں۔فرمایاوہ گیارھواں کون ہے۔بولےاُس کانام بنیامین ہے۔اُس کےبغیرہمارےوالدنہیں رہتے۔اس سے پیار بہت کرتے ہیں۔حضرت یوسفؑ نے اپنے غلاموں کو کہا۔ان کی بوریاں گندم سے بھر دو اور اِن کی پونجی بھی بوری میں واپس رکھ دو۔شاید دوبارہ آئیں۔جب جانے لگے تو فرمایا پھر آؤ تو بنیامین کو ساتھ لانا۔تمھیں غلّہ زیادہ ملے گا۔اگرنہ لائے توغلّہ نہ ملے گا۔قافلہ روانہ ہوگیا۔کنعان میں بھائی پہنچے۔حضرت یعقوب علیہ السلام نے حال پوچھا۔بولے ابا جان مصر کا حاکم مہمان نواز ہے۔رحم دِل اور نیک ہے۔اُس نے یہ بھی کہا کہ بنیامین کوساتھ لے کرآنا۔نہ لائےتوغلّہ نہ دوں گا۔یہ سُنا تو حضرت یعقوب علیہ السلام رونے لگے فرمایا پہلے یوسفؑ کے بارے میں اعتبار کیا تھا۔اب بنیامین کو نہ جانے دُوں گا۔

marfat.com

اب بھائیوں نے بوریاں کھولیں۔ دیکھا تو پونجی بھی ساتھ ہی باقی ہے۔ خوش ہوئے اور کہا ابّا جان۔ دیکھو مصر کا حاکم کتنا مہربان ہے۔ رحم دِل ہے، سخی ہے۔ اب تو ضرور دوبارہ اُس سے ملنا ہوگا۔

میری بہنو!

حضرت یعقوب علیہ السلام مَان گئے مگر کہا کہ تم سب مصر میں داخل ہونا تو دو دو ہوکر داخل ہونا۔ تاکہ نظر نہ لگ جائے۔ اب سارے بھائی مصر گئے۔ دروازے سے دو دو ہوکر گزر گئے۔ مگر بنیامین اکیلا کھڑا رونے لگا اور سوچنے لگا کہ میرا بھائی یوسفؑ ہوتا تو میں اُس کے ساتھ مِل کر جاتا۔

وِیر پیارے امّاں جایا جے کرتُوں اَج ہوویں
جوڑا بن کے شہر مصر نوں رَل کر جایئے دونویں

اِدھر بنیامین رو رہا تھا۔ اُدھر حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے بھائی کو لے کر آؤ۔ حضرت یوسفؑ بگھی پر سوار ہوئے اور فوراً آکر دروازے پر پہنچے۔ دیکھا بنیامین رو رہا ہے۔ جاکر سینے سے لگایا اور کہا کیوں روتے ہو۔ کیا ہوا تمہارا کوئی بھائی نہیں۔ میں تمہارا بھائی ہوں۔ آمیرے ساتھ مِل کر دروازے کے اندر داخل ہو۔ بنیامین کو بگھی پر اپنے ساتھ بیٹھالیا۔ اور راستے میں دوسرے بھائی ملے اور حسد سے جل اُٹھے۔ کہ ہم پیدل جا رہے ہیں۔ اور یہ حاکم مصر کے ساتھ بگھی میں سوار ہوکر جا رہا ہے۔ محل میں اکھٹے ہو گئے کھانا لایا گیا۔ حضرت یوسفؑ نے فرمایا دو دو ہوکر کھانا کھاؤ۔ اب بنیامین اکیلے رہ

marfat.com

گئے۔ حضرت یوسفؑ اُس کے پاس گئے۔ فرمایا تیرے ساتھ میں کھاتا ہوں۔ سب کھانا کھارہے تھے تو ہاتھ دیکھے حضرت یوسفؑ کے۔ تو بنیامین نے پہچان لیا۔ تو کھانا چھوڑ کر رونے لگے اور اُن کی حالت غیر ہوگئی۔ حضرت یوسفؑ نے دیکھا تو ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گئے۔ چہرے سے پردہ اُلٹ دیا۔

کہا بنیامین میں یوسفؑ ہوں۔ آؤ میرے سینے سے لگ جاؤ۔ دونوں بھائی مِل گئے۔ اور اب بنیامین نے کہا بھائی میں آپ سے جُدا نہ ہوں گا۔ اب میں یہیں رہوں گا۔ حضرت یوسفؑ نے کہا اچھا کسی طریقہ سے رکھ لوں گا۔

اب بھائیوں کو غلّہ دیا اور بوریوں میں بھر دیا۔ مگر بنیامین کی بوری میں پیمانہ جس سے غلّہ ناپتے تھے رکھ دیا۔ اب قافلہ روانہ ہوا۔ پیچھے سے کسی پُکارنے والے نے پُکارا کہ اے قافلہ والو تُم چور ہو۔ قافلہ رُک گیا۔ حضرت یوسفؑ بھی آگئے فرمایا ہمارا پیمانہ چوری ہوگیا ہے اس لیے تلاشی دو۔

یہودا نے کہا اے عزیزِ مصر ہم حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ ہم چوری نہیں کر سکتے۔

حضرت یوسفؑ نے کہا تمہارے مذہب میں چور کی کیا سزا ہے؟

یہودا نے کہا چور کو غلام بنالیا جاتا ہے۔ اب بوریوں کی تلاشی شروع ہوگئی ایک ایک بوری دیکھی۔ اب بنیامین کی باری آئی۔ فرمایا جانے دو۔ اس کی کیا تلاشی لینا ہے۔ شمعون بولا اس کی ضرور تلاشی لو۔ جب بوری کو کھولا تو پیمانہ نکل آیا۔ حضرت یوسفؑ نے فرمایا اب بنیامین ہمارا غلام ہوگا۔ سارے بھائی بولے اے

marfat.com

عزیز مانا کہ اس نے چوری کی ہے۔ مگر اس کے بغیر ابا جان کا دَم نکل جائے گا۔ پہلے بھی ہمارا اعتبار نہ کرتے تھے۔ اب اسے چھوڑ جائیں گے تو وہ کیا کہیں گے۔ ہم میں سے کسی ایک کو رکھ لیں۔ حضرت یوسفؑ نے فرمایا جو چوری کرتا ہے اُسے ہی رکھا جاتا ہے۔ بے قصور کو ہم نہیں رکھ سکتے۔ اب تو بھائی شرمندہ ہوئے۔ مشورہ کیا کہ اب کیا کریں۔

یہودا بولا۔ میں تو واپس نہ جاؤں گا۔ تُم جاؤ۔ اب بھائی کنعان پہنچے باپ نے بنیامین کا پوچھا۔ بولے قافلے والوں سے پوچھ لیں۔ اُس نے چوری کی اور پکڑا گیا۔ عزیز نے اُس کو غلام بنالیا ہے۔ یہ سُنا تو حضرت یعقوب علیہ السلام رو پڑے۔ پھر فرمایا تُم سب واپس مصر جاؤ۔ یوسفؑ اور بنیامین دونوں وہیں ہیں۔ تلاش کرو۔

فرمایا فرزندو جاؤ ڈھونڈو یوسف تائیں
بنیامین لبھو ربّ میلے رحمت آس اسائیں

جب بیٹے مصر جانے لگے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے ایک خط لکھا اور کہا یہ عزیز کو دے دینا۔ اب تمام بھائی چل کر مصر آئے اور حضرت یوسفؑ سے ملے اور اپنے باپ کا خط حضرت یوسفؑ کو دیا۔ حضرت یوسفؑ نے خط پڑھا تو اَشکبار ہوگئے۔

خط پدر دا لیندا یوسف نیر اکھیں وِچ بھریا
چُم اکھیں تے رکھ پیاروں ادبوں سر تے دھریا

marfat.com

حضرت یوسفؑ روتے رہے۔تُم نے یوسفؑ کے ساتھ کیا کیا تھا۔سب چُپ ہوگئے اور سب سوچنے لگے کہ عزیزِ مصر کو یوسفؑ کا کیا پتہ۔سب بولے کیا تُو ہی یوسفؑ ہے۔

آپ نے فرمایا۔ اَنَایُوْسُفُ وَھٰذَااَخِیْ

میں یوسفؑ ہوں یہ میرا بھائی ہے۔تمام بھائی رونے لگے اور شرمسار ہوئے۔بولے اے یوسفؑ ہم سے بہت بڑی غلطی ہوگئی۔ہمیں معاف کردو حضرت یوسفؑ نے جب سب کی بے چارگی دیکھی تو فرمایا

لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ

یوسف اُٹھ بھراواں تائیں سینے نال لگاوے
وِیر میرے تُسیں جان اوساڈی رحم میرے دِل آوے

میں نے سب کو معاف کردیا۔ہم سب ایک باپ کی اولاد ہیں۔گلے مِلے۔شکوے دُور ہوئے۔محل میں لے گئے۔رخصت کے وقت مشورہ کیا کہ اب ابا جان کو خوش خبری سُنائی جائے۔حضرت یوسفؑ نے فرمایا میرا کُرتا لے جاؤ ابا جان کی آنکھوں پر ڈالنا۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی پیدا ہوجائے گی۔سب بھائی کنعان گئے۔اور جاکر حضرت یعقوب علیہ السلام کو خوشخبری سُنائی اور کُرتا آنکھوں پر ڈالا۔

اوہ جس ویلے کُرتا یوسف منہ دے اُتے پایا
یعقوب پیغمبر دے وِچہ اکھیں نور جنابوں آیا

marfat.com

اب تیاری کی سب نے ۔ کنعان چھوڑا اور مصر کو روانہ ہوئے ۔ اِدھر حضرت یوسفؑ کو معلوم ہوا تو آپ ہاتھی پر سوار ہو کر مصر کے باہر چالیس ہزار فوج کے ہمراہ تشریف لائے ۔ تا کہ ابا جان حضرت یعقوب علیہ السلام کا استقبال کیا جائے ۔ اُدھر حضرت یعقوب علیہ السلام ڈاچی پر سوار تھے ۔ جب آمنے سامنے ہوئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا

السلام اے یوسفِ ماہ جبیں
السلام اے شاہ ِ عماری نشیں
السلام اے گود کے پالے میرے
السلام اے چاند کے ہالے میرے

دونوں سواریوں سے اُتر گئے اور آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے ۔ وہ وقت اتنا دَردانگیز تھا کہ سب لوگ رو دیئے تھے ۔ بلکہ آسمانوں کے فرشتے رو دیئے تھے ۔

جوش وہ پیدا ہوا اس کے وہاں
ہو گئے ہر شخص کے آنسو رواں

تمام بھائی رو دیئے ۔ اب وہ وقت آیا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسفؑ نے اپنی بانہوں میں لے لیا ۔

یوسفؑ اور یعقوبؑ دونوں مِل گئے
جو تھے کئی برس کے بچھڑے ہوئے

marfat.com

اس طرح چمٹے کے چمٹے رہ گئے
ہوش دونوں باپ بیٹوں کے نہ تھے

پھر روتے روتے دونوں بے ہوش ہوگئے۔دونوں کو اٹھایا۔یہودا نے حضرت یعقوبؑ کو سہارا دیا۔ہوش آیا تو کہا ابّا جان۔اب یوسفؑ آپ کا خادم ہے۔ نازوں کا پالا ہوا کس طرح تکلیف میں رہا۔ابّا جان آپ کیسے جُدائی میں روتے رہے۔ پھر اس شان سے مصر میں داخل ہوئے کہ سارا شہر سجا ہوا تھا۔لوگ یعقوب علیہ السلام کے قدموں کو بوسے دیتے تھے۔اب سواریاں محل میں داخل ہوئیں۔سارے راستے قالین بچھے ہوئے تھے۔جس پر قدم رکھ کر یعقوب علیہ السلام محل میں داخل ہوئے۔ایک تخت بچھایا گیا جس پر سارے بھائی اور ماں اور حضرت یعقوب علیہ السلام بیٹھ گئے۔سامنے حضرت یوسفؑ بیٹھے۔

سب نے حضرت یوسفؑ کو سجدہ کیا۔اور کہا یہ میری خواب کی تعبیر ہے۔

پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے بیٹوں کے لیے دُعا کی۔

اللہ تعالیٰ نے سب کو معاف فرمادیا۔اس طرح تمام مصر میں رہنے لگے۔ان بارہ بھائیوں کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی۔☆

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

marfat.com

تقریر نمبر ﴿6﴾

میلادِ مصطفیٰ ﷺ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ "وَّ كِتَابٌ" مُّبِیْنٌ " (پ 6)

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ ﷺ

بے شک تمہاری طرف آیا اللہ سے نور اور روشن کتاب

☆ سب تعریف خالق کائنات کے واسطے جو واحدہٗ لاشریک ہے۔ جس کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں۔ جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔ جو دُنیا بنانے پر قادر ہے اور دُنیا برباد کرنے پر بھی قادر ہے۔ جس کے دربار میں بڑے بڑے سلطان، بڑے بڑے شہ زور اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ جس کے عدل سے انبیاء بھی ڈرتے ہیں۔ اور جس کے رحم سے گنہگاروں کے چہرے کھل اُٹھتے ہیں۔ اُس کی ذات کی تعریف ایک خاکی انسان سے نہیں ہو سکتی۔

marfat.com

کائنات کی زبانیں تھک جائیں گی۔
قلم لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں گے۔
کاغذ اور سیاہی ختم ہو جائے گی۔
مگر ربّ کائنات کی تعریف ختم نہ ہو گی۔

اُس کا مقام ہے کہ

کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک دَر دَر کی
کسی کو خاک کی ڈھیری کسی کو سنگ مرمر کی
وہ شاہوں کو گدا کر دے گدا کو بادشاہ کر دے
اشارہ اُسکا کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں

درود و سلام کا ہدیہ آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکار دو عالم رحمت جہاں، سرکار مدینہ، نور کا نگینہ، راحت قلب و سینہ، امام الانبیاء و امام المرسلین، شب اسریٰ کے دولہا، ساری کائنات کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ میں کہ جن کا نام لینے سے دل کو سرور آ جاتا ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کہ جن کے صدقے سے خداوند کریم نے ساری کائنات کو بنایا۔

یہ ماہِ ربیع الاول شریف ہے۔ اس میں سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اس مہینے میں اولیاء اللہ کافی صدقہ خیرات

marfat.com

کرتے تھے۔اور خوشی مناتے تھے۔ایک بزرگ پہلی ربیع الاول کوایک ہزار دینار صدقہ کرتے ۔دوسری کو دوہزار اور تیسری کو 3ہزار صدقہ کرتے۔ ایسے ہی 12 تاریخ کو12 ہزار دینار صدقہ کرتے تھے۔اور فرماتے تھے۔یہ دن وہ ہے۔ جس میں سرکار دو عالم رحمت اللعالمین تشریف لائے۔

اس مہینے میں ہم میلادالنبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے ہیں اور بازاروں گلیوں اور گھروں کو سجاتے ہیں۔جلوس نکالتے ہیں۔نعتیں پڑھی جاتی ہیں۔کھانے تقسیم ہوتے ہیں۔یہ سب حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی منائی جاتی ہے۔

بخاری شریف کی حدیث مبارکہ میں ہے کہ جس روز سرکار دو عالم پیدا ہوئے۔اس دِن ابولہب جو حضور ﷺ کا چچا تھا(وہ کافر تھا)۔اُس کی لونڈی جس کا نام ثوبیہ تھا۔وہ دوڑی دوڑی آئی اور ابولہب سے کہا۔اے سردار آمنہ کے گھر ایک حسین وجمیل بچہ پیدا ہوا ہے۔آپکے بھائی عبداللہ کا گھر روشن ہوگیا۔یہ سنا تو ابو لہب نے خوش ہو کر کہا اے لونڈی تو نے مجھے خوشخبری سنائی ہے۔اس لیے جا۔میں نے تجھے آزاد کردیا۔جب ابولہب مرگیا تو اسے حضرت عباسؓ نے خواب میں دیکھا پوچھا اے ابولہب تیرا کیا حال ہے۔اس نے کہا بہت برا حال ہے۔جہنم کی آگ میں جل رہا ہوں۔مگر جب پیر کا دن آتا ہے تو مجھے اس انگلی سے راحت ملتی ہے۔

جس کا اشارہ کرکے حضور کی پیدائش کی خوشی میں......میں نے اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کیا تھا وہ کافر تھا۔اگر اُسے حضور کی ولادت کی خوشی میں خوش ہو کر لونڈی آزاد کرنے پر راحت نصیب ہوسکتی ہے۔تو ہم تو حضور کے اُمتی ہیں ہمیں تو

marfat.com

خوشی منانے پر حضور کی رحمتوں کے خزانے ملیں گے ۔ اور خداوند تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

فلک کے نظاروں زمین کی بہارو نظریں جھکاؤ۔ حضور آ گئے ہیں

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْر ‘‘وَّ کِتَاب ’’مُّبِیْن ‘‘۔

بے شک تمہاری طرف آیا اللہ سے نور اور روشن کتاب

اس آیت مبارکہ میں پہلے نور کا ذکر ہے اور بعد میں کتاب کا ذکر ہے۔ نور سے مراد ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کا نور ہے۔ اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے ۔اس سے ثابت ہوا کہ پہلے نور کو ماننا ہو گا اور پھر کتاب پر ایمان ہو گا۔ جو لوگ نور کو نہیں مانتے اور کتاب کو مانتے ہیں۔ خداوند کریم اُن کو ہدایت عطا فرمائے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ بغیر روشنی کے ہم کتاب نہیں پڑھ سکتے اگر روشنی نہ ہو تو کتاب نظر ہی نہیں آئے گی۔ اسی طرح اگر نور محمد ﷺ نہ ہوتا تو قرآن پاک بھی نہ ہوتا۔ اس لیے قرآن پاک پر ایمان سے قبل حضور پر ایمان لانا ضروری ہے۔

یہ نور کب بنا اور کب کا ہے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے کس چیز کو بنایا۔ حضور نے فرمایا اے جابر بن عبداللہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے بنایا۔

اس وقت صرف اللہ تعالیٰ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نور بنایا پھر وہ نور خداوند کریم کی لاکھوں سال تسبیح کرتا رہا اور جب عرش بنایا گیا تو اس عرش کی

marfat.com

نوری قندیل میں آپ کو رکھا گیا۔ پھر یہی نور قطب ستارے میں جلوہ گر ہوا۔

ایک دن حضور نے جبرئیلؑ سے پوچھا اے جبرئیلؑ تیری عمر کتنی ہے جبرئیلؑ نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے یہ تو معلوم نہیں۔ مگر اتنا یاد ہے کہ جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ میں نے چوتھے حجاب میں ایک ستارہ طلوع ہوتا ہوا دیکھا ہے۔ جو ستر ہزار سال کے بعد طلوع ہوتا تھا۔ اور میں نے اُسے بہتر ہزار بار دیکھا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اے جبرئیلؑ وہ ستارہ اب بھی تو نے دیکھا ہے۔ عرض کیا نہیں فرمایا۔ اَنَاذٰلِكَ كَوْ كَبُ کہ وہ ستارہ میں ہی تھا۔ جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیام کرتا تھا۔ تو نظر آتا تھا اور جب سجدہ کرتا تھا تو نظر نہیں آتا تھا اس سے ثابت ہوا کہ جبرئیلؑ کے پیدا ہونے سے پہلے ہی حضور کا نور موجود تھا۔

صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ آپ کب سے نبی بنائے گئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا

كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ

یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا۔ جب آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے یعنی اس کا قالب بن رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا اے فرشتو! میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ سب نے کہا۔ اے مولا۔ اگر تسبیح و تہلیل کرانا ہے۔ تو ہم موجود ہیں۔ فرمایا نہیں۔ جو میں جانتا ہوں۔ وہ تم نہیں جانتے۔ پھر حضرت عزرائیل علیہ السلام زمین سے مٹی لائے اور کوہِ نعمان کی وادی میں رکھی گئی۔ چالیس دن اُس مٹی پر

marfat.com

بارش ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دستِ قدرت سے حضرت آدمؑ کا قالب بنایا۔ جب پورا جسم بن گیا تو روح کو حکم دیا اے روح آدم کے قالب میں داخل ہو جا۔ اُس نے اندر جھانکا تو اندھیرا تھا وہ ڈر گئی۔ کہنے لگی اے باری تعالیٰ اندر تو اندھیرا ہے۔ میں اندر نہ جاؤں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی پیشانی میں نور مصطفیٰ رکھا۔ جس سے قالب کے اندر اُجالا ہو گیا اور روح خوشی کے ساتھ داخل ہو گئی۔

﴿☆﴾ آدم علیہ السلام کی پہلی نگاہ عرش پر پڑی۔ عرش پر لکھا تھا۔

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

دِل میں شوق پیدا ہوا کہ اے باری تعالیٰ یہ تیرے نام کے ساتھ دوسرا نام کِس کا ہے۔ خداوند کریم نے فرمایا۔ یہ میرے حبیب ﷺ کا نام ہے۔ جس کے صدقے میں نے تمام دُنیا بنائی ہے۔ اگر وہ نہ ہوتا تو میں یہ ساری دُنیا نہ بناتا۔ بلکہ اپنا آپ بھی ظاہر نہ کرتا۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا

حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے فرشتے ادب سے کھڑے تھے پھر یکدم پیچھے کھڑے ہو گئے۔ اے باری تعالیٰ یہ فرشتے پہلے میرے سامنے کھڑے تھے۔ اب یکدم پیچھے کھڑے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیارے آدمؑ تیری پیشانی میں میرے حبیب کا نُور تھا۔ اس لیے فرشتے سامنے کھڑے تھے۔ اب وہ نُور تیری پُشت میں چلا گیا ہے اس لیے تمام فرشتے اس کے احترام میں پیچھے کھڑے ہیں۔ حضرت آدمؑ نے عرض

marfat.com

کی یا اللہ میں تیرے حبیب کا وہ نُور دیکھنا چاہتا ہوں۔ خداوند کریم نے فرمایا اپنے دونوں انگوٹھوں کو دیکھو۔ حضور ﷺ کا نُور خداوند کریم نے حضرت آدمؑ کے انگوٹھوں میں روشن کر دیا۔ حضرت آدمؑ کو اس نور سے اتنی عقیدت و محبت ہوئی کہ دونوں انگوٹھوں کو لبوں سے لگا کر چُوم لیا اور پھر دونوں آنکھوں کو لگا کر فرمایا

قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰہ

ہمارے مصطفٰے ﷺ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں

اس لیے اذان میں یا نعت خوانی میں جب بھی حضور ﷺ کا نام مبارک آتا ہے۔ تو چُوم کر آنکھوں سے لگا لیا کرتے ہیں۔ یہ ہمارے باپ حضرت آدمؑ کی سنّت ہے

پھر یہ نُور مبارک پاک پُشتوں اور پاک رحموں سے منتقل ہوتا ہوا **جدمحاأتحظ تجڈ کبھقاخیؓس** کی پیشانی میں جلوہ گر ہوا۔ آپ کے نُور کی برکت سے حضرت عبداللہ بہت خوش رہتے تھے۔ اگر زمین پر بیٹھتے تو سبزہ اُگ آتا تھا۔ کسی خشک درخت کو ہاتھ لگاتے تو وہ سرسبز و شاداب ہو جاتا۔ اُن کے کانوں میں یہ آواز آتی تھی۔

مُبارک ہو جہاں کی جَان آتے ہیں
مُبارک ہو نبی سلطان آتے ہیں
مُبارک ہو یہ سیّد اَبرار آتے ہیں
مُبارک ہو نبی غم خُوار آتے ہیں

marfat.com

پھر آپ کی شادی ہوئی اور حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ کے شکمِ اَطہر میں وہ نُور جلوہ فرما ہوا حضرت آمنہ فرماتی ہیں ۔ میرے صحن میں سفید سفید کپڑوں والی حسین و جمیل عورتیں جمع ہو کر گایا کرتی تھیں ۔ میرا دِل بہلایا کرتی تھیں ۔ اور کہتی تھی اے آمنہ تجھے مُبارک ہو ۔ کہ تیری گود میں ایسا بچّہ آنے والا ہے ۔ جو کہ ساری کائنات کا سردار ہوگا ۔ تمام نبیوں کا امام ہوگا ۔

اُن دِنوں بارش نہیں ہوتی تھی ۔ لیکن جِن دنوں حضور پیدا ہونے والے تھے ۔ اتنی بارش ہوئی کہ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہوگیا ۔

اے کون آیا جیدے آئیاں بہاراں مُسکرا پیاں
کھلے نیں پھُل تے کلیاں ہزاراں مُسکرا پیاں

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ ایک بزرگ تشریف لائے ۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں ۔ تو انہوں نے فرمایا میں حضرت آدمؑ ہوں اور خوشخبری دینے آیا ہوں کہ اے آمنہ تیری گود میں وہ نُور جلوہ فرما ہونے والا ہے ۔ کہ جِس کے صدقے سے میری توبہ قبول ہوئی ۔ پھر اس طرح حضرت نوحؑ آئے ۔ حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ آئے ۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ آئے ۔ سب نے مجھے حضور کے آنے کی خوشخبری سُنائی ۔

پھر وہ گھڑی آن پہنچی ۔ حضور کی ولادت مبارکہ کا وقت قریب تھا ۔ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ مجھے پیاس لگی اور دِل گھبرایا ۔ اتنے میں دیکھا کہ چاروں طرف حسین و جمیل عورتیں ہاتھوں میں پیالے لیے آگئیں اور مجھے پانی

marfat.com

پلایا وہ پانی اتنا میٹھا اور ٹھنڈا تھا کہ میری پیاس بُجھ گئی اور دِل کو اطمینان حاصل ہو گیا میں نے پُوچھا آپ قریش کی عورتیں ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہم جنت سے آئی ہیں۔ ہم مریم، آسیہ، حوا اور سائرہ ہیں۔ یہ تمام جنتی بیبیاں حضرت آمنہ کا دِل بہلانے آئیں تھیں اور بشارت دی کہ تیری گود میں دونوں جہان کی رحمت تشریف لائے ہیں۔

مُبارک ہو کعبے کے پاسباں تشریف لائے ہیں
مُبارک ہو خدا کے راز داں تشریف لائے ہیں
مُبارک ہو بُتوں کو توڑنے والے ہوئے پیدا
مُبارک ہو دِلوں کو جوڑنے والے ہوئے پیدا

☆☪☆☪☆☪☆☪☆☪

دو جگ دے وِچ ہوئے اُجالے
آئے محمد رحمتاں والے
رحمتاں والے ...... برکتاں والے

☆☪☆☪☆☪☆☪☆☪

حوراں رَل مِل ویکھن آئیاں
آمنہ تائیں دین ودائیاں
کھُلے بہشتاں دے اَج تالے
آئے محمد رحمتاں والے

☆☪☆☪☆☪☆☪☆☪

marfat.com

دیکھو نی اوہ ہادی آیا
حق دی کرن منادِی آیا
لگن پہاڑیں باطل والے
آئے محمد رحمتاں والے

☆☾☆☾☆☾☆☾☆☾

دیکھ کے خلقت ہوئی دیوانی
پیاری پیاری شکل نورانی
کُل نبیاں توں ہین نرالے
آئے محمد رحمتاں والے

☆☾☆☾☆☾☆☾☆☾

مُبارک ہو حبیبِ کبریا تشریف لے آئے
مُبارک ہو محمد مصطفٰے ﷺ تشریف لے آئے

☆☾☆☾☆☾☆☾☆☾

حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں۔ کہ جب میرا لال تشریف لایا تو آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا۔ میں حیران ہوگئی اور آپ کچھ کہہ بھی رہے تھے۔ حضرت صفیہ جو حضور کی پھوپھی تھی۔ اُس نے کان لگا کر سُنا تو یہ آواز آئی۔

رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ

marfat.com

سوہنا دُنیا اُتے جدوں آیا
پہلاں سجدے چ سر نوں جُھکایا
پھر نبی مصطفٰے ہنجو اکھیوں بہا لب نِکے جئے ہلا
کیتا اُمّت دے دَرداں دَا چارہ
مُکا دُکھ سارا تے عاصیاں ناکاریاں دی گل بَن گئی
آیا ربّ دا حبیب پیارا عرب دا ستارہ
تے دُکھاں دیاں ماریاں دی گل بَن گئی
اساں اَج ساریاں دی گل بَن گئی

حضرت صفیہ فرماتی ہیں کہ میرے دِل میں آئی کہ میں اپنے بھتیجے کو نہلا دوں۔دیکھا تو حضور صاف ستھرے پائے گئے۔میں نے سوچا آپ کو خوشبو لگا دوں لیکن آپ کے جسم سے پہلے ہی سے مشک وعنبر کی خوشبو آ رہی تھی۔

وہ نورِ پاک آیا کرنے کو پاک آیا
خوشبو نے گھر بسایا صبحِ شبِ ولادت

حضرت صفیہ فرماتی ہیں۔میں نے چاہا حضور کی آنکھوں میں کاجل لگا دُوں تو دیکھا آپ کی پیاری پیاری آنکھوں میں ﴿مَازَاغَ الْبَصَرُ﴾ کا پہلے ہی سُرمہ لگا ہوا تھا۔

حضرت صفیہ فرماتی ہیں کہ میں نے چاہا کہ حضور کا ناڑو کاٹ دوں تو معلوم ہوا کہ آپ کا ناڑو نہ تھا۔

marfat.com

میری بہنو!

ہر طرف سے خوشبو آ رہی تھی ۔ حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک زمین کانپ اُٹھی ۔ خانہ کعبہ حضرت آمنہ کے حجرے کی طرف جھک گیا۔

عرشِ عظیم جھومے کعبہ زمین چومے
آتا ہے عرش والا صبح شَبِ وَلادَت

میں حیران تھا اور حیرانی کے عالم میں اُٹھ کر خانہ کعبہ کے اندر گیا تو دیکھا تمام بُت خانہ کعبہ کے اندر سجدے میں پڑے ہوئے تھے ۔ میں ابھی سوچ رہا تھا کہ نہ جانے آج زلزلہ آ گیا یا کوئی اور بات ہوگئی ہے ۔ تو کسی کہنے والے نے کہا اے عبدالمطلب گھبرا نہیں ۔ آج حضرت آمنہ کی گود میں وہ بچہ تشریف لایا ہے جس نے بُتوں کو توڑنا ہے اور ایک خدا کی توحید کا پرچار کرنا ہے۔ حضرت عبدالمطلب دوڑے دوڑے حضرت آمنہ کے گھر گئے ۔ اندر سے دروازہ بند تھا۔ دروازہ کھٹکایا تو ایک حسین وجمیل شخص تلوار لے کر نکلا۔ حضرت عبدالمطلب کو روکا کہ تُم اندر نہیں جا سکتے ۔ کہا میرے پوتے کو مجھے دیکھ لینے دو۔ اُس شخص نے کہا۔ تُو اُسے نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ آسمان کے فرشتے ، حور و، غِلمان اور رسول و نبی ۔ جب تک اس کی زیارت نہ کر لیں ۔ کوئی اس کو نہیں دیکھ سکتا۔

جبرئیل سر جھکائے قُدسی پَرے جمائے
ہے انبیاء کا میلہ صبح شَبِ وَلادَت

marfat.com

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ اچانک میرا بچہ غائب ہو گیا۔ میں بہت پریشان ہوئی اور حضرت صفیہ سے پوچھا تو وہ بھی حیران تھی۔ اتنے میں غائب سے آواز آئی۔ اے آمنہ گھبرا نہیں۔ اس عظیم نُور کو ساری دُنیا کی سیر کرائی جا رہی ہے پھر فرمایا میں نے دیکھا کہ سبز مخمل میں حضور لپٹے ہوئے تھے۔ اور میرے ساتھ پڑے تھے۔ میں نے پیار سے آپ کا منہ چُوم لیا تو یوں لگا جیسے میرے دِل کو سرور آ گیا ہو۔

اُس روز اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیلؑ جنت سے تین جھنڈے لے جا۔

ایک جھنڈا خانہ کعبہ کے اوپر گاڑ دے۔ دوسرا جھنڈا حضرت آمنہ کے حجرے کے اوپر لگا دے اور تیسرا بیت المقدس پر لگا دے۔ تا کہ خوشی کا اظہار ہو جائے اور دُنیا والوں کو معلوم ہو جائے کہ آج کا دِن خوشی کا دِن ہے۔

اس دِن خوشی منانا فرشتوں کا کام ہے اور اس روز غمگین ہونا شیطان کا کام ہے

جس روز حضور پیدا ہوئے۔ مُلکِ فارس میں ہزار سال سے آگ جَل رہی تھی۔ وہ لوگ آگ کی پُوجا کرتے تھے۔ اُس دِن وہ بُجھ گئی۔ تمام حیران تھے کہ آج آگ یکا یک کیوں بُجھ گئی۔ تو کہنے والے نے کہا۔

آج وہ نبی دُنیا میں تشریف لے آئے کہ جن کی تعلیم سے صرف ایک خدا کی پُوجا ہو گی۔ سب کا خالق و مالک ایک اللہ ہے۔ یہی بات بتانے کے لیے وہ تشریف لائے ہیں۔ اس لیے آگ بُجھ گئی۔

اس روز قیصر و کسریٰ کے محلات میں زلزلہ آ گیا اور کئی عمارتیں زمین بوس

marfat.com

ہو گئیں اور اُن کے مینارے ,گر گئے ۔ جو بہت مضبوط بنائے ہوئے تھے ۔ وہاں یہودی پادریوں نے پُکار کر کہا اے لوگو سُن لو ۔ آج دُنیا میں خدا کا آخری رسول تشریف لے آیا ہے ۔ جس کی رسالت قیامت تک باقی رہے گی اور ساری کائنات اُس کا کلمہ پڑھے گی ۔

فارس کے بُجھ گئے تھے آتش کدے بھی سارے
بے نشاں ہوا تھا کسریٰ صبحِ شب وَلادَت

حضرت عبدالمطلب تیسرے روز تشریف لائے اور اپنے پوتے کو گود میں اُٹھا لیا اور پیار کرتے کرتے رونے لگے ۔ حضرت آمنہ نے پوچھا بابا جان آپ کیوں روتے ہیں...... کہا...... اے آمنہ ...... آج اگر عبداللہ ہوتے تو کتنے راضی ہوتے کتنے خوش اور شاد ہوتے ۔

اور افسوس یہ یتیم پیدا ہوا ۔ جب اتنا کہا تو غائب سے آواز آئی ۔

اے عبدالمطلب یہ یتیم نہیں بلکہ یتیموں کا سہارا بن کے آیا ہے ۔ یہ تو دُرِ یتیم بن کے آئے ہیں ۔ غریبوں کا ہمدرد بَن کے آیا ہے ۔ ساری دُنیا کا غَم خوار اور آسرا بن کر آئے ہیں ۔

یہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مُرادیں غریبوں کی بَر لانے والا

پھر حضرت عبدالمطلب نے سوچا کہ اِس پیارے اور سوہنے کا نام کیا رکھیں تو آپ پر غنودگی چھا گئی ۔ اور کسی کہنے والے نے کہا اس کا نام

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم رکھ۔ کیونکہ ساری کائنات اس کی تعریف کرتی رہے گی۔ اور یہ نام سب سے اعلیٰ ہے۔ سب سے اچھا ہے۔

حضرت آمنہ کو بتایا تو حضرت آمنہ نے کہا ابا جان مجھے بھی یہی بتایا گیا ہے۔ کہ اس کا نام ☆☆ محمد ☆☆ صلی اللہ علیہ وسلم رکھوں۔ اور یہ نام بہت پیارا ہے

کیڈا سوہنا نام محمد دا　　اس ناں دیاں ریساں کون کرے

دو جگ تے سایہ رحمت دا　　اس چھاں دا ریساں کون کرے

تن بھاگ نیں آمنہ مائی دے　　جہنوں مل گئے بنی خدائی دے

جہنے گودی چکیا سوہنے نوں　　اُس ماں دیاں ریساں کون کرے

چند روز مائی آمنہؓ نے دودھ پلایا۔ مگر عرب کے دستور کے مطابق گاؤں کی دائیاں آتی تھیں اور وہ بچوں کو لے جاتی تھیں۔ اس طرح مکے میں بے شمار دائیاں آئیں اور امیروں کے بچوں کو لے گئیں۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی کا دھیان نہ گیا۔ اِدھر حضرت حلیمہ سعدیہ۔ جس کی ڈاچی کمزور تھی۔ سب سے آخر میں مکے میں آئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ سب سے آخری رسول بن کر تشریف لائے تھے اس لیے آپ کی دائی بھی آخر میں آئی۔

چونکہ آپ حلیم اور رحمت والے تھے۔ اس لیے حلیمہ سعدیہ کو یہ سعادت ملی تھی۔ حضرت حلیمہ سعدیہ حضرت آمنہ کے گھر آئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا دیکھتے ہی عاشق ہوگئیں۔ دِل میں محبت نے جوش مارا۔ اور دوڑ کر حضور کو گود میں اُٹھا لیا۔ خوب پیار کیا۔ پھر عرض کیا اے آمنہ بی بی اس پیارے سے بچے کو مجھے

marfat.com

دے دے۔تاکہ میں اس کو دودھ پلاؤں۔حضرت آمنہؓ نے فرمایا کیوں نہیں۔اے حلیمہ سعدیہ اس بچے کو تو دودھ پلا۔حضرت عبدالمطلب تشریف لے آئے۔فرمایا حلیمہ سعدیہ گھبرانا نہیں۔دودھ پلائی میں وہ کچھ دوں گا جو آج تک جہان والے نہیں دے پائے۔

جب حضرت آمنہؓ نے حضرت حلیمہ سعدیہ کی گود میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا تو حضرت آمنہؓ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔اپنے بیٹے کو پھر سینے سے لگا کر خوب پیار کیا۔اور پھر دوبارہ حلیمہؓ سعدیہ کی گود میں دے دیا اور فرمایا۔......

میرے دِل دا توں لے جانی قرار میرے کولوں
دوہاں عالماں دی لے جانی بہار میرے کولوں
دیکھیں نیں حلیمہ میرے لال نوں روائیں ناں
کلیاں نوں چھڈ کے تے ہور کیتے جائیں ناں
جے نہیں کول تیرے لے جانی پیار میرے کولوں
دوہاں عالماں دی لے جانی بہار میرے کولوں
میرے دِل دا توں لے جانی قرار میرے کولوں

حضرت حلیمہ سعدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ڈاچی پہ بٹھایا اور اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوگئیں۔تمام دائیاں بچے لے کر جا چکی تھیں۔مگر حضرت حلیمہ سعدیہ کی ڈاچی اتنی تیز ہو چکی تھی کہ بہت تیز دوڑنے لگی۔جس جگہ ڈاچی قدم رکھتی تھی۔وہاں سبزہ اُگ آتا تھا۔جب وہ ڈاچی اُن دائیوں کے قریب آئی تو وہ تمام حیران ہوگئیں

marfat.com

کہ اے حلیمہ سعدیہ تیری ڈاچی تو کمزور تھی اور یہ چل نہ سکتی تھی۔اب کیا ہوا۔تُو نے اسے کیا کھلایا ہے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ نے خوش ہو کر فرمایا۔**سنو**......اے دائیوں۔

تُساں کیتا نہ پسند اے یتیم جان کے
میں تے چاہ لیا اے دلاں دا حکیم جان کے
چن آمنہ دا جھولی وچ پائی جاندی آں
تائیوں اپنی میں ڈاچی نوں دوڑائی جاندی آں
جینوں تُساں نہیں سی چایا اونوں چائی ویندی آں
لال آمنہ دا گودی وچ اٹھائی ویندی آں
ایدے ہتھ وچ میری ڈاچی دی مہار اے
تائیوں وَدھ گئی ہن ایدی رفتار اے
میں تاں اسیں تائیں دِل وچ وسائی ویندی آں
جنوں تُساں نہیں سی چایا اونوں چائی ویندی آں

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ

حضور ﷺ کی برکت سے ڈاچی کا دودھ بڑھ گیا۔جس سے صحت ہوگئی۔میرا بھی دودھ زیادہ ہو گیا۔ہمارے گھر میں بہت غربت تھی۔تنگی تھی۔

حضور ﷺ کے تشریف لانے سے سب دُور ہو گئیں۔میرے جانور ڈاچی کے پیچھے چلتے۔ڈاچی جدھر جاتی تھی۔سبزہ ہی سبزہ ہوتا تھا۔

marfat.com

میرا گھر مجھے محل لگتا تھا۔
اور کوئی کہنے والا کہتا تھا۔

واہ حلیماں مقدر اے تیرے
تیرے گھر لائے آقا نے ڈیرے
گودی سوہنے نوں اُٹھا
پئی خوشیاں منا نالے لوریاں سُنا
تینوں ملیا خزانہ اے بھارا۔ جگ توں نیارا
نی تیرے کچے ڈھاریاں دی گل بن گئی
آیا ربّ دا حبیب پیارا۔ عرب دا ستارہ
تے اساں اَج ساریاں دی گل بَن گئی

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ

ذکرِ مصطفٰے ﷺ
دِل سے فکر وغم دُور کرتا ہے
اور دِل کو مسرور کرتا ہے

marfat.com

تقریر نمبر (7)

معجزاتِ رسول ﷺ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ○ (پ 6)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ﷺ

اے لوگوں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آئی اور تم پر کتاب کھلی نازل کردی۔

سب بہنیں جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں!

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وَ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلُ اللّٰہ"

☆ سب تعریف خالق کائنات کے واسطے جو واحدہٗ لاشریک ہے۔ جس کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں۔ جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔ جو دُنیا بنانے پر قادر ہے اور دُنیا برباد کرنے پر بھی قادر ہے۔ جس کے دربار میں بڑے

marfat.com

بڑے سلطان، بڑے بڑے شہ زور اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ جس کے عدل سے انبیاء بھی ڈرتے ہیں۔ اور جس کے رحم سے گنہگاروں کے چہرے کھل اُٹھتے ہیں۔ اُس کی ذات کی تعریف ایک خاکی انسان سے نہیں ہوسکتی۔

کائنات کی زبانیں تھک جائیں گی۔
قلم لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں گے۔
کاغذ اور سیاہی ختم ہو جائے گی۔
مگر ربّ کائنات کی تعریف ختم نہ ہوگی۔

اُس کا مقام ہے کہ

کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک دَر دَر کی
کسی کو خاک کی ڈھیری کسی کو سنگ مرمر کی
وہ شاہوں کو گدا کر دے گدا کو بادشاہ کر دے
اشارہ اُسکا کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں

درود وسلام کا ہدیہ آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکار دو عالم رحمت جہاں، سرکار مدینہ، نور کا نگینہ، راحت قلب وسینہ، امام الانبیاء وامام المرسلین، شب اسریٰ کے دولہا، ساری کائنات کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ میں کہ جن کا نام لینے سے دل کو سرور آجاتا ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کہ جن کے صدقے سے خداوند کریم نے ساری کائنات کو بنایا۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو لوگوں کے واسطے اپنی دلیل بنا کر بھیجا۔ دلیل پکی ہوگی تو دعویٰ بھی پکا ہوگا۔ اگر دلیل کمزور یا ناقص ہو تو دعویٰ بھی کمزور اور ناقص ہو تا ہے اب دعویٰ کیا ہے۔ دعویٰ یہ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

اس دعوے کی دلیل کیا ہے۔ دلیل یہ ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کہ **محمد** اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

جس نے اللہ تعالیٰ کو ماننا ہے وہ پہلے دلیل کو مانے گا اور اگر دلیل سے مطمئن ہو گیا تو دعویٰ تسلیم کر لیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ایسا مکمل بنایا۔ ایسا حسین بنایا۔ ایسا بے مثال بنایا۔ کہ کوئی عیب۔ کوئی نقص۔ کوئی خرابی رہنے نہ دی۔ تا کہ دلیل کمزور نہ ہو جائے ورنہ دعویٰ کمزور ہو جائے گا۔

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے
ایسی تصویر محبوب کی کھینچ دی
خود خدا کو بنا کے پیار آ گیا

marfat.com

میری بہنو!

پہلے رسولؑ اور نبی معجزات لے کر آئے۔ مگر میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سر سے لے کر پاؤں تک معجزہ بن کر تشریف لائے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ ان میں یہ کمی ہے ان میں یہ نقص ہے۔ اس لئے مکمل بنا کر بھیجا کہ یہ میری دلیل ہے اور میری اس دلیل سے میرے دعوے کی سچائی ثابت ہوگی۔

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرورانبیاء تیری کیا بات ہے
رحمت دو جہاں آپ کی ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے
روح کون ومکان پہ نکھار آ گیا سب کی بے چینیوں کو قرار آ گیا
مرحبا مرحبا ہر کسی نے کہا آمد مصطفٰے تیری کیا بات ہے

1۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال معجزہ

جب سرکار مدینہ اپنے بال کٹاتے تو صحابہ گرنے نہ دیتے بلکہ جھولیوں میں بھر لیتے تھے۔

2۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ٹوپی میں حضور کا بال سجا رکھا تھا جب بھی جنگ کو جاتے وہ ٹوپی پہن لیتے۔ جس سے فتح ہو جاتی تھی ایک جنگ میں ٹوپی بھول گئے تو آپ کی بیوی ٹوپی دے کر آئی۔ تو پھر اُس کی برکت سے فتح حاصل ہوئی۔

3۔ حضرت اسماء کے پاس حضور کا ایک بال تھا جس کو پانی میں حل کر کے جس مریض کو پلاتے شفا ہو جاتی تھی۔

marfat.com

4۔ آپ کا چہرہ انور جو بھی دیکھ لیتا تھا دیوانہ ہو جاتا۔ ایک دفعہ کافروں کا سردار ولید حضور کے پاس آیا۔ جب واپس گیا تو کافروں سے کہنے لگا غور سے سنو! میں نے اُس کا چہرہ غور سے دیکھا ہے۔ اُس کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔

یعنی کافر بھی حضور میں عیب نہ پاتے تھے۔ بلکہ مکہ کے تمام لوگ جان کے دشمن تھے مگر پھر بھی کہتے تھے کہ تو صادق ہے امین ہے۔ تو بے عیب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی دلیل بن کر تشریف لائے تھے۔

5۔ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ایک رات چودھویں کا چاند چمک رہا تھا میں کبھی حضور کے چہرے کو دیکھتا تھا اور کبھی چاند کو دیکھتا تھا۔ خدا کی قسم!

مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ

میں نے کسی چیز کو بھی رسول اللہؐ سے حسین نہیں دیکھا۔

6۔ معراج کی رات حضورؐ نے حضرت جبریلؑ سے پوچھا اے جبریلؑ تو نے آدمؑ سے عیسیٰ علیہ السلام تک رسولوں اور نبیوں کو دیکھا ہے۔ بتا ہم کیسے ہیں؟

معراج میں جبریلؑ سے کہنے لگے شاہ امم
تم نے دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
روح الامیں کہنے لگے اے حسیں تیری قسم
آفاق ہا گردیدہ اَم مہرِ بُتاں ورزیدہ اَم
بسیار خُوباں دیدہ اَم لیکن تُو چیزِے دیگری

marfat.com

حضرت جبریلؑ نے کہا۔ سب کو دیکھا۔ مگر آپ سا حسین وجمیل کوئی نہ پایا۔ آپ سب سے اعلیٰ مرتبے والے ہیں۔

تیرے جہیا آوناں ایں ناں آیا کملی والیا
ربّ نے بھی دوجا نئیں بنایا کملی والیا

7۔ **حضورؐ کی آنکھیں معجزہ**...... ابوبکر کی طرف اُٹھیں صدیقؓ بنا دیا۔ عمرؓ کی طرف دیکھا فاروق بنا دیا۔ عثمانؓ کو دیکھا۔ غنی بنا دیا۔ علیؓ کو دیکھا اسد اللہ بنا۔ دیا۔ بلالؓ کو دیکھا رشکِ قمر بنا دیا۔ بدنصیب کو دیکھا با نصیب بنا دیا۔ گمراہ کو دیکھا ہادی بنا دیا۔ ذلیل کو دیکھا معزز بنا دیا۔ جاہل کو دیکھا عالم بنا دیا۔ کمزور کو دیکھا شہ زور بنا دیا۔

خزاں کو دیکھا بہار بنا دیا   دشمن کو دیکھا یار بنا دیا
جس طرف اُٹھ گئی   دم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت   پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

8۔ **آپ کی زبان معجزہ**۔ میرے حبیب کی زبان سے قرآن نکلا۔ یا حدیث مبارکہ نکلی اور جو کچھ بھی نکلا۔ وہ پورا ہو گیا۔ ایک دفعہ ایک یہودی آیا اور کہنے لگا۔ ایمان لے آؤں گا۔ اگر وہ درخت آپکی گواہی دے۔ فرمایا اس سے کہو تجھے خدا کا رسول بلاتا ہے۔

marfat.com

قدماں چوں اُکھڑ کے پیراں اچ آ گئے
جدوں کدی درخت بلائے حضور نے

درخت حاضر ہو گیا اور گواہی دی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔
ایک دن ابو جہل آیا۔ اپنی مٹھی میں کنکریں لے کر کہنے لگا۔ اے محمد اگر تم سچے ہو تو بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ آپ نے فرمایا اے چچا پھر تو ایمان لے آئے گا۔ ابو جہل نے کہا ہاں میں ایمان لے آؤں گا۔

آپ نے کنکریوں سے فرمایا میری گواہی دو۔ مٹھی میں سے آواز آئی ہم سات کنکریاں ہیں اور گواہی دیتی ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ میرے نبی کی شان یہ ہے کہ

او پتھراں نوں کلمہ پڑھا جان دا اے
او سکیاں کھجوراں اُگا جان دا اے
او شجراں نوں لاگے بلا جان دا اے
او اُنگلاں چوں چشمے چلا جان دا اے
او سورج نوں الٹا پھرا جان دا اے
او چن دے ٹکڑے کرا جان دا اے
خدا دی حقیقت نوں اوہو جانے
تے اوہدی حقیقت خدا جان دا اے

marfat.com

میری بہنو!

خدا کے پیارے رسول کا لعاب دہن بھی معجزہ۔ حضرت علی کی آنکھیں دکھ رہی تھی۔ میرے رسول عربی نے ان کی آنکھوں پہ اپنا لعابِ دہن لگا دیا تو آنکھیں ٹھیک ہوگئیں۔

حضرت قتادہ جنگ اُحد میں لڑ رہے تھے کہ ایک تیر آ کر آنکھ پر پڑا۔ اور آنکھ باہر آ گئی۔ وہ فوراً دوڑے دوڑے حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ یا رسول اللہ میری آنکھ باہر نکل آئی۔ سرکار مدینہ نے فرمایا۔ لاؤ ٹھیک کردوں۔ آپ نے اپنا لعاب دہن لگا کر آنکھ جوڑ دی۔ صحابی کہتے ہیں وہ آنکھ ایسی روشن ہوئی کہ اُس کی روشنی کم نہ ہوئی۔

مدینے میں ایک کنواں تھا جس کا پانی کڑوا تھا۔ لوگوں نے شکایت کی کہ یا رسول اللہ ہم پانی کہاں سے پئیں کنواں کڑوے پانی کا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے صحابہ چلو دیکھیں کہ پانی کیسا ہے۔ کنویں پر گئے۔ آپ نے کنویں میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا۔ فرمایا پانی نکالو جب پانی نکالا گیا تو وہ پانی اتنا ٹھنڈا اور میٹھا تھا کہ صحابہ نے پہلے کبھی نہ پیا تھا۔

میری بہنو!

یہ سب میرے نبی کے لعاب دہن کا معجزہ تھا کہ کڑوا پانی میٹھا ہوگیا۔

جنگ خندق ہونے والی تھی۔ صحابہ کرام خندق کھود رہے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود خندق کھود رہے تھے کہ حضرت جابر بن عبداللہ آئے اور عرض کیا

marfat.com

یارسول اللہ آپ کی میرے گھر میں دعوت ہے۔آپ نے اعلان فرمادیا کہ اے میرے صحابہ آج شام کو جابر کے گھر تم سب کی دعوت ہے۔ حضرت جابر نے عرض کیا یارسول اللہ کھانا تو بہت تھوڑا ہے۔ فرمایا جابر فکر نہ کرو۔ کھانا تھوڑا نہیں رہے گا۔ شام سے پہلے جابر نے چند سیر جو کا آٹا گوندھا اور سالن کے لئے ایک بکری ذبح کی۔ حضرت جابر کے دو بچے تھے۔ انہوں نے اپنے باپ کو بکری ذبح کرتے دیکھ لیا تھا۔ ایک بھائی نے دوسرے سے کہا ذرا چھت پر آؤ۔ جب وہ دونوں چھت پر گئے تو بڑے نے چھوٹے کو لٹایا اور چھری لے کر کہا ابو نے بکری کو یوں ذبح کیا ہے اور چھری چھوٹے بھائی کی گردن پر چلادی۔ جب وہ ذبح ہو گیا تو خود بھی چھت سے کود گیا۔ ماں نے چیخ سنی تو دوڑی آئی اور دونوں بچوں کی لاشوں کو اُٹھایا۔ کمرے میں پلنگ پر لٹا کر چادر ڈال دی کہ حضور ﷺ جب دعوت کھا کر تشریف لے جائیں گے۔ پھر انہیں دفنا دیں گے۔

اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جابر کے گھر میں صحابہ کے ساتھ تشریف لے کر گئے حضور نے فرمایا جابر ہنڈیا لاؤ۔ حضرت جابر ہنڈیا لائے حضور نے اُس میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا۔ پھر آٹے میں بھی حضور نے اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور اوپر چادر ڈال دی۔ دس دس صحابہ آئے اور کھا کر چلے جاتے۔ ایسے ہی پندرہ سو صحابہ نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ مگر کھانے میں کمی نہ آئی۔

﴿قصہ آراستہ﴾

میرے رسول عربی کے لعابِ دہن کی برکت سے کھانے میں زیادتی ہوگئی

اب حضور کے کھانے کا وقت آیا آپ نے فرمایا اے جابر میں اُس وقت

marfat.com

تک کھانا نہیں کھاؤں گا۔ جب تک تیرے بچے میرے ساتھ نہ کھائیں۔ حضرت جابر نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ کہیں باہر کھیلنے گئے ہیں۔ آپ کھانا کھا لیجئے۔ مگر آپ نے فرمایا اے جابر سچی بات بتاؤ۔ یہ سُنا تو بچوں کی ماں رونے لگی اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ دونوں بچے اندر ہیں حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود اندر تشریف لے گئے اور چادر اُٹھا کر فرمایا اے جابر کے باغ کے پھولو۔ اُٹھو اور میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔ اتنا کہنا تھا کہ بچے اُٹھ گئے اور دستر خواں پر آ کر بیٹھ گئے عرض کیا! یا رسول اللہ ہم اُس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے۔ جب تک ہماری بکری زندہ نہ ہو جائے۔ حضور نے فرمایا بکری کی ہڈیاں جمع کرو۔ ہڈیوں پر آپ نے اپنی کالی کملی ڈال کر فرمایا اے بکری اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا۔ تو وہ بکری بھی زندہ ہو گئی۔ ﴿سبحان اللہ﴾

میری بہنو!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک بھی معجزہ

مکہ میں یمن سے ایک آدمی آیا۔ جس کا نام حبیب یمنی تھا۔ اُس کو معلوم ہوا کہ مکے میں آخر الزماں رسول تشریف لے آئے ہیں۔ ابو جہل سے ملا۔ ابو جہل نے کہا اُس کے پاس نہ جانا وہ بڑا جادوگر ہے تجھ پر جادو کر دے گا۔ حبیب یمنی نے کہا آج ایسا سوال کروں گا۔ اس کا تعلق آسمان سے ہوگا۔ دونوں حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حبیب یمنی نے کہا کہ اگر آپ خدا کے رسول ہیں۔ تو اُدھر چودھویں رات کا چاند چمک رہا ہے۔ اُس کے دو ٹکڑے کر دیں اگر آپ نے چاند کے ٹکڑے کر دیئے

marfat.com

تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا۔ آپ نے فرمایا ذرا غور سے دیکھنا یہ نہ ہو کے تم بھی کہہ دو کہ جادو ہو گیا۔ حضور نے اپنی انگلی کا اشارہ فرمایا تو چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا ایک پہاڑ کی طرف ہو کر دوبار جڑ گیا۔ حبیب یمنی نے دیکھا تو حضور کے قدموں پر گر گیا اور کلمہ شریف پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور پکار کر یوں کہنے لگا۔

خطا کار ہوں میں عطا چاہتا ہوں
تیرے فضل کی انتہا چاہتا ہوں
مجھے ساری دُنیا نے ٹھکرا دیا ہے
سہارا حبیب خدا چاہتا ہوں
نہ دنیا کی خواہش نہ جنت کی خواہش
آپ کی ایک پیاری نگاہ چاہتا ہوں

دیکھو سرکار دو عالم کی انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ چاند بھی رسولِ عربی کے اشارے پر چلتا ہے۔ جس کے اشارے پہ چاند چلے۔ اُس کی شان کی انتہا بس خدا ہی جانتا ہے۔

آپ ﷺ خیبر سے واپس آ رہے تھے کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا حضورؐ نے نماز ادا فرمائی اور حضرت علی کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ نماز عصر کا وقت جا رہا تھا۔ سورج غروب ہو رہا تھا۔ یہ سوچ کر کہ میری عصر کی نماز قضا ہو رہی ہے قیامت کے روز خدا کی بارگاہ میں شرمندگی نہ ہو۔ حضرت علی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضور کی آنکھ کھلی پوچھا اے علی کیوں روتے ہو۔ عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم میری عصر کی نماز قضا ہوگئی۔ حضور مسکرائے اور فرمایا اے علی اب ادا پڑھنا چاہتے ہو یا قضا۔ حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے ہوتے ہوئے قضا پڑھوں۔ حضور ﷺ مسکرائے اور سورج کی طرف انگلی کا اشارہ فرمایا۔ حضور کی انگلی کی طاقت کا اندازہ لگائیں۔ کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہونا شروع ہوا۔ جیسے جیسے انگلی اوپر اُٹھ رہی تھی۔ سورج اوپر آتا جا رہا تھا اور پھر عصر کے وقت پر آ گیا۔ حضرت علی نے نماز عصر ادا فرمائی۔ یہ تمام حضور کے ہاتھ کے معجزات ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی دلیل ہر طرح سے مکمل ہے اور حضور سراپائے معجزہ بن کر تشریف لائے۔

اب ایک اور معجزہ بیان کرتی ہوں۔ حدیبیہ کے سفر میں پندرہ ہزار صحابہ کے ہمراہ حضور جا رہے تھے کہ راستے میں ایک مقام پر قیام فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس پانی بہت کم ہے وضو بھی نہیں کر سکتے۔ جانور بھی پیاسے ہیں یا رسول اللہ دعا فرمایئے کہ بارش ہی ہو جائے۔ سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا جتنا پانی ہے میرے پاس لے آؤ ایک مشکیزے میں پانی بھر کر صحابہ حضور کے دربار میں لے آئے۔ حضور نے اُس مشکیزے کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ یونہی پیارا پیارا ہاتھ رکھا آپ کی پانچوں اُنگلیوں سے پانی جاری ہوگیا۔ یوں لگتا تھا کہ پانچ نہریں بہہ رہی ہیں فرمایا کہ سب مشکیزے بھر لو تمام صحابہ نے وضو بھی کیا۔ سب نے پیٹ بھر کر پانی بھی پیا۔ جانوروں کو پلایا۔ تمام برتن بھی بھر لئے۔ مگر وہ پانی ختم نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا اب اور تو نہیں چاہیے سب نے عرض کیا یا رسول اللہ اب پانی بہت ہے۔

marfat.com

آپ نے مشکیزے کے منہ سے اپنا ہاتھ اُٹھا لیا۔ مشکیزے میں اتنا ہی پانی تھا۔

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دینے والا داتا ہے سارا جگ سوالی ہے
شہر مصطفیٰ تیری بات ہی نرالی ہے
خلد سے کہتے ہیں میری دیکھی بھالی ہے
ہم گنہگاروں کو رب سے بخشوا لیں گے
ان کے رب نے کب ان کی بات ٹالی ہے

میری بہنو!

میرے حضور اللہ پاک کی بُرھان بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کی دلیل بے مثال بن کر تشریف لائے۔ کہ آپ بے عیب اور بے مثال ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ آپ کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی کیونکہ مکھی گندگی پر بیٹھتی ہے۔ اس لئے کوئی گندی چیز کا حضور سے واسطہ ہی کیا۔ میرے حضور تو گندوں کو پاک کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔ آپ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ صحابہ کرام کہتے ہیں کہ اگر ہم نے کبھی حضور کو تلاش کرنا ہوتا تھا تو ہم خوشبو سونگھتے جاتے تھے آپ جس گلی سے گزر جاتے وہاں سے عنبر و کستوی کی خوشبو آیا کرتی تھی (سبحان اللہ)

مدینے میں ایک غریب عورت رہتی تھی اُس کی بیٹی کی شادی تھی اُس نے بازار سے خوشبو خریدنے کا ارادہ کیا۔ چل پڑی چلتے چلتے وہ دربار رسالت میں حاضر ہو گئی۔ سرکار دو عالم نے پوچھا۔ اماں تم بہت پریشان ہو۔ کیا بات ہے۔ اُس

marfat.com

عورت نے حضور کے دربار میں عرض کی!

عرض کہتی اُس عورت آ کے پاک نبی دے آگے
میں لڑکی دی شادی کرنی خوشبو ہتھ نہ لگے

یا رسول اللہ ﷺ کل میری بیٹی کی شادی ہے اور خوشبو لینے آئی تھی۔ خوشبو کہیں سے ملی ہی نہیں۔ اگر ہو سکے تو میرا یہ کام ضرور کر دیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اماں برتن دیں۔ جس میں عطر لینا ہے۔ اُس عورت نے برتن دیا تو

لاہ چہرے توں مُڑکا دیتا حضرت اُس دے تائیں
گئی نہ خوشبو اُس دی نسلوں کئیاں پُشتاں تائیں

فرمایا یہ خوشبو میرے پسینے کی لے جا اور اپنی بیٹی کو لگا دے۔ وہ عورت حضور ﷺ کا پسینہ لے گئی اور بیٹی کو عطر کے طور پر دیا سارے محلے میں خوشبو پھیل گئی لوگوں نے پوچھا اماں یہ اتنی اچھی خوشبو کس نے تجھے دے دی۔ اتنی مہنگی خوشبو اور اتنی زیادہ پھیلنے والی خوشبو ہے۔ اماں بتاؤ کہاں سے لائی۔ اماں نے کہا یہ میرے نبی کے پسینے کی خوشبو ہے۔

ایسی خوشبو کہاں ہے کسی پھول میں
جیسی میرے نبی کے پسینے میں ہے

احادیث میں آتا ہے۔ اُس لڑکی کی شادی ہو گئی اُس کے بچوں میں سے بھی خوشبو آیا کرتی تھی۔ (سبحان اللہ)

میرے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن

marfat.com

پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے
مریض عشق کی لائی دوا مدینے سے
بتاؤ کوئی کہیں اور سے بھی کچھ پایا
جسے ملا جو ملا وہ ملا مدینے سے
نہ چین پائے گا یہ غم زدہ کسی صورت
مریض غم کو ملے گی دوا مدینے سے
چلے جو طیبہ کو مسلم تو خلد میں پہنچے
کہ سیدھا خلد کا ہے راستہ مدینے سے

اپنے تو اپنے رہے اگر بیگانے بھی آئے۔ تو بے فیض نہ رہے مدینے میں ایک یہودی رہتا تھا۔ وہ نابینا تھا۔ اس کی بیٹی کو اللہ پاک نے ایمان کی دولت عطا فرمادی اور وہ اسلام لے آئی۔ مگر اپنے باپ کی برابر خدمت کرتی رہی۔ بڑے علاج کرائے مگر اس کی آنکھوں کو آرام نہ آیا۔ ایک روز وہ لڑکی روتی ہوئی سرکار مدینہ کے دربار میں حاضر ہوگئی۔ اور عرض کیا یارسول اللہ کرم فرمائیں۔ میرا باپ آنکھوں کا اندھا بھی ہے اور دل کا اندھا بھی۔ یارسول اللہ کرم فرمائیں۔ اُس کی آنکھوں میں نور آجائے۔

اور دل میں اسلام کا شعور آجائے۔

وہ باربار حضور ﷺ سے فریاد کررہی تھی کہ میرا واحد سہارا میرا باپ ہے۔ آپ کرم فرمائیں اور اُس کی بینائی لوٹادیں۔

marfat.com

حضور نے اپنے پاؤں کی مٹی مبارک عطا فرمائی اور فرمایا بیٹی جا اسے اپنے باپ کی آنکھوں میں ڈال دو۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ لڑکی گھر گئی۔ اور کہا ابا جان میں آپ کے لئے ایسی دوا لے کر آئی ہوں کہ شفا ضرور ہوگی۔ یہودی نے کہا بیٹی تو پھر جلدی سے میری آنکھوں میں ڈال دو۔ اُس لڑکی نے اپنے باپ کی آنکھوں میں حضور کی خاک پاء جب ڈالی۔ تو اُس کی آنکھوں میں نور آ گیا۔ اور بولا اے بیٹی یہ دوا بہت اچھی ہے۔ بتا یہ کہاں سے لے کر آئی ہو۔ لڑکی نے کہا ابا جی یہ میرے رسول کے پاؤں کی خاک تھی۔ جو میں نے آپ کی آنکھوں میں ڈالی ہے۔ یہ سنا تو یہودی نے پکار کے کہا اے بیٹی میں اس خدا کے پیارے رسول پر ایمان لاتا ہوں۔ تیرا رسول سچا ہے۔ اس کا پیغام سچا ہے۔ اے بیٹی چل مجھے حضور کے قدموں میں لے چل حضور کے دربار میں یہودی حاضر ہو گیا اور توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔ سرکار دو عالم نے فرمایا بیٹی دیکھنا آنکھوں میں نور کیسا پیدا ہوا اور دل میں اسلام کا سرور کیسا پیدا ہوا۔ یہ سن کر وہ لڑکی خوشی سے اشکبار ہو گئی۔

قرآن پاک نے حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی دلیل کہا اور دلیل کا ہر طرح سے مکمل ہونا اور پاک ہونا ضروری ہے قولی طور پر بے عیب ہو۔ فعلی طور بے عیب ہو کاروباری طور پر لین دین کا کھرا ہو۔ امانت میں خیانت نہ کرتا ہو۔ سچی بات کرتا ہو الغرض ہر معاملہ میں اعلیٰ ہو۔ تو پھر وہ دلیل صادق بن سکتا ہے۔

خود قرآن نے کہا۔

marfat.com

اَطِیْعُو اللّٰہَ وَاَطِیْعُو الرَّسُوْلَ

اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول کی

سوچنے کی بات ہے۔ اطاعت اُس کی ہوتی ہے۔ جو ہمارے سامنے کوئی کام کر کے دکھائے۔ اللہ تعالیٰ کو ہم نے دیکھا نہیں۔ اب زندگی میں اس کی اطاعت کیسے کریں۔ اللہ تعالیٰ نہ نماز پڑھتا ہے۔ نہ روزہ رکھتا ہے۔ نہ حج کرتا ہے اُس کے لئے نہ کھانا۔ نہ پینا۔ نہ سونا۔ نہ لیٹنا۔ نہ چلنا۔ نہ دوڑنا۔ نہ شادی کرنا۔ نہ جہاد کرنا۔ کوئی بھی فعل نہیں ہے۔ تو پھر اُس کی اطاعت کیسے ہو۔ تو فرمایا۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ

رسول کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

پھر بات وہیں آ کر ختم ہوتی ہے۔ کہ دعویٰ صادق بنانے کیلئے دلیل صادق ہونا ضروری ہے۔ اطاعت کرانے کیلئے جس کو بھیجا۔ وہ ہر طرح سے مکمل ہو۔ وہ مکمل ہو گا تو اس کی اطاعت ہو سکے گی۔ زندگی کے ہر مرحلے میں میرے رسول ﷺ مکمل پائے جاتے ہیں۔ کسی بھی مقام پر کوئی دشمن انگلی اُٹھا کے یہ کہتا ہوا نظر نہیں آتا کہ فلاں موقع پر اس رسول نے یہ خرابی کی۔ فلاں موقع پر ہم سے دھوکا کیا۔ بلکہ یہ کہتے ہوئے نظر آئیں گے کہ اس کا دین ہم نہیں مانتے مگر اس کی ذات میں کوئی نقص نہیں۔ اس کی ذات بے عیب ہے۔ یہ صادق ہے۔ یہ امین ہے۔ پھر کہنا پڑتا ہے۔ تیرے جیہا آ وناں اے ناں آیا کملی والیا

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن

marfat.com

تقریر نمبر ﴿8﴾

فضائلِ والدین

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمُ o اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا o (پ۱۵)

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیِّ الْکَرِیْمُ ﷺ

میری بہنو!

سب مل کر درود وسلام پڑھیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ جس نے زبانوں کو قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ کانوں کو قوتِ سماعت دی۔ آنکھوں کو بصارت کا نور دیا۔ دلوں کو بصیرت کی روشنی عنایت فرمائی۔ دماغ کو کمپیوٹر بنایا۔ پھر اُسے یادوں سے سجایا۔ انسان کو عقل دے کر اور شرف بارگاہ بخش کر اشرف المخلوق بنایا۔ علم دے کر فرشتوں سے اعلیٰ

marfat.com

کردیا۔ وہی اللہ ساری کائنات کا مالک و خالق ہے۔ اُسی کے حضور ہمارے جبینیں جھکتی ہیں۔

میری بہنو!

درود و سلام کے گجرے سرورِ کائنات۔ رحمتِ جہاں۔ شافعِ محشر۔ نورِ مجسم۔ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی بارگاہِ مقدسہ میں پیش کرتی ہوں۔ کہ جس بارگاہ میں جبرئیل بھی بلا اجازت نہیں آتے۔ جس بارگاہ میں آنے والا بدنصیب نہیں رہتا۔ جس بارگاہ سے ہر ایک کو بھیک کے ساتھ دُعا بھی ملتی ہے۔

فضلِ رَبّ العُلٰی اور کیا چاہیئے	مِل گئے مصطفٰے اور کیا چاہیئے
دامنِ مصطفٰے جن کے ہاتھوں میں ہو	اُن کو روزِ جزاء اور کیا چاہیئے
سبز گنبد نگاہوں میں رہنے لگا	حاضری کا صِلہ اور کیا چاہیئے
اُن کے دربار میں حاضری ہوگئی	دردِ دِل کی دوا اور کیا چاہیئے
بھیک کے ساتھ اُن کے دربار سے	مِل رہی ہے دُعا اور کیا چاہیئے
جیتے جی لُطف سرکار سے لے لیا	خُلد میں داخلہ اور کیا چاہیئے
ہر جُرم پہ کرم ہر خطا پر عطا	رحمتِ مصطفٰے اور کیا چاہیئے
بخش کر نعمتیں دو جہاں کی مجھے	پوچھتے ہیں بتا اور کیا چاہیئے
میرے آقا کے در سے میرے ہمدموں	جو بھی مانگا ملا اور کیا چاہیئے
اُمتی ہوں میں سیّدِ کونین کی	اِس سے رُتبہ سوا اور کیا چاہیئے
ہے سکندر ثناء خوانِ شاہِ اُمم	عزت و مرتبہ اور کیا چاہیئے

marfat.com

☆ **میری بہنو!**

یہ محفل والدین کی عظمت اور اُن کی فضیلت کو بیان کرنے کے لیے منعقد کی گئی ہے۔ میں نے قرآن پاک کی جو آیتِ کریمہ کا حصّہ تلاوت کیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاO

اور والدین پر احسان کرو۔ مطلب یہ کہ والدین کو کبھی ناراض نہ کرو۔ اُن کی خدمت میں کوئی کمی نہ ہونے دو۔ اُن کی ہر ضرورت کو اپنی ضرورت جانو۔ اُن کے سامنے عاجزی اور محبت سے بات کرو۔ ہر کام اُن کے مشورے سے کرو۔

قرآن پاک میں بہت سے مقامات پر والدین کی عظمت بیان کی گئی ہے اور اُن کی نافرمانی پر خدا کی ناراضگی کا تذکرہ آیا ہے۔

☆ **میری بہنو!**

حضور ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے روز بہت سے لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے۔

صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ وہ خوش قسمت لوگ کون ہوں گے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو اپنے والدین کے فرمانبردار ہوں گے اور اُن کا احترام کرنے والے ہوں گے۔

حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ حضور ﷺ معراج کی رات جنت میں داخل ہوئے تو وہاں قرآن پڑھنے کی آواز آئی۔ آپ نے پوچھا

marfat.com

اے جبرئیلؑ یہ کون پڑھتا ہے۔

جبرئیلؑ نے عرض کیا یہ حارثہ بن نعمانؓ ہے۔ یہ فضیلت اُسے اس لیے ملی ہے کہ یہ اپنے والدین سے اچھا سلوک کرتا تھا۔

حضور ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اُس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میرے اوپر کس کا حق زیادہ ہے۔

فرمایا۔ تیری ماں کا۔ پھر اُس نے پوچھا اس کے بعد۔ فرمایا۔ تیری ماں کا۔ تیسری بار پھر پوچھا۔ اس کے بعد کس کا حق ہے۔ سرکار ﷺ نے فرمایا۔ تیری ماں کا۔ اُس نے پھر پوچھا۔ اس کے بعد کس کا حق ہے۔ فرمایا تیرے باپ کا۔

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ خدا کی رضا باپ کی رضا میں ہے

نسائی شریف میں ہے۔ کہ ایک شخص حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میں جہاد پہ جانا چاہتا ہوں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ کیا تیری ماں حیات ہے۔ اُس نے کہا۔ ہاں حیات ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جا کر اُس کی خدمت کر۔ یہ سب سے بڑا جہاد ہے۔ کیونکہ

اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ

جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے

☆ میری بہنو!

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابنِ عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے صحابہ اپنے والدین کو گالی نہ دیا کرو۔ صحابہ نے

marfat.com

عرض کیا۔کون بد بخت ہوگا جو اپنے والدین کو گالی دیتا ہوگا۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔کہ جب تُم کسی کے والدین کو گالی دیتے ہو تو وہ لَوٹا کر تمہارے والدین کو گالی دیتا ہے۔تو گویا تُم نے خود اپنے والدین کو گالی دی۔

☆ میری بہنو!

والدین کو گالی دینا تو ایک طرف اُن کے سامنے اُف کہنا بھی گناہ ہے۔ اُونچی آواز سے بولنا بھی بے اَدبی ہے۔والدین کو گالی دینے والے کا حشر عبرت ناک ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السّلام ایک قبرستان میں سے گزرے۔تو اچانک دیکھا کہ ایک قبر پھٹی اور اُس میں سے ایک شخص کی گردن نمودار ہوئی۔اور اُس نے کتے کی طرح بھونکنا شروع کر دیا۔پھر وہ قبر دوبارہ ویسے ہی بن گئی۔یہ دیکھ کر آپؑ بہت حیران ہوئے۔کسی سے پوچھا۔یہ کیا واقعہ ہے۔اُس نے بتایا کہ اے اللہ کے نبیؑ۔وہ سامنے ایک مکان ہے۔اُس میں ایک بڑھیا رہتی ہے۔اُس سے ساری حقیقت معلوم فرمائیں۔حضرت سلیمان علیہ السّلام اُس بڑھیا کے پاس گئے۔تو بڑھیا نے عرض کیا۔اے اللہ کے نبی یہ میرے بیٹے کی قبر ہے۔یہ جب بھی بات کرتا تھا تو یہی کہتا تھا۔اے ماں کتے کی طرح نہ بھونکا کر۔میں سُن کر صبر کرتی تھی۔ایک دِن میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔مجھ سے رہا نہ گیا۔میں نے کہا۔اللہ کرے۔تو مجھے ایسے کہتا ہے۔تو کتے کی طرح بھونکتا ہوا مَر جائے۔یہ کہنا تھا کہ وہ بیمار ہوگیا۔اور کتے کی طرح بھونکنے لگا۔پھر وہ مَر گیا۔اب اُس کے مرنے کا جب

marfat.com

وقت ہوتا ہے۔تو اُس کی قبر پھٹ جاتی ہے۔تو وہ کتے کی طرح بھونکنے لگتا ہے۔

اُدب کریا کرو سارے اے ماواں جنتی چھاواں
اوناں نوں رونا عمراں دا جنہاں دیا ں مرگئیاں ماواں

☆ میری بہنو!

حضور ﷺ نے فرمایا۔ماں باپ کا چہرہ دیکھیں تو حج کا ثواب ملتا ہے
ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر کوئی اپنے ماں باپ کو بار بار دیکھے تو کتنا ثواب ملے گا۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔جتنی بار بھی دیکھے گا۔اُسے اُتنے حجوں کا ثواب ملے گا۔کیونکہ اللہ کی رحمت بے کنار ہے۔

☆ میری بہنو!

ہمیں چاہیئے کہ اپنے والدین کا چہرہ پیار سے دیکھتی رہیں۔کیونکہ جیسے قرآن کو دیکھنا عبادت ہے۔جیسے بیت اللہ کو دیکھتے ہی حاجی کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ایسے ہی والدین کی زیارت کرنے سے حج کا ثواب بھی ملتا ہے اور گناہوں کی معافی بھی ہوتی ہے۔

ایک شخص نے حضور ﷺ سے عرض کیا۔میں نے منت مانی تھی کہ آپ مکہ فتح فرمائیں گے تو میں خانہ کعبہ کی چوکھٹ کو بوسہ دوں گا۔اب میں جا نہیں سکا۔آپ فرمائیں۔کہ میں اپنی منت کیسے پوری کروں۔
حضور ﷺ نے فرمایا۔جا اپنی ماں کے قدموں کو بوسہ دے دے۔تیری منت

marfat.com

پوری ہو جائے گی۔

نذر تیری اے پوری ہوسی جو توں لے کے آیا
چُم جا ماں دے قدماں تائیں آقا نے فرمایا

دیکھنا یہ ہے کہ کہاں خانہ کعبہ کی چوکھٹ اور کہاں ماں کے قدم۔ ثابت ہوتا ہے کہ ماں کی فضیلت حضور ﷺ کی پیاری پیاری نظروں میں بہت بلند ہے۔

حضور ﷺ ایک مرتبہ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ کہ ایک بوڑھی عورت لاٹھی ٹیک ٹیک کر آہستہ آہستہ آپ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ آپ نے اُسے دیکھا تو تیز تیز قدم اُٹھاتے ہوئے اُس بوڑھی عورت کی طرف تشریف لے گئے اُسے سہارا دیا اور لے کر آئے۔

جب وہ بڑھیا بیٹھنے لگی تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنی کالی کملی بچھا کر فرمایا۔ امّاں جہاں بیٹھو۔

☆ میری بہنو!

غور کرو! ساری کائنات کے والی و مختار، نبیوں کے سردار، حبیبِ کردگار ﷺ خود زمین پر بیٹھ گئے اور امّاں کو اُس کالی کملی پہ بٹھایا۔ جس کا سایہ ساری کائنات پر ہے۔ آپ ﷺ نے اُس بڑھیا سے پیاری پیاری باتیں کیں۔ سب گھر والوں کا حال پوچھا۔ جب وہ جانے لگی۔ تو خود آپ ﷺ نے سہارا دے کر اُٹھایا اور ایک اونٹ پر سوار کرایا۔ چند صحابیوں سے فرمایا کہ تھوڑا سا سامان لے کر انہیں چھوڑ کر آؤ۔

marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ یہ اتنے نصیبے والی بڑھیا کون تھی۔ جس کا آپ نے اتنا احترام فرمایا۔ حضور ﷺ مسکرائے۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکر یہ میری دایہ حلیمہ سعدیہ ؓ تھی جس نے مجھے بچپن میں دودھ پلایا۔

بڑی تُو نے توقیر پائی حلیمہ
بنی تو ہے آقا دِی دائی حلیمہ

☆ **میری بہنو!**

دیکھو حضور ﷺ نے اپنی دائی امّاں کا اتنا احترام کیا اور کائنات والوں کو بتادیا کہ جب اللہ کا رسول ﷺ دائی امّاں کی اتنی عزت کرتا ہے۔ تو اگر اصلی ماں ہوتی تو کتنا احترام ہوتا۔

ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنی ماؤں کا اتنا احترام کریں کہ مثال بن جائے۔

حضرت اویس قرنیؓ عاشقِ رسول تھے۔ وہ عاشقِ رسول کہ جنہوں نے سُنا کہ غزوہ اُحد میں حضور ﷺ کا ایک دانت مبارک شہید ہوگیا۔ تو اپنے بتیس (32) دانت پتھر مار کر نکال دیئے۔ یہ سوچ کر کہ میرے محبوب کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی۔

بتّی دند یار اُتوں دین قربانیاں
عاشقِ رسول دیاں ایہو نیں نشانیاں

وہ اویس قرنیؓ ماں کی خدمت کی بدولت عظیم مرتبہ پاگئے۔ جب تک ماں زندہ رہی

marfat.com

۔اُس کی خدمت کرتے رہے۔ایک مرتبہ حضرت اویس قرنیؓ نے عرض کیا۔امّاں جی۔میں حضور ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔امّاں نے فرمایا۔بیٹے جا۔زیارت کرتے ہی واپس آجانا۔ٹھہرنا نہیں۔اگر حضور ﷺ مسجد میں ہوں۔تو زیارت کرلینا۔ورنہ واپس آجانا۔

حضرت اویس قرنیؓ لمبا سفر پیدل کر کے آئے۔مدینے آتے ہی نظریں جھکالیں اور سیدھے مسجدِ نبوی میں گئے۔لوگوں سے پوچھا کہ سرکارِ دوعالم ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے ہیں۔کسی نے جواب دیا۔نہیں۔

مدینے سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔تھوڑی دیر کے بعد آجائیں گے آنکھوں میں آنسو لا کر کہا۔حضور ﷺ کو میری طرف سے سلام عرض کردینا۔اور پھر واپس چلے گئے۔

☆ میری بہنو!

سرکارِ دوعالم تشریف لائے تو فرمایا۔اے میرے صحابہ۔مجھے میرے عاشق کی خوشبو آرہی ہے۔قرن میں میرا ایک عاشق رہتا ہے۔جس کا نام اویس قرنی ہے۔اور قیامت کے دِن اُس کی دُعا سے میری بہت سی اُمت بخشی جائے گی۔وہ اپنی ماں کی خدمت کی وجہ سے اس عظیم مرتبے پر فائز ہے۔

اَدب کریا کرو مِل کے اے ماواں جنتی چھاواں
اوناں نوں رونا عمراں دا جنہاں دیاں مرگئیاں ماواں

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ مرتبہ ماں باپ کی خدمت سے ملا۔ایک

marfat.com

رات کا ذکر ہے۔ اُن کے ماں باپ سوئے ہوئے تھے۔ کہ اُن کی ماں نے خواب میں پانی مانگا۔ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کا پیالہ لے کر حاضر ہو گئے۔ مگر والدہ تو سو رہی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں جگایا نہیں۔ ساری رات پانی کا پیالہ لے کر والدہ کے سرہانے کھڑے رہے۔ تہجد کا وقت ہوا۔ والدہ بیدار ہوئیں۔ اور دیکھا۔ فرمانبردار بیٹا۔ اُس کا نورِ نظر۔ آنکھوں کا تارا بایزید بسطامی پانی کا پیالہ لے کر کھڑا ہے۔

امّاں نے پوچھا۔ بیٹا...... ایسے کیوں کھڑے ہو؟

انہوں نے عرض کیا۔ امّاں جان۔ آپ نے خواب میں پانی مانگا تھا۔ اس لیے میں پانی کا پیالہ لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ سو رہی تھیں۔ میں نے آپ کو جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ امّاں نے پانی پیا۔ اور بیٹے کو سینے سے لگایا۔ تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد دُعا فرمائی۔ اے میرے اللہ۔ میرے بیٹے کو اپنی ولایت کی نعمت عطا فرما۔

☆ میری بہنو!

یہی وہ ماں کی دُعا تھی کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے قطب الاقطاب بنے اور بڑے بڑے اولیاء اللہ اُن کا پانی بھرتے تھے۔ اور بادشاہ اُن کی درگاہ میں ننگے پاؤں آتے تھے۔

ماں باپ کی دُعائیں لیا کرو۔ اِن کی دُعا اللہ کی بارگاہ میں بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ ان کی خدمت کر کے قبر کو روشن کرو۔ وہ ماں باپ جو تُمہیں بچپن سے لے کر جوانی تک پالتے بھی ہیں اور پیار بھی کرتے ہیں۔ تُم بیمار ہو جاؤ۔ تو اُن کو چین نہیں ملتا۔

marfat.com

ایک مرتبہ ایک شخص خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ اُس نے اپنی بوڑھی والدہ کو کپڑے میں ڈال کر اُٹھایا ہوا تھا۔ وہاں حضرت حَسن بصری رحمۃ اللہ علیہ طواف کر رہے تھے۔ آپ نے اُسے فرمایا۔ اے شخص یہ بوجھ اُتار کر طواف کر۔ اُس نے کہا۔ حضرت جی۔ یہ بوجھ نہیں۔ یہ میری ماں ہے۔

آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میرا نام حَسن بصری ہے۔ اُس نے کہا۔ ایک مسئلہ بتائیں۔ میں نے اپنی ماں کو اُٹھا کو شام کے مُلک سے لا کر سات (۷) حج کرائے ہیں۔ کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تُو شام کے مُلک سے ننگے پاؤں اپنی ماں کو اُٹھا کر لائے اور ستر (۷۰) حج بھی کروائے تو تُو نے اپنی ماں کے پیٹ میں ایک کروٹ لینے کا بھی حق ادا نہیں کیا۔ (سبحان اللہ)

ماں باپ کا حق ادا ہی نہیں ہو سکتا۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

اَنِ شْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ

میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو

یعنی میں تو تمہارا خالق و مالک ہوں۔ تمہیں ہر نعمت دینے والا ہوں۔ میرا شکر ادا کرنا تُم پہ واجب ہے۔ مگر میرے شکر کے ساتھ ساتھ اپنے ماں باپ کو بھی نہ بھولنا۔ اُن کا بھی شکر ادا کرو۔ کہ وہ بھی تُمہیں محبت سے، پیار سے بچپن میں پالتے ہیں۔ تمہارے خوش ہونے پر خوش ہوتے ہیں۔ تمہارے رونے پر غمزدہ ہوتے ہیں۔ تمہاری بیماری اور تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہیں۔

marfat.com

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

جینوں جنت بھی اُٹھ سلام کر دِی
اے ہے مرتبہ باپ ذِی شَان والا
صبح توں لے کے جیہڑا شام تائیں
سبھناں واسطے روزی کمان والا

دُکھی ویکھ اولادِ نوں دُکھی ہو وے
بھکھا رہ کے رَج کھلان والا
چک کے پیار دے نال او موڈھیاں تے
دھیاں پُتاں نُوں جہیڑا کھیڈون والا

کدی اَکیا ناں کدی تھکیا ناں
ناں او بنیا غصّے نوں کھان والا
بڈّا ہو گیا پال اولاد تائیں
پھر او ویلا نہیں مڑ کے آن والا

marfat.com

☆ میری بہنو!

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْہِ اَوْ اَحَدَ ھُمَا فِیْ
کُلِّ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَکُتِبَ بِراً (ترمذی)

جوکوئی ہر جمعے کے دن اپنے ماں باپ یا اُن میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی بخشش فرما دیتا ہے اور وہ نیکوں میں لکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کی قبور پر ہر جمعے فاتحہ پڑھنے کی توفیق فرمائے

دِن جمعے دے اللہ کولوں توبہ کر کے ڈریو
ماں باپ دیاں قبراں اُتّے فاتحہ جا کے پڑھیو
بیٹھ مسیتے وچ صحابہ تے سوہنا نبی فرماوے
ماں باپ دی جو بخشش منگے اُو وِی بخشیا جاوے

☆ میری بہنو!

اوپر والی حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز اپنے ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرنا ثواب کا کام ہے۔ اس لیے ہر جمعے قبرستان جانا، فاتحہ پڑھنا بہت اَحسن فعل ہے۔ بلکہ صحابہ کی سُنت ہے۔

حضور ﷺ نے دوسری حدیث میں بیان فرمایا کہ جوکوئی جمعے کے دِن اپنے ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرے اور سورۃ یٰسین کی تلاوت کرے تو سورۃ

marfat.com

یٰسین کے حرفوں کے برابر اُس کے والدین کے درجے بلند ہوتے ہیں۔ جب وہ پڑھنے والا خود مر جائے گا تو اُس کی قبر کی زیارت کو فرشتے آئیں گے۔

☆ میری بہنو!

ماں باپ کا حق ادا تو نہیں ہو سکتا پھر بھی ہمیں اُن کی خدمت کرتے رہنا چاہیئے۔ اگر وہ زندہ ہوں تو اُن کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ اُن کے آرام کا خیال رکھیں۔ اُن کی خواہشات کا خیال رکھیں۔ اُن کی زیارت کریں۔ اگر وہ فوت ہو جائیں تو اُن کے لیے ایصالِ ثواب کریں۔ ختم شریف دلوائیں۔ اُن کی قبروں کی زیارت کریں۔

بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شبِ جمعہ مغرب و عشاء کے درمیان دو نفل ادا کرے۔

ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پانچ بار (5) سورۃ اخلاص پانچ بار (5) سورۃ فلق پانچ بار (5) سورۃ والنّاس پانچ بار (5) پڑھے۔ پھر سلام کے بعد پندرہ بار (15) استغفار اور پندرہ بار (15) درود ابراھیمی پڑھ کر والدین کو ایصالِ ثواب کرے تو گویا اُس نے اپنے والدین کا حق ادا کر دیا۔ اور اس کا ثواب پڑھنے والے کو اتنا ملتا ہے کہ سوائے خُدا کے اور کوئی نہیں جانتا۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کا احترام کرنے اور اُن پر احسان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

○وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن○

marfat.com

تقریر نمبر ﴿9﴾

حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمُ O اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (30)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیّ الْکَرِیْمُ ﷺ

آؤ سب بہنیں مل کر درود سلام عقیدت اور احترام کے ساتھ پیش کریں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے جس کی حمد وثنا سے زبانیں تر رہتیں ہیں۔ جس کا ذکر کائنات کی ہر چیز کی روح ہے۔ جس کے قبضۂ قدرت سے کوئی نکل نہیں سکتا۔ جو ازل سے ہے اور اَبد تک بلکہ ہمیشہ سے قائم ودائم ہے۔ جو کائنات کا خالق ومالک ہے۔ جو چاہے تو کائنات کے چرخ کو تہہ بالا کردے۔ سکندر کو گدا کردے ۔اور گدا کو بادشاہ کردے۔ جس کے دَر کے رسول بھی بھکاری ہیں۔ کائنات محتاج

marfat.com

ہے۔اور اللہ تعالیٰ مالک ومختار ہے۔

"آؤ مِل کر اُس کی تعریف کریں کہ جس کی شان یہ ہے۔ ہر نعمت عطا فرما کر احسان نہیں جتاتا۔ جو مانے اُسے بھی دیتا ہے اور جو نہ مانے اُسے بھی دیتا ہے۔

ہم پہ خدا نے کیسا یہ احسان کردیا
ہم کو بنایا بندہ اور مسلمان کردیا
بے عقل تھے نہ ہوش تھا اپنے ہی آپ کا
دے کر ہمیں شعور انسان کردیا
مروادیا شاہین کو چڑیا کے ہاتھ سے
چھوٹی سی ایک لہر کو طوفان کردیا
یا ربّ شکر ادا تیرا کیسے کرے **نسیم**
اِک بے نوا کو تُو نے مداح خوان کر دیا

میری بہنو!

درود وسلام کا ہدیہ بارگاہِ رسالت مآب حضور پُرنور شافعِ یوم النشور۔ سرکارِ دوعالم آقائے کُل۔ مختارِ کُل۔ سردارِ کُل۔ عقلِ کُل۔ علمِ کُل۔ باعثِ تخلیقِ کائنات رسولِ موجودات۔ سیّد المرسلین سیّد الانبیاء۔ نورِ اوّل۔ نورِ آخر۔ نورِ کامل۔ نورِ ظاہر نورِ باطن۔ نورِ قلوب۔ نورِ قبور۔ حضور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش کر کے عرض کریں۔ تاکہ روحوں کو تسکین ملے۔ دِلوں کو سکون ملے۔ زبانوں کو لذت ملے آنکھوں کو نور ملے۔ قلب کو سرور ملے۔

marfat.com

آؤ اُن کی بارگاہ میں نعت کا ہدیہ پیش کریں۔

نبی ہمارے...... جگ مگ جگ مگ

سب کے سہارے...... جگ مگ جگ مگ

اُمّت کی ناؤ تھی گردابے

لگا دی کنارے...... جگ مگ جگ مگ

معراج کی رات اُن کی خاطر

فلک سنوارے...... جگ مگ جگ مگ

غارِ حرا میں آپ کے آنسو

نور کے تارے...... جگ مگ جگ مگ

سرِ خم ہووے تاجوروں کا

تو رے دِوارے...... جگ مگ جگ مگ

عرشِ الٰہی نے بھی چومے

قدم تمہارے...... جگ مگ جگ مگ

نام پہ تو رے یوسف تمہاری

جان ہے وارے...... جگ مگ جگ مگ

marfat.com

میری بہنو!

اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک ہونے کا اعلان کروایا تو اپنے محبوب کی پیاری زبان سے کروایا۔ فرمایا

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

اے محبوب فرما دیں کہ اللہ ایک ہے۔ آپ ﷺ نے مکہ کے بازار میں جب یہ کہا تو کفّار برہم ہو گئے۔ مشتعل ہو گئے۔ پتھروں کی بارش شروع ہو گئی آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو چاہے میری جان چلی جائے۔ مگر میں کہوں گا۔ اللہ ایک ہے۔ تمہارے بُت معبود نہیں ہو سکتے۔ یہ جھوٹے اور باطل ہیں۔ نہ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان۔ کائنات کو بنانے والی صرف ایک ذات ہے۔ اور وہ ذات ہے اللہ تعالیٰ کی۔

میری بہنو!

اُس دَور میں یہ جُملہ کہنا آسان نہ تھا۔ جس نے کہا اُس پر ظلم و ستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ عرصہ دراز تنگ کر دیا گیا۔ مصائب ہی مصائب جنم لینے لگے دُکھ ہی دُکھ پیدا ہو گئے۔ مگر اللہ کے بندے ظُلم سہہ کر بھی صَبر کا پیکر بَن گئے۔

استقلال کا پہاڑ بَن گئے۔

بَس ایک بات زبان پر تھی کہ

اللہ اَحَد ہے اور بُت بَاطل ہے۔

marfat.com

میری بہنو!

حضرت عمار بن یاسر نے یہی جملہ کہا۔ کافروں نے سرِ بازار گھسیٹا۔ اتنا مارا کہ بے ہوش ہوگئے۔ اُن کے والد حضرت یاسر آئے تو کافروں نے غصّے میں اُن کی آنکھیں نکال دیں۔ اُن کی والدہ دوڑی آئیں اور وہ بیٹے پر گر پڑیں۔ حضرت عمار نے کہا گھبرا نہیں۔ اگر اللہ کے نام پر میری جان بھی چلی جائے تو پروا نہیں۔ یہ کہا اور حضرت عمار شہید ہوگئے۔

مگر عشّاق اپنی جان کی پروا نہیں کرتے
خُدا سے ڈرنے والے موت سے ہرگز نہیں ڈرتے

میری بہنو!

اللہ ایک ہے۔ کہنا اُس زمانے میں آسان نہ تھا۔ حضرت زید نے کہا

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

تو مکے کے مشرکوں نے انہیں اذیتیں دے دے کر ہلاک کر دیا۔

حضرت خبیب نے کہا۔ هُوَ اللّٰهُ اَحَد۔ تو انہیں گرفتار کیا اور بار بار کہا۔ اے خبیب باز آ جا۔ اب بھی کہہ دے کہ بُت میرے معبود ہیں تو ہم تمھیں چھوڑ دیں گے۔ حضرت خبیب نے فرمایا اے مشرکو! میری جان جا سکتی ہے ایمان نہیں جا سکتا۔

اَساں تے مُن توڑ نبھائی جان دِتّی راہ تیرے
روزِ حشر نوں شرماں رکھیں تے کج لیں پردے میرے

marfat.com

میری بہنو!

ھُوَ اللّٰہُ اَحَد کہنے کی یہ سزا ملی۔ اُن کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ اُنھوں نے پھانسی کے مقام سے مدینے کو منہ کیا ہوا تھا۔

میری بہنو!

ھُوَ اللّٰہُ اَحَد کہنے والوں میں حضرت بلالؓ بھی تھے جو اُمیّہ کے غلام تھے اور آپ مسلمان ہو چکے تھے۔ جب کلمہ پڑھتے تو اُمیّہ پتھروں پر لٹا کر کوڑے مارتا۔ جس سے پورا جسم لہولہان ہو جاتا مگر آپ پھر بھی اللہ کے نعرے لگاتے شب و روز تکالیف سہہ کر اسلام پر کاربند رہنے والے حضرت بلالؓ کی استقامت کو دیکھ کر مسلمان خون کے آنسو روتے تھے۔ ایک دِن حضرت بلالؓ کو اُمیّہ گرم ریت پر ننگے بدن لٹا کر کوڑے مار رہا تھا اور آپؓ کی چیخ و پکار مکہ کے بازاروں میں گونج رہی تھی۔ ساتھ ہی ساتھ اللہ اَللّٰہُ اَحَد کا نعرہ بھی بلند ہو رہا تھا۔ اُس وقت وہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ اے بلالؓ تو تکلیف میں ہے۔ حضرت بلالؓ نے روتے ہوئے عرض کیا۔

ایس گلوں اے مارے مینوں کیوں تیرے سَنگ لائیاں
کیوں میں واحد ربّ پچھاتا ایہہ قصور خطائیاں
ناں تیرے اُتّوں اے محبوبا لکھ ہون جند واراں
بوٹی بوٹی ہوجائے میری تَیں ولوں ناں ہاراں

marfat.com

یا رسول اللہ ﷺ مجھے اللہ سے پیار ہو گیا ہے۔ مجھے آپ ﷺ سے عشق ہو گیا ہے۔ مجھے دین اور ایمان سے محبت ہو گئی ہے۔ اس لیے یہ کافر مجھے اذیتیں دیتا ہے مجھے دِن رات مارتا ہے۔ کیونکہ میں اس کا غلام ہوں۔

یہ سُنا تو حضور ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ فرمایا اے بلالؓ گھبرا نہیں۔ عنقریب تیری تکالیف کا ازالہ ہونے والا ہے۔ یہ فرما کر گھر تشریف لائے۔ راستے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ ملے۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ بہت پریشان ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

سرکار نے فرمایا اے صدیق۔ آج میں نے جس تکلیف میں بلالؓ کو دیکھا ہے۔ میری آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئیں ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ فکر نہ کریں۔ میں اُسے اُمیّہ سے خرید لوں گا۔ یہ کہہ کر حضرت ابوبکر صدیق اُمیّہ کے پاس گئے اور فرمایا او ظالم تو اس کو اس لیے مارتا ہے کہ یہ سچ اور حق بات کہتا ہے۔ تیرے جھوٹے بتوں کو سجدہ نہیں کرتا۔ اے اُمیّہ میرے ساتھ سودا کر۔ کیا یہ غلام بیچے گا۔ اُمیّہ نے کہا ہاں۔ اے ابوبکر اپنا عقلمند غلام فسطاس دے دے۔ اور چالیس اوقیہ چاندی دے دے۔ تو میں تجھے یہ غلام دے دوں گا۔ حضرت ابوبکرؓ فوراً مان گئے۔ اُمیّہ یہ سُن کر بہت ہنسا کہ اے ابوبکر تو خسارے میں رہ گیا۔ تیرا غلام سوہنا بھی ہے۔ عقل والا بھی۔ تجارت میں ماہر بھی۔ مگر یہ بلالؓ بدصورت سیاہ رنگ والا نکما سا۔ بے ہُنر سا۔ اور تو اسے خرید رہا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا اے اُمیّہ تجھے کیا پتہ کہ یہ سیاہ ہونٹوں والا غلام کیا اَنمول موتی ہے۔ اس کی قدر یا خدا جانتا ہے یا مصطفٰے جانتا ہے۔

marfat.com

میری بہنو!

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت بلالؓ کو خرید لیا۔ سینے سے لگا کر ماتھا چُوما۔ پھر حضور ﷺ کی بارگاہ میں دونوں حاضر ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے بلالؓ کو خرید کر آپ ﷺ کا غلام بنا دیا حضور ﷺ مُسکرائے۔ فرمایا اے بلالؓ۔ جا ہم نے تُجھے آزاد کر دیا۔ بلالؓ زمین پر گر گئے اور عرض کیا

جب تک بِکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تُو نے خرید کر مجھے اَنمول کر دیا

یا رسول اللہ ﷺ میں نے آزاد ہو کر کہاں جانا ہے۔ ساری عمر آپ ﷺ کے قدموں میں گزار دوں گا۔ بَس قبول فَرما لیجئے۔ حضور ﷺ کے قدموں کو بُوسے دیئے۔ حضور ﷺ نے سینے سے لگا کر فرمایا اے بلالؓ آج کے بعد تو ہمارا **صاحب** ہو گیا۔

ناں او مکھڑا ناں مکھڑے دا تِل ویکھدے
اللہ والے جے ویکھن تے دِل ویکھدے

میری بہنو!

حضرت بلالؓ سرکار کی خدمت میں ہمیشہ رہتے تھے۔ سودا سلف لا دیتے حضور ﷺ کی زیارت کرتے رہتے۔ حضور ﷺ سے احادِیث سُنتے رہتے بَس ہر وقت حضور ﷺ پر جان قربان کرنے پر تیار رہتے تھے۔

marfat.com

حضرت بلالؓ فرماتے ہیں ۔کئی بار ایسا ہوا کہ حضور ﷺ کئی کئی دن بھوکے رہتے تو میں بھی کچھ نہ کھاتا۔ جس حال میں حضور ﷺ ہوتے میں بھی اُسے اختیار کرلیتا۔ حضرت بلالؓ سے تمام صحابہ بھی بہت محبت کرتے تھے۔

ہجرت کے بعد حضرت بلالؓ مسجدِ نبوی کے ساتھ مکان میں رہنے لگے ایک روز حضور ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ جب میں معراج کی رات جنت میں گیا تو وہاں میں نے تیرے قدموں کی آہٹ کی آواز سُنی ۔اے بلال ؓ تُو کونسا عمل کرتا ہے ۔جس کی بدولت ایسا رُتبہ عظیم حاصل کیا۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں جب بھی وضو کرتا ہوں دو نفل تحیۃ الوضو کے پڑھتا ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کی حُوروں کی سردار نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ عنایت فرمایئے تو میں نے کہا اے حُوروں کی سردار جا۔ میں نے تجھے اپنا بلالؓ دے دیا۔ حالانکہ میں نے بلالؓ سے پوچھا نہیں۔ ہوسکتا ہے وہ میرے سوا کچھ بھی قبول نہ کرے۔

یہ سُن کر حضرت بلالؓ زاروقطار رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اپنے قدموں سے کبھی بھی جُدا نہ کرنا۔ نہ اُس جہاں میں نہ اس جہاں میں۔

لگے گا نہ دِل میرا خُلدِ بریں میں
نہ حوروں کی ملکہ کی بزمِ حسیں میں
یہ حوروں کو، جنت کو ،نہ چاہے کمینہ
مجھے چاہیئے تو آجا مدینہ

marfat.com

یارسول ﷺ کوئی جنت کو چاہتا ہے کوئی حوروں کا مشتاق ہے۔ جو حضور ﷺ کا دیوانہ ہے۔ وہ نہ جنت چاہتا ہے نہ حوروں کو پانا چاہتا ہے۔ وہ تو آپ قدموں کے سائے میں رہنا چاہتا ہے۔ خدا کے لیے اپنے اس بلال کو اپنے سے جُدا نہ کرنا۔

مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی میں نمازیوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ اب حضور ﷺ نے فرمایا جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو لوگوں کو بُلانے کا کوئی طریقہ ہونا چاہیئے۔ صحابہ کرام میں سے بعض نے کہا۔ ناسور یا ڈھول بجا کر اعلان کیا جائے مگر یہ مشورے حضور ﷺ نے قبول نہ فرمائے۔

آخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذان کا حکم آیا کہ اے محبوب نماز کے لیے یہ کلماتِ اذان مسجد میں کہے جائیں اور سُن کر لوگ نماز کے لیے آئیں۔ مسجدِ نبوی میں ایک چبوترہ بنا دیا گیا اور حضور ﷺ نے سب سے پہلے حضرت بلالؓ کو اپنا موذن بنایا۔ فرمایا اے بلالؓ اذان دینے کے لیے تیار ہو جا۔ حضرت بلال جب چبوترے پر کھڑے ہوگئے اور نہایت بلند آواز سے اذان دی۔ آواز اتنی بلند تھی کہ مدینہ شہر میں چاروں طرف سنائی دی۔

صحابہ کرام مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کو جمع ہوگئے۔ حضرت بلالؓ کو مبارک باد دینے لگے۔ حضرت بلالؓ موذنِ رسول ﷺ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن موذن حضرت بلالؓ کے جھنڈے تلے ہوں گے۔

marfat.com

میری بہنو!

حضرت بلالؓ کی زبان میں لکنت تھی۔آپ شین کو سین پڑھتے تھے۔ جب اذان دیتے تو اَشْھَدُ اَنْ کی بجائے اَسْھَدُ اَنَّ کہتے تھے۔صحابہ کرام نے اعتراض کیا۔یا رسول اللہ ﷺ بلالؓ اذان درست نہیں دیتے۔اَشْھَدُ اَنَّ کی بجائے اَسْھَدُ پڑھتے ہیں اس لیے کسی اور سے فرمائیں کہ وہ اذان دے یہ سُن کر حضور ﷺ مُسکرائے اور فرمایا چلو آج سے بلالؓ اذان نہیں دے گا کوئی اور اذان دے گا۔حضور ﷺ نے حضرت بلالؓ کو بلایا اور فرمایا اے بلالؓ اب تو نے اذان نہیں دینی۔اب کوئی اور اذان دے گا۔یہ سُنکر حضرت بلالؓ کی جان نکل گئی۔عرض کیا۔یا رسول اللہ ﷺ میرا گناہ کیا ہے۔میرا قصور کیا ہے۔میری غلطی کیا ہے درست فرمائیں۔سرکار نے فرمایا اے بلالؓ لوگ کہتے ہیں کہ تو شین کی بجائے سین پڑھتا ہے اس سے اذان میں فرق پڑ جاتا ہے۔یہ سُنا تو خوب روئے۔مسجد سے نکلے مدینہ پاک سے باہر نکل گئے روتے روتے پتھروں پر سَر رکھ دیا دُعا کی مولا یہ زبان میں نے تو نہیں بنائی۔یہ تیری بنائی ہوئی ہے۔اے میرے اللہ آج اگر میری زبان درست ہوتی تو محبوب کے دَر سے دھتکارہ نہ جاتا۔میں حضور ﷺ کی مسجد سے نہ نکالا جاتا۔اے اللہ اس زبان نے مجھے تیرے حبیب کی بارگاہ سے دُور کیا ہے۔ کانوں میں آواز آئی اے میرے پیارے حبیب کے دیوانے گھبرا نہیں۔تیری اذان لوگوں کو اچھی نہ لگے مگر عرش والوں کو تو بہت بھاتی ہے۔اور سُن لے جب تک تُو اذان نہیں دے گا تو اس وقت تک میں سورج کو چڑھنے کا حکم نہیں دُوں گا۔

marfat.com

لوکاں رَل مَل مَتا پکایا بانگ بلال نہ دیوے
شِین دی جائے سِین ہے پڑھدا سُنیا کتنے ویلے
ہُن ایس نوں ہٹایئے بانگا نواں کوئی بنایئے ایہہ خیال آ گیا
سُنی عاشق نے گل گیا دِل اُوہدا ہل تے مَلال آ گیا
بانگا ہور مقرر کرکے لوک بڑے خوش ہوئے
عاشق نے بھی یار اپنے نوں حال سُنایا روکے
ربّا ہویا اے معلوم اَج میرے مقسوم تے زَوال آ گیا
رَبّ فرمایا پیارے نہ گھبرائیں خود انصاف کریسیں
سورج اے تائیں مول نہ چڑھ سی توں جے بانگ نہ دیسیں
میرے بندیا نہ ڈول بَس تیرا میرے کول ہے سوال آ گیا

میری بہنو!

تہجد ہوگئی۔ایک صحابی نے اذانِ فجر دی۔تمام مدینہ منورہ میں سُنائی دی لوگ مسجد نبوی میں جمع ہونے لگے۔اتنے میں حضرت جبرئیلؑ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔عرض کیا۔یا رسول اللہ ﷺ آج مسجد میں اذان ہوئی۔سرکار نے فرمایا اے جبرئیلؑ آج تو بہت اچھی آواز سے اور بلند آواز سے اذان ہوئی ہے۔حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا یا رسول ﷺ مگر عرش والوں کو سُنائی نہیں دی۔اے محبوب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تک حضرت بلالؓ اذان نہیں دیں

marfat.com

گے ہم آفتاب نہ چڑھائیں گے۔حضور ﷺ مسکرائے اور مسجدِ نبوی میں تشریف لائے۔صحابہ کرام پریشان یا رسول اللہ ﷺ اذانِ فجر کب کی ہوچکی مگر ابھی تک اندھیرا ہے۔سرکار کیا قیامت آگئی۔

پچھلی راتیں اُٹھ سویرے بانگے بانگ سُنائی
وقت نماز دا مول نئیں ہوندا ہوئی حیران خدائی
آئے رَل مل کے سارے دسو عربی پیارے کی وَبال آگیا
جبرائیل نے عرض گزاری ربّ سلام بھجیندا
ناں گھبراوے دُنیا اے وِی مَالک ہے فرمیندا
سُو میرے حبیب بَس صبح ہے قریب جے بلال آگیا
حکم خدا دا سُن کے لوکی ہتھ افسوس ملیندے
دیکھ مقام بلال دَا سارے مِنتاں آن کریندے
اُٹھ منبر تے چڑھ بانگ اُوسے طرح پڑھ اُو نہال آگیا

یہ سُنا تو حضور ﷺ نے فرمایا۔اے میرے صحابہ۔اللہ تعالیٰ کو حضرت بلالؓ سے بہت محبت ہے۔جب تک بلالؓ اذان نہ دے گا۔دن نہ ہوگا۔یہ سُنا تو صحابہ کرام حضرت بلالؓ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔جاکر دیکھا تو مدینے میں سنگریزوں پر سَر رکھے۔رو رہے ہیں۔جاکر خوشخبری سُنائی۔اے بلالؓ حبیبِ خدا نے بُلایا ہے۔اذان دو۔عرش فرش والے تمہاری اذان کے منتظر ہیں۔یہ سُن کر سجدے سے سر اُٹھایا اور کہا اے اللہ تیرا شکر ہے۔دوڑے اور حضور ﷺ کے

marfat.com

قدموں پر سر رکھ دیا۔ خوب روئے ۔ چبوترے پر سرکار نے چڑھا دیا اور جب حضرت بلالؓ نے اذان دی تو آفتاب نکل آیا۔

وہ شین کو سین کہنے والے نبی ﷺ کے عاشق کی شان دیکھو
جو سوئے جنت چلیں گے آقا ﷺ تو آگے آگے بلالؓ ہوگا

میری بہنو!

حضرت بلالؓ کو تمام صحابہ سیّدنا کہہ کر پکارا کرتے تھے جب حضرت بلالؓ اذان دیتے۔ چبوترے پر کھڑے ہو کر اور جب اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدُ رَسُوْلُ اللّٰہ کہتے تھے تو اُنگلی سے حضور ﷺ کی جانب اشارہ کرتے۔ جب حضور ﷺ فتح مکہ کے لئے مدینے سے روانہ ہوئے تو حضرت بلالؓ بھی ساتھ تھے۔ مکہ فتح ہوا۔ ایسا کوئی فاتح نہ ہوا کہ جس نے مُلک فتح کیا ہو اور قتل و غارت نہ کی ہو۔ نوجوانوں کی لاشیں نہ گرائیں ہوں۔ عورتوں کی عصمت دری نہ کی ہو۔ بچوں کو نیزوں پر نہ اُچھالا ہو مکانات کی اینٹ سے اینٹ نہ بجائی ہو۔

مگر قربان جاؤں حضور ﷺ کے کہ آپ نے مکہ فتح فرمایا مگر ایک بھی قتل نہ کیا۔ کسی عورت کے دوپٹے کو سر سے نہ اُتارا۔ کسی درخت کا پتا تک نہ توڑا۔ بلکہ اونٹنی پر سوار سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے سر جھکائے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔ اس شان سے مکہ فتح کیا کہ فرشتوں نے بھی کہا صد آفریں۔

حضور ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور بتوں کو توڑا۔ خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا اور جو بڑے بُت تھے۔ حضرت علیؓ کو اپنے کندھوں پر سوار

marfat.com

کر کے تڑوا دیئے۔ خانہ کعبہ کے اندر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تصاویر تھیں۔ ان کو مٹا دیا۔ پھر میرے اور آپ سب کے آقا و مولا سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نوافل ادا کئے۔ اس وقت ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔

سرکارِ دو عالم نے حضرت بلالؓ کو بُلایا اور فرمایا اے بلالؓ اذان دے۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کہاں کھڑے ہو کر اذان دوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بلالؓ خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دے

حضرت بلالؓ جس وقت خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گئے۔ سوچ رہے تھے۔ اب میں کس طرف کو منہ کروں۔ اگر خانہ کعبہ مغرب میں ہوتا تو مشرق کو منہ کرتا۔ اگر مشرق کو ہوتا تو مغرب کو منہ کرتا۔ اگر شمال کو ہوتا تو منہ جنوب کو کرتا۔ اب سوچ رہا ہوں میں کس طرف کو منہ کر کے اذان دوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بلالؓ اذان کیوں نہیں دیتا۔ عرض کیا یا رسول اللہ میں اذان کے وقت منہ کس طرف کو کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا اے بلالؓ تو اپنا منہ میری طرف کر کے اذان دو۔

اوس ویلے توں صدقے جاواں جد بلالؓ اذان سُنائی
سامنے چہرہ اُوس ماہی دا جیدی کملی ہیٹھ خُدائی

وہ وقت کتنا دِل کش اور رقت آمیز ہوگا۔ جب حضرت بلالؓ نے خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چہرہ کر کے اذان دی ہوگی۔

marfat.com

افلاک کے فرشتے۔ جنت کی حوریں بھی آفریں کہہ رہے ہوں گے۔ تمام صحابہ کرام حضرت بلالؓ کی قسمت پر رشک کررہے ہوں گے۔ یہ سعادت نہ کسی کو ملی نہ ملے گی نہ قیامت تک کوئی پا سکے گا جو سعادت حضرت بلالؓ کو ملی۔

ایسے بھی لوگ گزرے ہیں زمانے میں ایماں والے
کہ جن کی داستاں کو یاد کرتے ہیں جہاں والے

ایک وہ وقت آیا کہ حضور ﷺ کو سخت بخار ہوا جس کی وجہ سے حضور ﷺ کو بہت تکلیف تھی۔ حضرت بلالؓ بار بار حضور ﷺ کی زیارت کرتے اور روتے تھے اس دوران حضور ﷺ مسجد میں نہ آئے۔ جب حضرت بلالؓ نے اذان دی اور کہا

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰه

اور سامنے حضور ﷺ نظر نہ آئے تو زاروقطار رونے لگے۔ مشکل سے اذان ختم کی اور دوڑ کر حضور ﷺ کے پاس چلے گئے۔ قدموں کو بوسہ دیا اور زاروقطار رونے لگے۔

پھر جب حضور ﷺ کا وصال ہوگیا تو ایسے لگا جیسے جان ہی نکل گئی ہو مدینے کی گلیوں میں روتے پھرتے تھے۔ کبھی بے ہوش ہوجاتے اور کبھی ہوش میں آکر ہائے آقا ہائے آقا پکارتے تھے۔ حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر سر جھکائے بیٹھے رہتے۔ خاموش رہتے۔

اب کسی نے کہا اے بلالؓ اذان کیوں نہیں دیتے تو روکر جواب دیا

marfat.com

جب میں اذان دیتا تھا تو سامنے حضور ﷺ کا چہرہ انور ہوتا تھا۔اب اذان دُوں گا تو حضور ﷺ کا چہرہ سامنے نہ پا کر اذان پوری نہ کر سکوں گا۔

پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے اجازت لی کہ میرا دِل مدینے میں نہیں لگتا۔میں اپنے بھائیوں کے پاس شام جانا چاہتا ہوں۔حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا اے سیّدنا بلال ؓ ہم آپ کے بغیر اُداس ہو جائیں گے۔آپ نہ جائیں۔

اصرار بڑھ گیا تو اجازت دے دی۔

میری بہنو!

جب حضرت بلال ؓ مدینہ چھوڑ کر چلے تو عورتیں رو رہی تھیں۔مَرد بھی اَشکبار تھے۔چھوٹے چھوٹے بچّے حضرت بلال ؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہہ رہے تھے۔بابا اب اذان کون دے گا۔بابا بلال ؓ آپ اذان دیتے ہیں تو حضور ﷺ یاد آ جاتے ہیں۔بابا نہ جائیں۔یہ سُنا تو حضرت بلال ؓ رونے لگے۔دوڑتے ہوئے حضور ﷺ کے روضے پر آئے اور سَلام عرض کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کا غلام شَام جا رہا ہے۔اجازت دے دیں۔یہ کہہ کر خوب روئے اور شام روانہ ہو گئے۔چند سالوں کے بعد حضور ﷺ خواب میں تشریف لائے۔فرمایا اے بلال ؓ کیا ہماری ملاقات بھول گئے۔کبھی مدینے آ کر مِل جاؤ۔بیدار ہوئے تو اَشکبار ہو گئے اور بچوں سے کہا میں مدینے جا رہا ہوں۔رات اور دِن کا سفر کر کے مدینے آئے۔لوگوں کو معلوم ہوا تو مسجدِ نبوی آپ سے ملنے والوں سے بھر گئی۔سب ہی بابا بلال ؓ کو سلام کر رہے تھے۔آخر سب نے تمنا کی کہ آج بابا بلال ؓ اذان دیں۔سب نے فرمائش کی۔مگر آپ نے انکار کر دیا۔اب لوگوں نے امام حَسن اور امام حسین ؑ سے عرض کی

marfat.com

کہ آپ اگر ارشاد فرمائیں گے تو حضرت بلالؓ ضرور مان جائیں گے۔ اس بات پر امام حَسن اور امام حسینؓ دونوں مسجدِ نبوی میں تشریف لائے اور اذان کی فرمائش کی۔ حضرت بلالؓ نے دونوں کے ہاتھوں کو بُوسہ دیا اور کہا اے پیارو! تمہاری بات تو میرے کملی والے بھی نہیں ٹالا کرتے تھے۔ اس لیے میں کون ہوتا ہوں آپ کی بات نہ ماننے والا۔ عصر کا وقت ہوا۔ مدینے کے لوگ مسجدِ نبوی میں جمع ہو گئے اور انتظار کرنے لگے کہ کب حضرت بلالؓ چبوترے پر چڑھ کر اذان دیتے ہیں۔

فلک کے فرشتے پُکار کر کہہ رہے تھے۔

دیوانہ رسول کا بھی حال دیکھ لو
اذان دینے والے ہیں بلالؓ دیکھ لو

جب حضرت بلالؓ نے اذان شروع فرمائی۔ لوگوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کا سماں گھوم گیا۔ سارے کے سارے اونچی اونچی آواز میں رونے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں آنسوؤں کی بَرسات شروع ہوگئی۔

سُن کر اذاں بلالؓ کی کہرام مچ گیا
جبرئیلؑ بولے عاشقوں کا حَال دیکھ لو

اِدھر جب حضرت بلالؓ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ

پر پہنچے تو ضبط نہ ہوسکا۔ پُکارنے لگے۔

اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللهِ...... اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللهِ

یہ کہتے کہتے چبوترے سے نیچے گر گئے۔ تمام لوگوں نے روتے روتے

marfat.com

حضرت بلالؓ کو پکڑا۔ پانی پلایا۔ ہوش میں آئے تو فرمایا مجھے حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر لے چلو۔ وہاں جا کر درود شریف پڑھنے لگے۔ اور عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ قیامت کے روز بلال کو کملی کے نیچے چھپالینا۔ حوضِ کوثر کا جام پلا دینا۔ یا رسول اللہ آخری وقت میں عزرائیلؑ سے کہنا کہ یہ میرا بلالؓ ہے اس کی جان آہستہ سے نکال۔ یا رسول اللہ ﷺ کرم کی نظریں فرما دیں تو بلالؓ کے دِل کو قرار و سکون آجائے۔ یہ عرض کرتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے۔ پھر آپ سے اجازت لی اور لوگوں سے مِل کر ملکِ شام چلے گئے۔

میری بہنو!

ایک وقت گزرا کہ آپ بیمار ہو گئے گھر والے سارے آنسو بہا رہے تھے لوگوں نے کہا یا بلالؓ آپ کے چہرے پر رونق اور مسکراہٹ کس وجہ سے ہے تو فرمایا وہ دیکھو! کملی والے مجھے لینے کے لیے آئے ہیں۔

ویکھ کے اُہدا سوہنا مُکھڑ...... بُھل گیا مینوں اپنا دُکھڑا
دِل ڈھڈا اَج شاد...... ویکھو نی میرا ماہی آیا
مینوں دئیوں مبارکباد...... ویکھو نی میرا ماہی آیا

بَس آنکھیں سامنے ٹِک گئیں۔ لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ سارے مدینے والوں کو اذان سُنانے والا۔ آج واصلِ بحق ہو گیا۔ عاشق اپنے محبوب کے پاس پہنچ گیا۔ جا کر دیدار کا طالب ہو گیا۔

آج بھی حضرت بلالؓ کی زندگی کے اوراق کا مطالعہ کرتے ہیں تو آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو جاتی ہیں کہ ایسے لوگ بھی دُنیا میں ہوئے

marfat.com

جنہوں نے ایمان وسلام، قرآن اور توحید ورسالت کی خاطر اپنا دھن مَن سب کچھ قربان کر دیا۔

مگر عشاق اپنی جان کی پروا نہیں کرتے
خدا سے ڈرنے والے موت سے ہرگز نہیں ڈرتے

" آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو دین پر استقامت عطا فرمائے۔ آنسو رونے والی آنکھیں عطا فرمائے۔ دَرد والا دِل عطا فرمائے وجد والا وجود عطا فرمائے۔ ذِکر والی زبان عطا فرمائے۔ اپنے فِکر والا خیال عطا فرمائے۔ نیک نیک محفلوں میں آنے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم سب کے والدین کو صحتِ کُلّی عطا فرمائے۔ ہم سے وہ کام لے۔ جس سے اللہ اور اُس کا رسول ﷺ راضی ہو۔

اے اللہ ہم سب کو نبی ﷺ کی زیارت کروا دے۔ ہم سب کو مدینہ دکھا دے۔ خانہ کعبہ کی زیارت کرادے۔ یا اللہ تیرے محبوب کی جالیوں کے بوسے نصیب ہو جائیں۔ اُن جالیوں کے سامنے صلوٰۃ وسلام پڑھنا نصیب ہو جائے۔ سب کی دِلی آرزوئیں پوری ہو جائیں۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا
ہر مشکل مہم کو حل کرنے کے لیے اذان دیا کرو
جیسے بارش نہ ہو، قحط سالی ہو، ظالم حکمران ہو، زلزلے کا خطرہ ہو

marfat.com

تقریر نمبر ﴿10﴾

غوثِ اعظم

حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمُ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ○

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیِّ الْکَرِیْمُ ﷺ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

☆ سب تعریف خالق کائنات کے واسطے جو واحدہٗ لاشریک ہے۔ جس کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں۔ جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔ جو دُنیا بنانے پر قادر ہے اور دُنیا برباد کرنے پر بھی قادر ہے۔ جس کے دربار میں بڑے بڑے سلطان، بڑے بڑے شہ زور اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ جس کے عدل سے انبیاء بھی ڈرتے ہیں۔ اور جس کے رحم سے گنہگاروں کے چہرے کھل اُٹھتے ہیں۔ اُس کی ذات کی تعریف ایک خاکی انسان سے نہیں ہوسکتی۔

marfat.com

کائنات کی زبانیں تھک جائیں گی۔
قلم لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں گے۔
کاغذ اور سیاہی ختم ہو جائے گی۔
مگر ربّ کائنات کی تعریف ختم نہ ہو گی۔

اُس کا مقام ہے کہ

کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک در در کی
کسی کو خاک کی ڈھیری کسی کو سنگ مرمر کی
وہ شاہوں کو گدا کر دے گدا کو بادشاہ کر دے
اشارہ اُسکا کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں

درود و سلام کا ہدیہ آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکار دو عالم رحمت جہاں، سرکار مدینہ، نور کا نگینہ، راحت قلب و سینہ، امام الانبیاء و امام المرسلین، شب اسریٰ کے دولہا، ساری کائنات کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ میں کہ جن کا نام لینے سے دل کو سرور آجاتا ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کہ جن کے صدقے سے خداوند کریم نے ساری کائنات کو بنایا۔

خدا سے ڈرنا یہ ہے کہ ہمیشہ نیک کام کرنے چاہئیں اور سچوں کے ساتھ ہونے سے مراد یہ ہے کہ نیک لوگوں کی محبت میں بیٹھا جائے۔ نیکوں سے محبت کی جائے۔ نیک محفلوں میں شرکت کی جائے۔

marfat.com

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ سنو! نیک لوگوں کی صحبت ایسے ہے جیسے عطار کی دکان اگر عطار کی دکان سے کوئی چیز نہ بھی خریدیں صرف اس کے پاس بیٹھ جائیں جب آپ گھر جائیں گے تو آپ سے خوشبو آ رہی ہوگی۔ اور بُرے لوگوں کی صحبت کی مثال ایسے ہے جیسے لوہار کی دکان جیسی ہے کہ اگر لوہار کے پاس بیٹھیں گے تو دھواں ناک میں چڑھے گا اور کپڑوں پہ آگ کی چنگاریاں پڑ کر کپڑوں کو جلا دیں گی۔

جیسے کسی نے کہا ہے

صحبت نیکاں اِنج کر جانی جیویں دکان عطاراں
سودا چاہے ناں لیئے کوئی لپٹاں آؤن ہزاراں
صحبت بداں دی اِنج کر جانی جیویں دکان لوہاراں
چیز چاہے ناں لیئے کوئی چنگاں پین ہزاراں

حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ میں حمام میں نہانے گیا وہاں کی مٹی میرے ہاتھ کو لگ گی میں نے سونگھا تو اس میں سے خوشبو آ رہی تھی۔ میں نے مٹی سے پوچھا کہ اے مٹی تیری فطرت میں خوشبو نہیں ہے۔ تجھ میں خوشبو کہاں سے آ گئی۔ مٹی نے جیسے زبان حال سے کہا۔ اے سعدی یہ مانتی ہوں کہ مجھ میں خوشبو نہیں۔ مگر ایک دن ایک آدمی یہاں آیا۔ اُس نے پھولوں کا ہار گلے سے اتار کر میرے اوپر رکھ دیا۔ پھر وہ چند منٹوں کے بعد ہار لے کر چلا گیا۔ میں چند منٹ پھولوں کی صحبت میں رہی ہوں۔ اس لیے مجھ سے خوشبو آ رہی ہے۔

marfat.com

جمالِ ہم نشیں دَر من اثر گرد
وگر نہ مَن ہمہ خَاکم کہ ہستم

میری بہنو!

اگر پھولوں کی صحبت سے مٹی خوشبودار ہو سکتی ہے تو نیکوں کی صحبت سے بُرے لوگ کیوں نیک نہیں ہو سکتے۔ یقیناً اچھی صحبت سے اچھا اثر پڑتا ہے۔ اچھی محفل سے اچھا اثر پڑتا ہے اور بری محفل کا بُرا اثر ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ آیا ہے کہ آپ نے لوگوں کو تبلیغ فرمائی اور صرف اکیاسی لوگ ایمان لائے جو کافر رہے اُن میں آپ کا بیٹا بھی تھا۔ جس کا نام کنعان تھا کیونکہ وہ کافروں کی صحبت میں بیٹھا اس لیے کافر ہو گیا۔

میری بہنو!

اگر نبی کا بیٹا بُروں کی محفل میں نہ بیٹھتا تو ایک نیک انسان ہوتا۔ ورنہ ہم تو کیا چیز ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بُروں کی محفل میں نہ بیٹھیں۔ اُن کا رنگ ضرور چڑھے گا۔ ایسی عورتیں جن کا کردار ٹھیک نہ ہو ہمیں اُن سے ملنا جلنا نہ چاہیے۔ اور نہ ہی انھیں اپنے گھر بلانا چاہیے اس لیے کہ ان کی عادتیں ہماری بہنوں اور بیٹیوں کو خراب کر سکتی ہیں۔

قرآن پاک میں ہی ایک واقعہ سورۃ کہف میں ہے۔ اصحاب کہف کا واقعہ یعنی غار والے ولیوں کا واقعہ۔ ایک شہر کا بادشاہ ظالم تھا۔ اور لوگوں کو کہتا کہ

marfat.com

بتوں کو سجدہ کرو۔ لوگ گمراہ ہوتے گئے مگر سات دوست جو بہت پکے مسلمان تھے۔ انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ رات ہونے پر اس شہر کو چھوڑ دیں۔ جب رات ہوگئی تو وہ تمام شہر سے نکلے ایک ساتھی کے ساتھ اسکا کتا تھا۔ ساتھیوں نے کہا کتے کا کام بھونکنا ہے۔ جب ہم کہیں چھپ جائیں گے۔ تو یہ بھونکے گا اور لوگوں کو ہماری خبر ہو جائیگی اس لیے اس کتے کو دور چھوڑ آؤ۔ اس نے لاٹھی اُٹھائی اور کتے کے پیچھے دوڑا کافی دور کتے کو چھوڑ آیا اور اپنے ساتھیوں سے مل گیا لیکن جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی کتا اُن کے پیچھے آرہا تھا۔ پھر اس نے بھگا دیا مگر وہ واپس آگیا۔ کئی دفعہ اسے دُور چھوڑ کے آیا۔ آخر کتے نے خداوند تعالیٰ کے حضور دُعا کی کہ اے باری تعالیٰ مجھ کو زبان دے۔ خداوند کریم نے کتے کو زبان عطا فرمائی۔ اس نے انسانی زبان میں کلام کیا اور کہا

اے ولیو سنو ...... مجھے اپنی صحبت سے دور نہ کرو۔ میں اُن گمراہ لوگوں کے شہر میں نہیں رہنا چاہتا۔ میں آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔ میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اور آپ کو یہ ڈر ہے کہ بھونکوں گا۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں کبھی بھی بھونکوں گا نہیں۔

کسی نے کہا ......

نال میں بھونکاں نال میں ٹونکاں نال میں شور مچاواں
شاید تہاڈی سنگت کارن میں بھی جنت جاواں

marfat.com

میری بہنو!

پھر وہ کتا ایک غار میں ولیوں کے ہمراہ بیٹھ گیا۔ خداوند کریم نے فرمایا ہم نے انہیں سلایا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ وہ کتا قیامت کے دن انسانی شکل میں جنت میں جائے گا۔ دیکھئے اچھوں کی صحبت جنت میں لے جاتی ہے۔ چاہے وہ کتا ہی کیوں نہ ہو۔ یعنی اگر کتنا بھی برا کیوں نہ ہو۔ انسان ہو مگر نیکوں سے صحبت رکھے تو اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جنت اُس کا ٹھکانہ بنا دیتا ہے۔ میں نے قرآن پاک کی جو آیت کریمہ تلاوت کی تھی۔ اُس میں ہے کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اس سے ہم ولیوں، قطبوں، اور خصوصاً حضرت پیروں کے پیر دستگیر حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اُن کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ خدا کے ولی خدا سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ اُن کے دل میں خداوند کریم کا اتنا خوف ہوتا ہے کہ وہ دنیا سے بے خوف ہو جاتے ہیں۔

سب سے بڑی دانائی اللہ تعالیٰ کا خوف ہے جس کے دل میں خوف خدا ہوتا ہے وہ ہر برائی سے بچ جاتا ہے خود سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا جو آنکھ خوف خدا سے روئی ہوگی۔ وہ جہنم میں نہ جائیگی۔ انہیں اولیاء اللہ میں سے حضرت شیخ سیّدنا عبدالقادر جیلانی بھی ہیں آپ کے والدین سید تھے اور تقویٰ والے تھے۔ ایک دن آپ کے والد نہر پر وضو کر رہے تھے کہ ایک سیب بہتا ہوا آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

marfat.com

پڑھ کر کھالیا کھانے کے بعد سوچا کہ مالک کی اجازت کے بغیر ہی کھالیا۔ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے پوچھ لیا۔ تو کیا جواب دوں گا۔ یہ سوچ کر زار و قطار رونے لگے۔ پھر نہر کے کنارے کنارے چل پڑے۔ کئی دنوں کے بعد ایک جگہ پہنچے۔ جہاں سیبوں کا باغ تھا اور ایک درخت کی ٹہنی نہر میں جھکی ہوئی تھی۔ خیال کیا کہ اسی جگہ سے سیب بہہ کر گیا ہے۔ آپ باغ میں گئے۔ باغ کے مالی سے پوچھا بابا جی باغ کا مالک کون ہے۔ مالی نے بتایا۔ باغ کا مالک عبداللہ صومعی ہے۔ اور بتایا کہ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ بابا جی کے پاس چلے گئے اور جا کر سلام کیا۔ اور عرض کی حضور میں نے آپ کے باغ کا ایک سیب بغیر اجازت کے کھالیا ہے۔ آپ روتے روتے بابا جی کے قدموں میں گر پڑے اور کہا بابا جی مجھے معاف کر دیں۔ باغ کے مالک اللہ کے ولی حضرت عبداللہ صومعی تھے۔ انہوں نے خیال کیا کہ ایسا نیک لڑکا پھر نہ ملے گا اور دل ہی دل میں بہت خوش ہوئے اور بولے اے لڑکے یہ معاف نہیں ہوگا۔ ایک میری شرط ہے۔ حضرت ابو صالح جو حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی کے والد تھے۔ نے کہا۔ بابا جی فرمائیے۔ مالک نے کہا۔ میرے باغ کو سات سال تک پانی دے۔ پھر سوچوں گا کہ تجھے معاف کر دوں یا نہ کروں

حضرت ابو صالح نے کہا بابا جی مجھے منظور ہے۔ پھر انھوں نے باغ کا کام دن رات شروع کر دیا۔

میری بہنو!

سات سال تک باغ کو پانی دینا اور رکھوالی کرنا آسان کام نہ تھا۔ مگر

marfat.com

حضرت ابوصالح نے اس لیے کیا کہ میرا گناہ معاف ہو جائے اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ جاؤں۔ آپ مسلسل باغ میں رکھوالی کرتے رہے ایک سال گزر گیا دو سال گزر گئے۔ یہاں تک کہ سات سال گزر گئے۔ تو عرض کیا کہ باباجی اب تو پوری مدت گزر گئی ہے۔ مجھے معاف فرما دیں۔ یہ سن کر باباجی نے کہا بیٹے میری ایک اور شرط ہے۔ اگر وہ پوری کر دی تو تجھے معافی ہو جائے گی۔ حضرت ابوصالح نے عرض کیا جلدی بتائیے وہ کیا شرط ہے۔ یہ سن کر باباجی نے کہا بیٹے میری ایک بیٹی ہے۔ جو سر سے گنجی ہے۔ آنکھوں سے اندھی ہے۔ کانوں سے بہری ہے۔ زبان سے گونگی ہے۔ ہاتھوں پیروں سے عاری ہے۔ ایسی بیٹی سے تجھے شادی کرنا ہوگی۔ اگر یہ شرط قبول ہے تو معافی ہو سکتی ہے۔ اگر آج کل کا کوئی نوجوان ہوتا تو کہتا کہ گوشت کے لوتھڑے کو کیا کرنا ہے۔ میں نے ساری زندگی گزارنی ہے۔ حضرت ابوصالح نے یہ نہیں سوچا بلکہ انہوں نے کہا کہ خدا کے حضور شرمندہ ہونے سے بچ جاؤں گا۔ آپ نے یہ شرط بھی منظور کر لی اور شادی ہو گئی۔ جب آپ بیوی کے کمرے میں تشریف لے گئے اور دروازہ کھولا تو وہ حسین و جمیل عورت تھی۔ یہ دیکھ کر واپس آ گئے۔ اور ساری رات سردی میں باغ کے اندر گزار دی۔ تہجد کے وقت حضرت عبداللہ صومعی تشریف لائے اور فرمایا بیٹا ابوصالح تم باغ میں پھرتے ہو انھوں نے عرض کیا حضور آپ نے جو صفات میری بیوی میں بتائی تھیں۔ وہ اس عورت میں نہیں ہیں۔ وہ تو کوئی غیر عورت ہے۔ یہ سن کر باباجی مسکرائے اور فرمایا بیٹا اس کا بھید کھول دوں۔

marfat.com

بیٹا میں نے اپنی بیٹی کو اس لیے گنجی کہا تھا کہ اس نے کبھی اپنا سر ننگا نہیں کیا۔ اگر آج کل کسی عورت کو کہہ دیا جائے کہ بہن سر پر دوپٹہ لے لو تو کہتی ہے مجھ سے کوئی کام نہیں ہوتا۔ اگر آٹا گوندنے لگتی ہے تو پہلے سر سے دوپٹہ اُتار دیتی ہے۔ جھاڑو دینے لگتی ہے یا اور کوئی کام کرنے لگتی ہے تو دوپٹہ نہیں لیتی باپ اور بھائیوں کے سامنے سر ننگے پھرتی ہے۔ اور یہ بھی کہہ دیتی ہے یہاں کونسا کوئی ہے۔ ان کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے لعنتیں کرتے رہتے ہیں کہ جب تک وہ عورت سر پہ دوپٹہ نہیں لیتی۔ اور آنکھوں سے اندھی اس لیے کہا تھا۔ جب سے جوان ہوئی تھی۔ اس نے کسی غیر مرد کو نہیں دیکھا۔ بہری ہے۔ اس لیے کہا تھا۔ کہ اس نے کسی غیر مرد کی آواز نہیں سنی۔ گونگی اس لیے کہا تھا۔ کہ اس کی زبان سے قرآن اور حدیث نکلا یا ذکر خدا نکلا۔ ہاتھوں پیروں سے عاری اس لیے کہا کہ اس نے کبھی اپنے گھر سے قدم باہر نہیں نکالا۔

میری بیٹی حافظ قرآن اور پاکیزہ صفات کی حامل ہے اور اے بیٹے جس دن تو آیا تھا۔ میں نے اسی دن سوچ لیا تھا کہ ایسی نیک لڑکی کیلئے تیرے سے زیادہ نیک لڑکا پھر نہ ملے گا۔ (قصص الاولیاء)

میری بہنو!

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ماں حافظ قرآن تھی اور والد بھی حافظ قرآن تھے۔ دونوں تقوٰی والے تھے۔ جب والدین ایسے ہونگے تو اولاد بھی شان والی ہی ہوتی ہے۔ اور پھر بیٹا بھی ولیوں کا ولی ہی ہوتا ہے۔

marfat.com

میری بہنو!

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جس رات شہر میں پیدا ہوئے اسی رات جتنے بچے پیدا ہوئے سب کے سب ولی اللہ تھے۔ رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو چاند میں شک پیدا ہوا کہ شاید چاند نظر آیا یا نہیں۔ تو اس وقت ایک ولی اللہ نے فرمایا جا کر ابو صالح کے گھر بیٹے عبدالقادر کو دیکھو۔ اس نے سحری کے بعد دودھ پیا ہے تو روزہ نہیں اور اگر نہیں پیا تو روزہ ہے۔ لوگوں نے معلوم کیا تو آپکی اماں جان نے فرمایا میرے بیٹے نے سحری کے بعد سے دودھ نہیں پیا۔ اس لیے آج روزہ ہے۔

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

میری بہنو!

حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چار سال چاہ ماہ چار دِن کے ہوئے تو والدہ نے قرآن مجید پڑھانے کیلئے ایک اُستاد صاحب کا انتخاب کیا۔ اُستاد صاحب نے آپ کو بسم اللہ پڑھائی۔ مگر آپ نے اُستاد صاحب کو پہلے ایک سپارہ سنایا۔ پھر دوسرا...... پھر تیسرا...... اور الغرض سناتے سناتے پندرہ سپارے زبانی سنا دیئے۔ استاد صاحب حیران ہو گئے کہ اسے تو ابھی شروع کرنا تھا۔ اس نے پندرہ سپارے سنا دیئے۔ اُستاد صاحب نے پوچھا کہ بیٹا عبدالقادر جیلانی یہ پندرہ سپارے کہاں سے حفظ کیے۔ آپ نے جواب دیا۔ اُستاد جی جب میں اپنی

marfat.com

ماں کے پیٹ کے اندر تھا۔تو قرآن سُنا کرتا تھا۔ یہ پندرہ سپارے میں نے اپنی ماں کے پیٹ میں حفظ کیئے ۔(قسط۱ امراضِ نسواں)

میری بہنو!

جب آپ لڑکپن میں کھیلنے کا ارادہ فرماتے۔غیب سے آواز آتی۔اے عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہم نے تجھے کھیلنے کے واسطے نہیں پیدا کیا۔

میری بہنو

ماں باپ کا اولاد پر بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔اگر ماں نیک ہوگی۔تو اولاد بھی نیک ہو تی ہے۔اگر ماں نمازی ہوتو اولاد بھی نماز پڑھنے والی ہوتی ہے۔اگر ماں میں اچھی عادتیں ہوں تو اولاد بھی اچھی ہوتی ہے۔ماں میں عادتیں اچھی نہ ہوں تو اس کا اثر اولاد پر بھی پڑتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ماں کی خدمت بھی کرتے تھے اور دین کا علم بھی حاصل کرتے تھے ایک دن ماں نے فرمایا بیٹا میں چاہتی ہوں کہ علم دین حاصل کرنے کے لیے بغداد جائے آپ نے عرض کیا ماں آپ کی خدمت کون کرے گا تو اماں نے فرمایا چھوٹا بیٹا جو موجود ہے۔اے عبدالقادر میں تجھے دین کیلئے وقف کرتی ہوں اپنا حق معاف کرتی ہوں اب تو تیاری کر بغداد جانے کیلئے ایک قافلہ تیار ہے۔یہ چالیس دینار ہیں۔جو میں نے تیری گدڑی میں سی دیئے ہیں۔جب ضرورت پڑے خرچ میں لے آنا اور ایک ضروری نصیحت یاد

marfat.com

رکھنا کہ بیٹے کوئی وقت ہو جھوٹ نہ بولنا۔

اس جہاں کی اچھی ماؤں کو سلام
جنتوں کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

اب میں تجھے قافلے کے ساتھ بغداد بھیج رہی ہوں۔ اللہ نے چاہا تو قیامت کے دن ملاقات ہوگی یہ کہہ کر بیٹے کو تیار کیا اور اپنے سینے سے لگا کر آنسو بہا کر روانہ کیا۔

جاندی واری بیٹے تائیں تے گٹ کلیجے لایا
ہن اے چہرہ روز قیامت دیکھاں گی فرمایا

قافلہ روانہ ہو گیا مگر ماں کے آنسو خشک نہ ہوئے اس کے دونوں ہاتھ دعا کے لیے اُٹھے ہوئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کی مدد فرما۔ میرے بیٹے کو علمِ دین میں ممتاز کر دے۔

قافلہ جا رہا تھا کہ راستے میں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا ایک ایک سے اس کا مال لوٹنے لگے سب سے سامان لوٹ لیا۔ ایک ڈاکو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھی آیا اور تلاشی لی تو کچھ نہ ملا وہ آپ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا اور کہا کہ یہ لڑکا کہتا ہے۔ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ مگر تلاشی لی ملے نہیں۔ سردار نے کہا۔ لڑکے وہ چالیس دینار کہاں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میری ماں نے گدڑی میں سی رکھے ہیں۔ جب گدڑی کو کھول کے دیکھا تو دینار مل گے۔

marfat.com

اے میرے بیٹے جھوٹ ناں بولیں تے ماں میری فرمایا
ایسے لئی میں دسیا میرے کول ہے اے سرمایا

سردار نے کہا اے لڑکے لوگ تو اپنا مال چھپاتے ہیں کہ بچ جائے مگر تو نے ظاہر کر دیا ایسا کیوں کیا۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا جب میں گھر سے چلا تھا۔ تو میری ماں نے فرمایا تھا۔ اے میرے بیٹے جھوٹ نہ بولنا۔ اس لیے میں نے جھوٹ نہیں بولا یہ سن کر سردار سوچ میں پڑ گیا اور پھر بولا دیکھو یہ لڑکا اپنی ماں کا حکم مان رہا ہے اور ہم اپنے خالق و مالک کے نافرمان ہیں ہم ڈاکے ڈالتے ہیں۔ ہم کتنے بُرے ہیں۔ یہ کہہ کر سردار نے رونا شروع کر دیا اور بولا اے لڑکے کیا ہماری توبہ قبول ہو سکتی ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں تم اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمادے گا۔ اور راضی بھی ہوگا یہ سن کر سردار نے سچے دل سے توبہ کی۔ باقی ڈاکوؤں نے بھی دل کے ساتھ توبہ کی اور نیک ہو گئے۔

جیسے قرآن فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۝

میری بہنو!

ہمیں بھی سچ بولنا چاہیے۔ ہر حالت میں سچائی کا دامن نہ چھوڑیں۔ مسجد میں ایک اُستاد صاحب سے پڑھنے لگے۔ وہاں آپ نے قرآن و حدیث کا علم حاصل کیا شریعت و طریقت کے رموز و طریقے سیکھے۔ ایک وہ وقت بھی آیا کہ تمام اُستادوں نے کہہ دیا کہ اب اس کے پاس ہم سے بھی زیادہ علم آ گیا ہے

marfat.com

لوگ دور دور سے علم کی پیاس بجھانے چلے آتے تھے اور آپ ان کو سیراب کرتے جاتے تھے۔ ایک دن نماز ظہر کے بعد حضور تشریف لائے اور فرمایا بیٹا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تو لوگوں کو وعظ کیوں نہیں کرتا۔ آپ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ دعا فرمائیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنا منہ کھول آپ نے منہ کھولا تو حضور نے سات مرتبہ آپ کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور دعا فرمائی۔ پھر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد حضرت علی تشریف لائے۔ انھوں نے بھی فرمایا۔ منہ کھولو۔ آپ نے منہ کھولا تو انھوں نے چھ مرتبہ اپنا لعاب دہن منہ میں ڈالا اور دعا کی۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے میرا وعظ کہنے کو دل مچلنے لگا اور میں وعظ کہنے لگا۔ تو بے شمار لوگ سننے کو آئے۔ پھر تو آپ کئی زبانوں میں وعظ کہنے لگے۔ ہزاروں لوگوں کا مجمع ہوتا تھا۔ چالیس قطاریں ابدالوں اور ولیوں کی ہوا کرتی تھی۔

ایک دن آپ نے منبر پر چڑھ کر فرمایا۔ اے ولیو...... اے ابدالو سنو......

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰه

یہ میرا قدم کل اولیاء کے کندھوں پر ہے۔ **جس کے** کندھے پر میرا قدم نہ ہوگا وہ ولی نہیں ہوسکتا۔ یہ کہنا تھا کہ حاضر ولیوں نے اپنی گردنیں جھکا دیں اور کہا آپ کا قدم ہمارے کندھوں پر ہے۔ ہم آپ کے مرید ہیں۔ غلام ہیں۔ جتنے روئے زمین پر اولیاء اللہ تھے۔ سب جھک گئے۔

marfat.com

جو وَلی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب اُدب رکھتے ہیں دِل میں مِرے آقا تیرا
گردنیں جُھک گئیں سَر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشفِ سَاق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

میری بہنو!

یہ مقام ہے حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا کہ تمام اولیاء آپ کو سردار مانتے ہیں

آپ کا مقام یہ ہے کہ

غوث اعظم درمیانِ اولیاء
چوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم درمیانِ انبیاء

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی کرامات بے شمار ہیں۔ آپ نے کئی مُردوں کو زندہ فرمایا۔ بیماروں کو دعا دی تو اُن کو شفا ہوگئی۔ گمراہوں کو ہدایت یافتہ کر دیا بے دینوں کو دین کی دولت سے لبریز کر دیا۔ ایک بار مسلمان اور عیسائی میں مقابلہ شروع ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ نے مردے زندہ کئے ہیں مگر مسلمانوں کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مردہ زندہ نہیں کیا ہے کہ گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت غوث اعظم تشریف لے آئے آپ نے سن کر فرمایا اے عیسائی اگر عیسیٰ علیہ السلام نے مردے زندہ کئے ہیں تو میں بھی مردے زندہ کر سکتا ہوں اگر میں مردہ زندہ کردوں تو ایمان لے آئے گا۔ عیسائی حیران ہوگیا اور بولا ہاں اگر آپ مردوں کو زندہ کر دیں تو

marfat.com

آپکے دین میں آجاؤں گا۔آپ نے تمام لوگوں کو ساتھ لیا اور قبرستان آ گئے۔فرمایا اے عیسائی جس قبر کو اشارہ کرے اُسی کو زندہ کردوں گا۔عیسائی نے ایک پرانی قبر کی طرف اشارہ کر دیا کہ حضرت اسی قبر والے کو زندہ کر دو۔آپ نے فرمایا۔

فَتَوَجَّهَ اِلَى الْقَبْرِ وَقَالَ قُمْ بِاِذْنَ اللّٰه

اللہ کے حکم سے اُٹھ یہ کہنا تھا کہ قبر پھٹ گئی اور وہ مردہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو گیا اور اس نے آپ کو سلام کیا چند باتیں کہیں آپ نے دوبارہ فرمایا وہ مردہ ہو گیا پھر اس کی قبر بنادی گئی یہ دیکھ کر عیسائی مسلمان ہو گیا۔(قصہ]ار اخص

عیسیٰ کے معجزوں نے مردے جلا دیئے ہیں
میرے آقا کے معجزوں نے عیسیٰ بنا دیئے ہیں

میری بہنو!

حضرت غوث اعظم کی کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنی دعا سے بیماروں کو صحت یاب فرمادیا۔بغداد کا ایک امیر آدمی جس کا نام ابو غالب تھا اس نے آپ کی دعوت کی۔آپ اپنے مریدوں کے ہمراہ تشریف لے گئے اور دعوت میں شامل ہوئے۔آپ نے کھانا کھانے کے وقت فرمایا۔اے ابو غالب تیرا بیٹا کہاں ہے اُس نے کہا حضرت آپ کھانا تناول فرمائیں وہ ابھی آجائے گا۔آپ نے فرمایا۔جب تک وہ نہیں آئے گا۔میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔یہ سن کر ابو غالب رونے لگا۔حضرت نے پوچھا۔کہ روتے کیوں ہو۔تو ابو غالب نے عرض کیا کہ میرا بیٹا مفلوج ہے۔علاج بہت کروایا ہے۔مگر آرام کہیں سے بھی نہیں آیا ہے۔حضرت

marfat.com

غوث اعظم نے فرمایا چلو مجھے اپنا بیٹا دکھاؤ۔ جب اُس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا فرمائی کہ اے باری تعالیٰ اس مریض کو شفا عطا فرما۔ یہ دُعا کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا۔ ہاتھ کا پھرنا تھا کہ وہ لڑکا دیکھتے ہی دیکھتے فوراً صحت یاب ہو کر اُٹھ بیٹھا۔ آپ کو سلام کیا اور آپ نے اسے اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔

بیماراں دے لئی، نیں شفا غوثِ اعظم
اسیراں دے مُشکل کشا غوثِ اعظم
میں ٹھوکراں کھاندی چنگی نئیں لگدی
تیرے دَر دِی ہو کے گدا غوثِ اعظم

میری بہنو!

اللہ کے ولی جو ہوتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے تقدیر کو بدل دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ جو اللہ کا دوست ہوتا ہے۔ اللہ اُس کا دوست ہوتا ہے۔ ایک حدیث مُبارکہ میں آیا ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے تو اس کی ہر بات سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔ اُس وقت کان اس کے ہوتے ہیں۔ سنتا اللہ ہوتا ہے۔ آنکھیں اُس کی ہوتی ہیں۔ لیکن دیکھتا اللہ ہوتا ہے۔ زبان بندے کی ہوتی ہے۔ مگر اس کی زبان سے بولنا اللہ کا ہوتا ہے۔ ہاتھ بندے کے ہوتے ہیں۔ مگر کام اللہ کا ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ دن دریائے فرات کے کنارے تسبیح کر رہے تھے کہ اچانک آپ نے دیکھا کہ ایک بڑھیا اپنا گھڑا ابھر لیتی ہے۔ اور

marfat.com

پھر خالی کر لیتی ہے۔ آپ اس کے قریب تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اماں گھڑا بھر لیتی ہو اور پھر خالی کر کے رونے لگتی ہو۔ اس کا کیا سبب ہے۔ وہ بولی آپ کون ہیں پوچھنے والے تو آپ نے فرمایا۔ میرا نام عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بڑھیا نے کہا جس کو گیارھویں والا پیر کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں۔ اب وہ بڑھیا ادب سے کھڑی ہو گئی۔ حضور میرا بیٹا بارات لیکر گیا۔ جب شادی کر کے واپس آرہا تھا تو دریا میں کشتی بھنور میں پھنس گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ڈوب گئی سارے باراتی دلہن اور دولہا غرق ہو گئے۔ اسی دن سے میں ہر روز اس دریا پر آ کر روتی ہوں۔ آپ نے فرمایا اماں کتنے سال ہو گئے ہیں۔ اس عورت نے عرض کیا یا حضرت بارہ سال بیت گئے مگر میرا دکھ بڑھتا جا رہا ہے اور یہ کہہ کر وہ رونے لگی آپ نے فرمایا اگر وہ سب باہر آ جائیں تو میرے اللہ کا شکر ادا کرو گی۔ اُس نے کہا ایک شکر میں تو کروڑوں شکر ادا کروں گی۔

آپ نے فرمایا اماں ابھی قدرت خداوندی کا نظارہ کر۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کیا اور نرم نرم ریت پر دو نفل ادا کیے۔ پھر سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی۔ اے اللہ میں حقیر نکما انسان ہوں۔ تیرا بندہ تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ اُمتی ہوں۔ تیری بارگاہ میں آنسو بہا کے دعا کرتا ہوں کہ جیسے تو قیامت کے دن مردوں کو زندہ کریگا۔ آج ایسے ہی تمام باراتیوں کو زندہ فرما دے۔ یہ دعا آپ نے بار بار کی۔ ارشاد ہوا اے عبدالقادر تو ہمارا دوست ہے۔ ہم نے تیری دعا کو قبول کر لیا ہے۔ سر سجدے سے اُٹھا اور ہماری قدرت کا نظارہ دیکھ۔ حضرت شیخ

marfat.com

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب سجدے سے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ دریا میں طوفانی لہریں اٹھ رہی ہیں۔ اس کے اندر سے کشتی آہستہ آہستہ ظاہر ہونے لگی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ساری کشتی اور تمام باراتی زندہ سلامت واپس آ گئے۔ مائی کی خوشیوں کا ٹھکانہ نہ تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کو سینے سے لگا لیا۔ تمام باراتی اس بات پر حیران تھے کہ ہم کیسے زندہ ہو گئے۔ تمام گاؤں والے بھی آ گئے۔ سب نے مل کر کہا......☆

پیر ہے ملیا خوب نرالہ
ڈُبیاں تائیاں تارن والا
پیر میرے دے منن والا
رہندا نئیں دِلگیر ، ساڈا گیارھویں والا پیر
ساڈا گیارھویں والا پیر

میری بہنو!

ایک غمگین نوجوان نے آ کر غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فریاد کی حضور میں نے اپنے والد مرحوم کو رات خواب میں دیکھا وہ کہہ رہے تھے۔ بیٹا میں عذاب قبر میں مبتلا ہوں۔ تو بغداد میں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر میرے لیے دعا کی درخواست کر۔ یہ سن کر سرکار بغداد نے اُس کے لیے استغفار کی اور فرمایا تیرے ابا جان کبھی میرے مدرسے سے گزرے تھے۔ اس نے کہا جی ہاں آپ خاموش ہو گئے۔ دوسرے روز وہ نوجوان دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا آج رات والد مرحوم سبز لباس زیب تن کیے خواب

marfat.com

میں تشریف لائے وہ بے حد خوش تھے کہہ رہے تھے۔ بیٹا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی دُعا کی برکت سے عذاب دور کردیا گیا۔ یہ لباس ملا ہے۔

میرے پیارے بیٹے تو اُن کی خدمت میں رہا کر یہ سن کر آپ نے فرمایا جو میرے مدرسے کے پاس سے گزرے گا اُس کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی۔

مُریدی لاتخف کہہ کر تسلّی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم کا
ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوثِ اعظم کا

میری بہنو!

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شریعت کے مطابق زندگی بسر فرماتے تھے کبھی بھی حضور ﷺ کی شریعت کی حد کو نہ توڑا۔ بلکہ ایک ایک قدم شریعت کی راہ میں اُٹھایا ایک بار آپ جنگل میں سے گزر رہے تھے کہ آپ کو پیاس لگی کہ اتنے میں ایک بادل ظاہر ہوا اور پانی برسانے لگا۔ آپ نے پانی پیا۔ پھر ایک نور ظاہر ہوا جس میں سے آواز آئی۔ اے حضرت عبدالقادر میں تیرا ربّ ہوں۔ جو دوسروں پر میں نے حرام کیا وہ تیرے اوپر ہلال کرتا ہوں جو دل چاہے کر جو دل چاہے لے کیونکہ تُو نے میری اتنی عبادت کی ہے۔ اب میں تم سے راضی ہو گیا ہوں۔ جب شیخ عبدالقادر جیلانی نے یہ سنا تو سوچنے لگے کہ یہ امر تو میرے رسول ﷺ پر نازل نہ

marfat.com

ہوا۔ یعنی نماز وغیرہ تو کربلا والوں پر معاف نہ ہوئی۔ یہ میرا ربّ نماز معاف کررہا ہے۔ حرام کو ہلال کررہا ہے یقیناً یہ شیطان کی چال ہے اور آپ نے فوراً

اَعُوْذُ بِااللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ ٥

پڑھی۔ یہ سن کر وہ نور دھواں بن گیا اور اس میں سے آواز آئی اے عبدالقادر تو اپنے علم کی وجہ سے بچ گیا ورنہ میں شیطان ہوں۔ میں نے اسی طرح سے ستر ولیوں کو گمراہ کیا یہ سنا تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا لیکن میں اپنے علم کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی وجہ سے بچ گیا۔

میری بہنو!

نماز دین کا ستون ہے۔ یہ کبھی معاف نہیں۔ قیامت کے روز سب سے پہلے سوال نماز کے بارے میں کیا جائے گا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی نے نماز سے روکنے والے کو شیطان کہا ہے۔

میری بہنو!

کوئی موقع ہو۔ شادی بیاہ ہو۔ نماز نہ چھوڑنا۔ بلکہ اپنی ساتھی عورت کو نماز کی تلقین کرو کہ بہنو نماز کا وقت ہو گیا پہلے نماز پڑھ لیں۔ پھر کوئی اور کام کریں گی۔

میری بہنو!

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ پندرہ سال تک میں نے پورا قرآن پاک ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر ختم کیا۔ ذرا غور کریں کہ ہر رات کھڑے ہو کر پورا

marfat.com

قرآن پاک ختم کرنا کتنا بڑا مجاہدہ ہے۔

قرآں کی تلاوت کا جو معمول بناتے ہیں
سُننے کو فرشتے بھی اَفلاک سے آتے ہیں

میری بہنو!

ہمیں وقت ملتا ہے مگر ہم رات کو یا صبح کو بھی قرآن کی تلاوت نہیں کرتیں۔ ہمیں افسوس ہے ہمیں روزانہ ایک قرآن پاک نہیں تو دو سپارے یا ایک سپارہ ہی پڑھ لینا چاہیئے۔ کم از کم ایک رکوع کی تلاوت کرنی چاہئے۔ اس سے خداوند تعالیٰ محافظ ہو جاتا ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

میری بہنو!

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی تو شان ہے کہ آپ نے چالیس برس عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔ اس کا مطلب ہے آپ ساری رات نوافل میں گزارتے تھے۔ قرآن کی تلاوت میں گزارتے تھے۔ توبہ استغفار میں گزارتے تھے باوضو رہتے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ آدمی کو باوضو رہنا چاہیئے۔ اگر یہ مشکل ہے۔ تو رات کو سونے سے قبل وضو کر کے بستر پر آنا چاہیئے۔ باوضو سونے والے کی دو فرشتے رات بھر حفاظت کرتے ہیں۔ ☆

marfat.com

میری بہنو!

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کا تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ آپ چونکہ بہت امیر تھے اس لیے ایک چور نے چاہا کہ رات کے وقت جا کر شیخ کا مال چوری کروں گا۔ تو بہت سا مال ہاتھ لگے گا۔ عشاء کی نماز کے بعد وہ چور آپ کے کمرے میں گھس گیا اور اس انتظار میں رہا کہ آپ کب سوتے ہیں مگر شیخ عبدالقادر جیلانی تو ساری ساری رات جاگ کر اپنے اللہ کی عبادت فرماتے تھے۔ وہ چھپ کر بیٹھا رہا آدھی رات کے وقت حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے۔ اس لیے کہ کسی کو قطب بنا دیں تا کہ وہ علاقے کا انتظام سنبھال سکے۔ آپ نے فرمایا اے خضر علیہ السلام صبح کے وقت کسی کو قطب بنا دیں گے۔ مگر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا اے شیخ ابھی ضرورت ہے۔ حضرت شیخ غوثِ اعظم نے نگاہ ولایت اور نگاہ غوثیت سے چور کی طرف دیکھا اور دیکھتے ہی قطب بنا دیا۔ فرمایا چور تو آیا چوری کرنے تھا مگر تیرے لیے قطبیت کی دعا کرتا ہوں۔ آیا چور تھا۔ واپس گیا تو قُطب تھا۔

آیا چور تے قطب بنایا
نالے اونوں سینے لایا
اللہ پاک نے رکھیا مان
تے ریساں کون کرے
میرے غوث دی اُچی شان
تے ریساں کونْ کرے

marfat.com

میری بہنو!

سرکار غوث اعظم جب روضہ رسول ﷺ پر تشریف لے گئے تو آپ پر رقت طاری تھی اور آپ زارو قطار رو رہے تھے۔ مدینہ منورہ کے ادب کے خیال سے ننگے پاؤں حاضر ہوئے۔ مسجد نبوی میں ایک ایک ستون کے پاس نفل ادا فرمائے۔ چبوترہ بلال کی جانب متوجہ ہوئے تو بے اختیار ہو گئے۔

اور پھر جب حضور ﷺ کے روضہ کی جانب متوجہ ہوئے تو بے اختیار ہو گئے اور قدم رک گئے۔ آگے بڑھتے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ نہایت ادب کے ساتھ روضے کے قریب حاضر ہوئے۔ اور درود شریف کا ورد شروع کر دیا۔

پھر اچانک کہا السلام علیکم یا خاتم المرسلین تو حضور ﷺ نے اپنا پیارا نورانی نورانی دست اقدس نکالا اور فرمایا وعلیکم السلام یا امیر المسلمین۔ یہ سنا تو فوراً آپ نے سرکار دو عالم ﷺ کا دست اقدس پکڑ لیا اور بوسے لینے لگے۔

یہ شان ہے میرے غوث اعظم کی۔

میری بہنو!

آپ ہر ماہ کی گیارھویں تاریخ کو صدقہ خیرات کیا کرتے تھے۔ سائلوں اور غریبوں کی جھولیاں بھرا کرتے تھے۔ لنگر کا عام انتظام ہوتا تھا۔ ہر ایک کی حاجت پوری کی جاتی تھی۔ ملنے والے دور دور سے حاضر ہوتے تھے۔ آپ نے یہ تاریخ مقرر کی ہوئی تھی۔ اس لیے اُس علاقے میں آپ کا نام گیارھویں والا پیر ہی پڑ گیا اور یہی تاریخ آپ کے وصال شریف کی بھی ہے۔ آپ بیمار ہوئے تو فرمایا بیٹے

marfat.com

مجھے تنہا چھوڑ دو۔آپ کے بیٹے فرماتے ہیں۔میں نے عرض کیا ابا جان۔یہ آپ وعلیکم السلام کس کو کہہ رہے تھے۔آپ نے فرمایا بیٹے نظر کر کے دیکھو۔انبیاء اور اولیاء کی روحیں تشریف لا کر مجھے سلام کرتی ہیں اور میں ان کے سلام کے جواب دے رہا ہوں۔آخر میں آپ نے کلمہ شریف کا ورد فرمانا شروع کر دیا اور فرمایا اب میں اپنے محبوب کے پاس جا رہا ہوں۔جو سب سے اچھا محبوب ہے۔جو میرا خالق مالک ہے۔یہ کہا اور فرمانے لگے۔خداوند کریم حضور ﷺ کے طفیل ہمارے گناہ معاف فرمائے۔آپ نے اکثر فرمایا کہ جو گیارھویں تاریخ کو مغرب کے بعد دو نفل ادا کرے گا۔اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ بار قل ھواللہ شریف پڑھے تو پھر سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور بغداد کی طرف گیارہ قدم چلے۔پھر میرے وسیلے سے دعا مانگے۔اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا اور اُس کی مشکل آسان ہو جائے گی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ولیوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین اسلام پر استقامت عطا فرمائے۔

﴿لاانتہزء

میرا پیر لا ثانی ایں
دو ہترا رسول دا اے
علی پاک دا جانی ایں
بغداد دا والی اے
ساریاں ولیاں وچوں
اوہدا رُتبہ عالی اے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

marfat.com

تقریر نمبر (11)

سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖٓ

اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ (24)

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ صلی اللہ علیہ وسلم

سب مل کر درود وسلام جھوم جھوم کر پڑھیں

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

☆ سب تعریف خالق کائنات کے واسطے جو واحدہٗ لاشریک ہے۔ جس کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں۔ جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔ جو دُنیا بنانے پر قادر ہے اور دُنیا برباد کرنے پر بھی قادر ہے۔ جس کے دربار میں بڑے بڑے سلطان، بڑے بڑے شہ زور اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ جس کے عدل سے انبیاء بھی ڈرتے ہیں۔ اور جس کے رحم سے گنہگاروں کے چہرے کھل اُٹھتے ہیں۔

marfat.com

اُس کی ذات کی تعریف ایک خاکی انسان سے نہیں ہوسکتی۔

کائنات کی زبانیں تھک جائیں گی۔
قلم لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں گے۔
کاغذاور سیاہی ختم ہوجائے گی۔
مگر ربّ کائنات کی تعریف ختم نہ ہوگی۔

اُس کا مقام ہے کہ

کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک دَر دَر کی
کسی کو خاک کی ڈھیری کسی کو سنگ مرمر کی
وہ شاہوں کو گدا کر دے گدا کو بادشاہ کر دے
اشارہ اُسکا کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں

درود وسلام کا ہدیہ آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکار دو عالم رحمت جہاں، سرکار مدینہ، نور کا نگینہ، راحت قلب وسینہ، امام الانبیاء وامام المرسلین، شب اسریٰ کے دولہا، ساری کائنات کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ میں کہ جن کا نام لینے سے دل کو سرور آجاتا ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کہ جن کے صدقے سے خداوند کریم نے ساری کائنات کو بنایا۔

میں نے آپ کے سامنے قرآن مجید کی جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ

marfat.com

یہ ہے کہ اور وہ سچ لے کر آیا۔ اور جس نے تصدیق کی سب پرہیزگار ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سچ کیا ہے۔ سچ کون لے کر آیا۔ اور تصدیق کس نے کی۔ قرآن مجید اور اسلام سچ ہے اور سچ کو مخلوق تک لے کر آنے والے ہمارے رسول حضرت محمد ﷺ ہیں اور اس سچ کی جس نے سب سے پہلے تصدیق کی وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ رفیق رسول ہیں۔ کہ جن کا بچپن بھی شرک سے پاک رہا۔ نہ آپ نے شراب پی نہ جواء کھیلا۔ اور نہ ہی بتوں کو سجدہ کیا۔ ایک دفعہ آپ کے والد ابوقحافہ آپ کو بت خانے لے گئے۔ آپ نے کہا یہ کیا ہیں۔ کہا...... ہمارے خدا ہیں۔ آپ نے کہا۔ انھیں کس نے بنایا۔ باپ نے کہا ہم نے اسے خود ہاتھوں سے بنایا۔ آپ نے کہا۔ جن کو آپ نے اپنے ہاتھوں سے خود بنایا ہے۔ میں ان کو سجدہ نہیں کروں گا۔ یہ سن کر آپ کے باپ نے آپ کے منہ پر ایک تھپڑ رسید کیا۔ آپ روتے ہوئے گھر آئے۔ اماں نے سینے سے لگا کر پوچھا۔ بیٹے کس نے مارا ہے ابوقحافہ نے کہا۔ اس نے بتوں کو سجدہ نہیں کیا۔ میں نے اسے سزا دی ہے۔ اماں نے کہا۔ اسے آئندہ نہ مارنا۔ جس دن یہ پیدا ہوا تھا۔ میرے کانوں میں یہ آواز آئی تھی۔ کہ یہ بچہ نبی آخرالزماں کا پہلا صحابی ہوگا۔

جب آپ جوان ہوئے تو تجارت کرنے لگے۔ حضور ﷺ بھی تجارت کرتے تھے۔ اسی سبب سے آپ حضور کے دوست بن گئے۔ ایک بار آپ سفر سے واپس آرہے تھے۔ کہ راستے میں ایک درخت کے نیچے آرام کرنے کو لیٹ گئے۔ اس درخت کی شاخ جھک گئی۔ اور اُس میں سے آواز آنے لگی۔ اے ابوبکر۔ غور

marfat.com

سے سن۔ مکہ میں ایک رسول مبعوث ہو گئے ہیں۔ تو اس پر سب سے پہلے ایمان لائے گا۔ وہ رسول جن کا نام محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اس آواز کے سننے کے بعد آپ بیدار ہوئے۔ اور مکے میں تشریف لائے۔

رات خواب میں دیکھا کہ آسمان سے سورج ان کی جھولی میں آ گیا۔ اور چاروں طرف نور ہی نور چھا گیا۔ صبح بیدار ہوتے ہی سیدھے حضور ﷺ کے پاس آئے اور کہا میں نے مکہ کے لوگوں سے سنا ہے کہ آپ نے رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابوبکر ہاں۔ میرے اللہ نے مجھے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ بلکہ میں تو رسولوں کا سردار ہوں اور یہ ایسی سچائی ہیں جس کو تسلیم کرنا ہی عقل مندی ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا۔ اے میرے دوست تسلی کیلئے کوئی ثبوت آپ نے فرمایا اے ابوبکر تیرا رات والا خواب میری رسالت کی دلیل ہے آسمان کا آفتاب میں ہوں۔ جو تیری ہدایت کیلئے بلکہ ساری کائنات کی ہدایت کیلئے روشن ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر نے یہ سنا تو حضور کے سینے سے لگ گئے۔ اور کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔ حضور نے فرمایا۔

اَنْتَ صِدِّیْقٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَہ

تو دنیا اور آخرت میں صدیق ہے

ایک مرتبہ خانہ کعبہ کے قریب لوگوں نے حضور ﷺ کو پکڑ رکھا تھا۔ اور گالیاں دے رہے تھے۔ ایک نے تو آپ کی گردن میں کپڑا ڈال رکھا تھا۔ اچانک حضرت ابوبکر وہاں آ گئے۔ اور بولے کم بختو۔ ایسے عظیم الشان شخص کو مارتے ہو۔

marfat.com

جو تمہیں کہتا ہے۔ شراب نہ پیو۔ اپنی دختروں کو زندہ درگور نہ کرو۔ جواء نہ کھیلو۔ اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بتوں کی پوجا نہ کرو۔ بلکہ ساری کائنات کے خالق و مالک کو سجدہ کرو یہ سن کر لوگوں نے حضور ﷺ کو تو چھوڑ دیا۔ اور حضرت ابو بکر صدیق کو پکڑ لیا۔ اتنا مارا کہ آپ لہولہان ہو گئے پھر بھی آپ لوگوں کو تبلیغ فرماتے رہے۔ ہمارے پیارے رسول ﷺ کو لوگ طرح طرح سے تکلیفیں دیتے۔ مگر حضرت ابو بکر صدیق آپ کے ہمراہ سائے کی طرح رہتے تھے۔ چونکہ آپ کا خاندان بہت دلیر تھا۔ اور آپ کے لوگوں پر بہت احسانات تھے۔ اس لیے لوگ آپ کی عزت بھی کرتے تھے۔ جب سرکار دو عالم ﷺ معراج سے واپس آئے اور آپ نے لوگوں سے کہا۔ میں رات مسجد اقصیٰ گیا۔ وہاں رسولوں کو جماعت کرائی۔ پھر میرا براق آسمانوں کی جانب گیا۔ میں سات آسمانوں کے اوپر عرش اعلیٰ پر گیا۔ پھر لامکاں پر میں نے جا کر اپنے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ میں نے پھر جنت کو دیکھا اور جہنم کو دیکھا۔ اور رات ہی رات میں واپس بھی آ گیا۔ جب یہ سب کچھ ابو جہل نے سنا۔ تو دوڑتا ہوا حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آیا۔ اور بولا کیا یہ تو مان سکتا ہے کہ ایک آدمی رات ہی رات میں مسجد اقصیٰ گیا۔ پھر سات آسمانوں کی سیر کر کے واپس بھی آ گیا ہو۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا دل نہیں مانتا۔ ابو جہل نے کہا تیرا یار محمد ﷺ یہ بات کہتا ہے۔ جب یہ سنا تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا اگر یہ بات میرے پیارے رسول نے فرمائی ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ یہ سچ ہے یہ سچ ہے۔ یہ کہہ کر حضور کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے اُٹھ کر آپ کو سینے

marfat.com

سے لگالیا۔اور فرمایا ابھی حضرت جبرئیل آئے تھے۔اور کہہ گئے ہیں۔

اِسْمُهٗ فِیْ السَّمَاءِ صِدِّیْق"

آسمانوں میں بھی اس کا نام صدیق ہے

☆☆☆☆☆

ابوبکر ساڈے سردار نے ریساں کون کرے
میرے آقا دے ہن یار تے ریساں کون کرے

ایک دفعہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مکہ کے باہر تشریف لے گئے وہاں دیکھا کہ امیہّ بن خلف حضرت بلالؓ کو تپتی ریت پر لٹا کر کوڑے مار رہا تھا۔اور کہتا ہے کہ ایک خدا کا کلمہ چھوڑ دے مگر حضرت بلالؓ فرماتے ہیں۔

چاہے مجھ کو مار ڈالو جان سے
دل پھرے گا نہ کبھی رحمان سے
ہو گئی الفت مجھے قرآن سے
ایسے تو نہ میں ہٹوں ایمان سے
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

حضرت ابوبکر نے فرمایا اے امیہّ بن خلف اتنا ظلم نہ ڈھا۔اس غلام کو نہ مار اُس نے کہا اگر اتنا ہی رحم آتا ہے۔تو اسے خرید لے۔آپ نے فرمایا بتا کیا لے گا۔کہنے لگا اس کے بدلے میں ایک غلام دے دے اور دو ہزار درہم بھی ساتھ دے آپ نے فرمایا مجھے منظور ہے آپ نے حضرت بلال کو خرید لیا اور ساتھ لے

marfat.com

حضور کی خدمت اقدس میں لے کر آئے سرکار دو عالم نے بلالؓ کو سینے سے لگا کر فرمایا اے بلالؓ تیرے ایمان پر آسمانوں کے فرشتے خوشیاں منا رہے ہیں حضرت ابوبکر نے کہا یارسول اللہ آپ گواہ ہو جائیے میں نے حضرت بلال کو آزاد کر دیا حضرت بلالؓ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور حضور کے قدموں پر نثار ہو کر عرض کیا یارسول اللہ یہ بلال آپ کا خادم ہے اس کی جان مال آپ پر قربان ہو جائے گی۔

جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو حضور ﷺ اُداس اور پریشان رہتے تھے۔ ہر وقت حضرت خدیجہ کی یاد میں آنسو بہاتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہوں آپ میری بیٹی عائشہ سے نکاح فرمالیں حضور نے فرمایا اے ابوبکر خدا نے عرش پر میرا نکاح عائشہ سے کر دیا ہے حضرت عائشہ کو خدا نے وہ شان دی ہے کہ آپ کے حجرے میں حضور دفن ہوئے اور آپ کی گود میں حضور آخری وقت جلوہ فرما تھے۔ وہی حجرہ عرشِ بریں سے اعلیٰ بن گیا ہے۔

جب کفار مکہ نے حضور ﷺ اور آپ کے ماننے والوں کو بہت تنگ کرنا شروع کیا تو خداوند تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا کہ اے میرے رسول آپ اپنے ساتھیوں کو حکم دیں کہ مکہ سے ہجرت کر جائیں۔ آپ نے تمام مسلمانوں کو مدینہ جانے کا اِذن دے دیا آپ نے جس رات ہجرت کا ارادہ فرمایا اس رات کفار مکہ نے آپ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا رات کافی ہو چکی تھی۔ حضور کے مکان کو کفار مکہ کے سرداروں نے گھیر رکھا تھا۔ کہ آپ مکان سے باہر آئیں گے تو یکبارگی حملہ

marfat.com

کر کے شہید کر دیں گے۔ حضور نے حضرت علی کو اپنے بستر پہ لٹایا اور فرمایا اے علی۔ یہ میری چادر اوڑھ کر سو جا۔ صبح لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینے روانہ ہو جانا۔ انشاء اللہ یہ کفار تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ پھر آپ سورۃ یسٰین کی تلاوت کرتے ہوئے مکان سے نکلے۔

زبانِ پاک پر تو سورۃ یسٰین تھی جاری
اک مٹھی خاک حضرت نے تھی اُن کے منہ پر ماری
یکایک ہو گئے اندھے سبھی کفار مکہ کے
جلے منہ رہ گئے ناکام سب عیار مکہ کے

میرے رسول ﷺ نے ایک مٹھی خاک لے کر اُن پر پھینکی وہ سب آنکھیں ملنے لگے حضور وہاں سے سیدھے حضرت ابوبکر صدیق کے دروازے پر تشریف لائے اور دروازہ کو دستک دی۔ حضرت ابوبکر صدیق نے دروازہ کھول دیا حضور نے ارشاد فرمایا چلو اور دو اونٹنیاں پہلے ہی تیار تھیں۔ تقریباً دس ہزار درہم ساتھ لے لیے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی بیٹی اسماء سے فرمایا۔ میرے باپ ابوقحافہ کو معلوم نہ ہو اور غارِ ثور میں کھانا پہنچا دینا اب دونوں منزل کی جانب جا رہے تھے حضرت ابوبکر کبھی حضور کے دائیں ہوتے ہیں کبھی بائیں ہوتے ہیں کبھی آگے ہوتے ہیں کبھی پیچھے ہوتے ہیں۔ سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا اے صدیق کیا بات ہے ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ساری کائنات سے عزیز ہیں۔ میں آپ کے چاروں طرف اس لیے پھرتا ہوں کہ دشمن اگر وار کرے تو آپ کو کوئی

marfat.com

تکلیف نہ ہو ابوبکر سینے پہ وار کو لے لے۔ حضور مسکرائے اتنے میں پیچھے سے ایک آدمی گھوڑے پر سوار نظر آتا ہے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی یا رسول اللہ کفار آ گئے حضور نے فرمایا۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

اے ابوبکر صدیق غم نہ کر۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

جب وہ کافر قریب آیا حضور نے ارشاد فرمایا اے زمین اسے پکڑ لے۔ زمین نے اُسے اور اُس کے گھوڑے کو پکڑ لیا وہ زمین میں دھنسنے لگا وہ بولا آپ رحم فرمائیں مجھے معاف فرمادیں۔ میں آپ کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا۔ رحمت عالم نے اُسے معاف فرمادیا اب ثور کا پہاڑ سامنے تھا۔ حضور سے ابوبکر صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ میرے کندھوں پر سوار ہو جائیں۔ ہم نے غار تک جانا ہے۔ آپ کہیں تھک نہ جائیں۔ کہیں آپ کے پاؤں میں پتھر نہ چبھ جائیں۔

محمد ﷺ پر فدا صدیق اکبر
وفا کی انتہا صدیق اکبر

حضور ﷺ کو کندھوں پہ سوار کر لیا۔ غار ثور کی چڑھائی تقریباً ڈھائی میل سے زیادہ ہے۔ قربان جائیں اُس جاں نثار صحابی کے جو حضور کو کندھوں پہ سوار کر کے غار کی طرف لے جا رہا تھا اللّٰہ اکبر

اب غار کے منہ تک دونوں پہنچے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ آپ غار سے باہر تشریف رکھیں۔ میں غار کو صاف کر دوں۔ اور غار کے

marfat.com

سوراخوں کو کپڑے پھاڑ کے بند کیا ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ اُس پر آپ نے اپنے پاؤں کی ایڑی رکھ دی اور عرض کیا یا رسول اللہ تشریف لے آئیے۔ اللہ کے پیارے حبیب غار کے اندر تشریف لے آئے۔ حضرت ابوبکر نے اپنی گود میں سرکار کا سر اقدس رکھا اور عرض کیا حضور آپ آرام فرمائیں۔ میں جاگتا رہتا ہوں۔ کچھ وقت کے بعد حضرت ابوبکر صدیق نے محسوس کیا کہ آپ کی ایڑی کے نیچے ایک سانپ ہے اور باہر نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آپ نے ایڑی کو نہ ہٹایا کہ کہیں یہ رسول اکرم کو نقصان نہ پہنچائے اب اُس سانپ نے ایڑی پر ڈنگ مارا آپ کا پاؤں نیلا ہو گیا۔ اور زہر کا اثر شروع ہو گیا۔ درد سے حضرت ابوبکر صدیق کے آنسو بہہ نکلے تو عشق نے کہا۔ ابوبکر گھبرا نہیں۔

دُکھ تیرے پاؤں میں ہے　　تو سُکھ تیری جھولی میں ہے
زَحمت تیرے پاؤں میں ہے　　تو رحمت تیری جھولی میں ہے
دُشمن تیرے پاؤں میں ہے　　تو دوست تیری جھولی میں ہے
رقیب تیرے پاؤں میں ہے　　تو حبیب تیری جھولی میں ہے
سانپ کالا تیرے پاؤں میں ہے　　تو کملی والا تیری جھولی میں ہے

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے ایڑی نہیں اُٹھائی مگر آنسو جاری ہو گئے۔ اور حضور ﷺ کے چہرہ انور پر آنسوؤں کے قطرے گرے۔ سرکار کی آنکھ کھلی فرمایا ابوبکر صدیق کیوں کیا ہوا عرض کیا یا رسول اللہ سوراخ پر ایڑی ہے۔ ایڑی کے نیچے سانپ ہے۔ وہ ڈنگ مار رہا ہے۔ زہر چڑھتا جا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا ابوبکر

marfat.com

ایڑی اُٹھا دے۔ سانپ کو آنے دے ایڑی اُٹھائی تو سانپ باہر آیا اور اُس نے حضورؐ سے معافی مانگی۔ کہنے لگا مجھے پتا لگا تھا کہ آپ اس غار میں تشریف لائیں گے میں کئی سال سے اسی انتظار میں تھا اب آپ کا دیدار کرنے کی باری آئی تو ایڑی رکاوٹ تھی اب سوائے ڈنگ مارنے کے کیا کر سکتا تھا۔ سرکار نے فرمایا جا تیرا کام ہو گیا تو میرا صحابی بن گیا۔ سانپ چلا گیا آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کی ایڑی پر اپنا لعاب دہن لگایا تو زہر زائل ہو گیا۔

بعد نبیاں دے ہے شان صدیق دا
دیکھو رتبہ محمد دے دلدار دا
ثانی اثنین قرآن وچہ آگیا
ڈٹھا ایثار جد غار دے یار دا
مرتبے سوہنا صدیق پاؤندا رہیا
موڈھیاں اُتے سوہنے توں چاوندا رہیا
ڈنگ کھاندا رہیا صدقے جاندا رہیا
چہرہ ویندا رہیا ماہ انوار دا

مدینے میں حضور ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے۔ اسی لیے حضور نے فرمایا میرے دو وزیر زمین پر ہیں اور دو وزیر آسمان پر ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کون کون وزیر ہیں سرکار نے فرمایا۔ آسمان پر میرے وزیر حضرت جبرائیلؑ اور حضرت میکائیلؑ۔ زمین پر ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ میرے وزیر ہیں۔

marfat.com

ایک بار حضرت رسول اکرم حضرت عائشہ کے حجرے میں تھے۔ رات اندھیری تھی۔ آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر بھی کسی کی نیکیاں ہیں۔ حضور نے فرمایا ہاں میرے عمر فاروق کی ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں ہیں۔ یہ سن کر حضرت عائشہ صدیقہ غمگین ہو گئیں۔ اور کہا یارسول اللہ میرے اباجی ابوبکر صدیق کی نیکیاں کتنی ہیں۔ فرمایا ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں تیرے باپ کی غار والی ایک نیکی سے بھی کم ہیں۔

تیرے والد کا رُتبہ کُہساروں سے فزوں تر ہے
وہ نیکی غار والی سب ستاروں سے فزوں تر ہے

ایک مرتبہ حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ تمام صحابہ کرام حاضر خدمت تھے۔ اور پیارے رسول کی پیاری پیاری باتیں بھی سن رہے تھے۔ اور سوہنی سوہنی صورت کے جلوے بھی دیکھ رہے تھے۔ اور سرکار دوعالم نے فرمایا اے صحابہ بتاؤ آج کس نے روزہ رکھا ہے سب خاموش رہے۔ حضرت ابوبکر کھڑے ہو گئے عرض کیا یارسول اللہ میں نے آج روزہ رکھا ہے۔ حضور نے فرمایا ابوبکر بیٹھ جا۔ پھر سرکار دوعالم نے فرمایا کون ہے جس نے کسی بیمار کی عیادت کی ہے۔ کوئی صحابی نہ بولا۔ پھر حضرت ابوبکر کھڑے ہو گے اور کہا یارسول اللہ میں ایک بیمار کی عیادت کر کے آیا ہوں۔

سرکار دوعالم نے فرمایا کون ہے جو کسی کا جنازہ پڑھ کر آیا ہے۔ کوئی صحابی

marfat.com

نہ بولا پھر حضرت ابو بکر کھڑے ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آج جنازہ بھی پڑھا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کون ہے جس نے آج یتیم کو کھانا کھلایا ہو سب صحابی خاموش رہے۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک یتیم کو کھانا کھلایا ہے۔ سرکار دو عالم کھڑے ہو گئے اور حضرت ابو بکر صدیق کو سینے سے لگا لیا اور فرمایا۔ اے میرے صحابہ جس میں یہ صفات پیدا ہو جائیں اس کے جنتی ہونے میں کوئی شک نہیں (سبحان اللہ)

دیکھو صدیق اکبر دی نرالی شان ہے واہ واہ

خدا دا ہے پیارا او نبی دی جان ہے واہ واہ

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک جنگ پر جانا ہے اس لیے تمام لوگ خدا کی راہ میں دل کھول کر خرچ کریں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو

تمام صحابی گھروں کو چلے گئے حضرت عمر فاروق نے سوچا ہر مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق ہم سے آگے بڑھ جاتے ہیں اس مرتبہ میں زیادہ صدقہ دوں گا۔ گھر گئے اور گھر کا تمام سامان اکٹھا کیا۔ آدھا چھوڑ آئے۔ اور آدھا سامان لے کر حضور کی بارگاہ عالم پناہ میں حاضر ہو گئے۔ حضور نے پوچھا اے عمرؓ کیا لے کر آئے ہو۔ حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ گھر کا آدھا سامان آپ کے قدموں پر نثار کر دیا ہے۔ سرکار دو عالم بہت خوش ہوئے اور فرمایا اے عمرؓ جنت واجب ہو گئی۔

marfat.com

اتنے میں یارِ غار حضرت ابو بکر صدیق بھی حاضر خدمت ہو گئے سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا اے صدیق کیا لے کر آئے ہو۔ اور گھر میں کیا چھوڑ کر آئے ہو۔ حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کیا یارسول اللہ گھر کا سارا سامان لے کر حاضر ہو گیا ہوں...... **بغی** گھر میں صرف اللہ اور اُس کا پیارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس
صدقہ دیو نبی فرمایا
پیارے صدیق نے عمل فرمایا
گھر دا کل سامان لیایا
سینے نال رسول لگایا
کیتی پیش مثل ایثار
تے ریساں کون کرے
ابوبکر ساڈے سردار
تے ریساں کون کرے
میرے آقا دے ہن یار
تے ریساں کون کرے
ابوبکر ساڈے سردار
تے ریساں کون کرے

marfat.com

میری بہنو!

رسول خدا کے صحابہ خدا کی راہ میں سب کچھ قربان کر دیتے تھے۔ اس لیے کہ وہ کنجوسی کو بُرا سمجھتے تھے۔ سخاوت دل کھول کر کرتے تھے۔ خود سرکار دو عالم کا ارشاد ہے

اَلْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِنَ الْجَنَّۃِ وَمِنَ النَّاسُ

کنجوس جنت اور لوگوں سے دُور ہے

دوسرے مقام پر حضور نے ارشاد فرمایا

وَاللّٰہِ لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بَخِیْلٌ

اللہ تعالیٰ کی قسم کنجوس جنت میں داخل نہ ہوگا

مجھے ایک منافق کنجوس کی بات یاد آگئی ہے جس نے اپنی بیوی سے کہا کوئی بھی سائل آئے۔ خبردار اگر تو نے کچھ دیا۔ تو ایک سائل اس نیک عورت کے دروازے پر آیا اور صدا لگائی۔ میں بھوکا ہوں۔ ہے کوئی مجھے کھانا کھلانے والا اللہ کے نام پر۔ مجھے کھانا کھلاؤ

اس عورت نے یہ سنا تو دروازہ کھول کر اس سائل کو تین روٹیاں دے دیں اور کہا انھیں کھالے۔ اتنے میں اس عورت کا خاوند آ گیا اس نے کہا۔ میں نے تجھے منع کیا تھا کہ سائل کو کچھ نہیں دینا مگر تو نے عمل نہ کیا۔ اب میں تجھے طلاق تو نہیں بلکہ زندہ جلا دوں گا۔ اس ظالم اور کنجوس شخص نے تنور گرم کیا۔ جب آگ کے شعلے بلند ہوئے۔ اس نے بیوی سے کہا۔ اب تجھے میں اُٹھا کر اس تنور میں پھینک دوں گا۔

marfat.com

عورت نے کہا میں اپنے خدا سے ملنے والی ہوں۔ اس لیے میں اچھے کپڑے پہنوں گی۔ پورا زیور پہنوں گی۔ پھر تنور میں چھلانگ لگاؤں گی۔ عورت نے قیمتی کپڑے پہنے اور زیور پہنا۔ پھر خود ہی خدا کا نام لے کر تندور میں کود گئی۔ اس ظالم انسان نے تندور کے منہ پر گھڑا رکھ دیا۔ عورت کے کانوں میں غیب سے آواز آئی۔ اے میری بندی جو میرے پیارے ہیں۔ جو میرے لیے جان کی بازی لگاتے ہیں۔ جو میرے لیے بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں انھیں آگ نہیں جلاتی۔ تین دن کے بعد جب گھڑا اُٹھایا تو تندور کی آگ کے شعلے ہیرے پھول اور موتی بن چکے تھے۔ اس کے بعد اس شخص نے کنجوسی سے توبہ کرلی۔

جلائے آگ نہ اُن کو خدا کے جو پیارے ہیں
ہمیں جو یاد رکھتے ہیں وہی بندے ہمارے ہیں

میری بہنو!

یہ ختم شریف میلاد شریف کی محفلیں بھی ایسی ہی ہیں۔ خدا کو پسند ہیں کہ ان میں ذکر خدا ہوتا ہے۔ ذکر مصطفےٰ ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت ہوتی ہے۔ اور بہنوں کو دعوت وغیرہ کھلائی جاتی ہے۔ کیونکہ مہمان کی خدمت کرنے کا بھی حکم آیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے مہمان نوازی کی تلقین کی ہے۔

میری بہنو!

حضرت ابو بکر صدیق کے بارے میں حضور نے ارشاد فرمایا اے ابو بکر قیامت کے روز جب سب لوگ گرمی کی وجہ سے پیاسے ہوں گے۔ تو حوض کوثر پر

marfat.com

میرے ساتھ ہوگا۔اور میرے اُمتیوں کو پیالے بھر بھر کر دے گا۔فرمایا۔

یَا صِدِّیْقُ اَنْتَ رَفِیْقِیْ عَلٰی حَوْضِی

اے صدیق تو میرے حوض پر میرا ساتھی ہوگا

حضور ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِاَبِیْ بَکْرٍ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ دَرَجَۃً وَّاحِدَۃً

اے اللہ ابوبکر کو جنت میں میرے ساتھ ایک ہی درجے میں رکھنا

مسجد نبوی میں حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق تشریف فرما تھے۔ کہ اذان کا وقت ہوگیا۔حضرت بلالؓ نے اذان شروع کی جب حضرت بلالؓ نے اشھدان محمد رسول اللہ کہا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا اور کہا

قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

کہ یارسول اللہ آپ کا نام میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

جب اذان ختم ہوئی تو حضور نے پوچھا یا صدیق یہ تو نے کیا نیا عمل کیا۔حضرت ابوبکر نے عرض کیا۔یارسول اللہ آپ کا نام مجھے بہت پیارا لگتا ہے۔اس لیے میں نے محبت سے چوم لیا یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا اے صدیق سن لو یہ عمل مجھے بہت پسند آیا ہے جو بھی اذان میں میرا نام سن کر چومے اور درود شریف پڑھے گا تو قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور جنت کی طرف لے کر جاؤں گا۔

marfat.com

میری بہنو!

ہمیں بھی چاہیے کہ جب اذان میں حضور کا اسم مبارک آئے تو انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں کو لگائیں۔ اور درود شریف پڑھیں تا کہ قیامت کے دن حضور کی شفاعت نصیب ہو۔ **(انشاءاللہ)**

حضرت ابوبکر صدیق کو حضور سے بے حد عشق تھا۔ اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضور نے فرمایا۔ اے ابوبکر یہ انگوٹھی لے جا۔ اور اس پر لکھوا کے لاؤ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

حضرت ابوبکر سنار کے پاس گئے اور خیال یہ کیا کہ اللہ کا نام محمد کے نام سے جدا نہیں ہونا چاہیے۔ سنار سے کہا اس انگوٹھی پر لکھ دے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

جب سنار سے انگوٹھی لے کر حضرت ابوبکر صدیق آئے۔ تو حضور نے انگوٹھی کو دیکھا فرمایا اے ابوبکر صدیق یہ کیا لکھوا لائے ہو۔ عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ آپ کا نام اللہ تعالیٰ سے جدا کروں۔ اس لئے پورا کلمہ ہی لکھوایا ہے۔ حضور نے پوچھا تو نے اپنا نام بھی لکھوایا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو نہیں لکھوایا۔ اتنے میں حضرت جبرئیل آئے اور کہا خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ابوبکر اللہ سے رسول کو جدا کرنا پسند نہیں کرتا اس لیے اللہ تعالیٰ رسول سے صدیق کو جدا کرنا پسند نہیں کرتا۔

marfat.com

دیکھو صدیق اکبر دی نرالی شان ہے واہ واہ

خدا دا اے پیارا او نبی دی جان ہے واہ واہ

جب حضور بیمار ہوئے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ یا عائشہ صدیقہؓ

مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاس

اے عائشہ صدیقہ ابوبکر سے کہو! لوگوں کو نماز پڑھائیں

یہ ایک قسم کا اشارہ تھا۔ کہ آپ کو حضور ﷺ نے پہلا خلیفہ بنا دیا ہے۔ حضور کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی۔ بخار اتنا تیز تھا۔ کہ دور سے گرمی محسوس ہوتی تھی۔ حضرت عزرائیلؑ حاضر خدمت ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ خداوند تعالیٰ آپ کا مشتاق ہے۔ حضور نے فرمایا اے عزرائیل دوست کو دوست سے ملا دے۔ حضور کا وصال ہوا مدینہ میں قیامت برپا ہو گئی۔ ہر طرف سے رونے کی آوازیں آ رہی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا۔ لوگو اللہ کے رسول وصال کر گئے مگر یہ اُن کی ہم سے جدائی ظاہری ہے۔ باطن میں وہ زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔ ان کا چلے جانا بھی ہمارے لیے رحمت ہے۔ آؤ تمام مل کر اُن پر درود و سلام پیش کریں۔

تُو زندہ ہے وَاللہ تُو زندہ ہے وَاللہ

میری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سَب پانے والے

میرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

marfat.com

سرکار دو عالم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ رسول بنائے گئے۔آپ مسجد نبوی میں منبر پر تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو...... اگر میں اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانوں۔تو میرا حکم ماننا۔اگر نہ مانوں تو تم پر میرا حکم ماننا ضروری نہیں۔

ایک بوڑھی نے کہا اے ابوبکر تو میری بکریوں کا دودھ نکالا کرتا تھا۔اب تو خلیفہ بن گیا ہے۔اب میری بکریوں کا دودھ کون نکالے گا۔حضرت ابوبکر صدیق کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں۔فرمایا اے اماں تیری بکریوں کا دودھ اب بھی میں ہی نکالا کروں گا۔مومنوں کا امیر تو ان کا خادم ہوتا ہے۔

آپ نے اپنے دور خلافت میں عدل وانصاف قائم فرمایا غریبوں اور مسکینوں یتیموں کی دل جوئی فرمائی۔نبوت کے جھوٹے دعویدار مسلیمہ کذاب سے جنگ کی اور اُسے فی النار کیا۔وہ لوگ جو زکوٰۃ دینے کیلئے انکاری ہو گئے تھے۔اُن سے زکوٰۃ وصول کی۔آپ کا دورِ خلافت سنہرا دور ہے۔ایک مرتبہ آپ کی بیوی نے تھوڑا سا آٹے کا حلوہ بنایا آپ نے پوچھا روٹی کے علاوہ یہ حلوہ کہاں سے بن گیا؟ بیوی نے کہا بیت المال سے جو صبح وشام آٹا آتا ہے۔میں ایک لپ بچا کر رکھ لیتی ہوں۔اس کا حلوہ بن گیا۔قربان جائیے۔حضرت ابوبکر صدیق فوراً اُٹھے اور بیت المال کے انچارج سے کہا ایک لپ آٹا کم کردو۔میرا گزارہ ہو جائے گا۔لیکن مدینے کا کوئی یتیم نہ رہ جائے۔جب آپ کا آخری وقت آیا آپ نے وصیت فرمائی کہ میرے جنازے کو حضور کے روضے کے سامنے لے جا کر رکھ دینا اور کہنا یا رسول اللہ آپ کا یار غار آیا ہے اگر اجازت دیں تو حضور کے قدموں میں دفن کر دینا۔ورنہ

marfat.com

جنت البقیع میں لے جانا۔

آپکی عمر شریف 63 سال اور پیر کا دن تھا۔ جب وصال ہوا مدینے کا ہر جوان بوڑھا بچہ اور عورتیں بلک بلک کر رو رہی تھی کہ آج ہمارے رسول کا یار غار ہم سے جدا ہو گیا۔ جب آپ کا جنازہ اُٹھا کر حضور کے روضے کے سامنے رکھا اور حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا یارِ غار آیا ہے۔ حضور کے روضے کا دروازہ کھل گیا۔ اور آواز آئی۔

اُدْخُلُو الْحَبِیْبَ اِلٰی الْحَبِیْبَ

یار کو یار کے قریب کرو
حجرے میں داخل میرا حبیب کرو
یہ میرا صدیق ہے غار کا ساتھی
اس کو لاؤ بنے مزار کا ساتھی

پھر آپ کو حضور کے قدموں میں دفن کر دیا۔ یہ وہ مقام ہے جس کے بارے میں فرمایا۔ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃ

کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کی کیاری ہے

کیا مقدر ہیں صدیق و فاروق کے
جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے
ایسی خوشبو کہاں ہے کسی پھول میں
جیسی میرے نبی کے پسینے میں ہے

marfat.com

حُبِّ احمد ازل ہی سے سینے میں ہے
میں یہاں ہوں میرا دِل مدینے میں ہے

شان ابوبکر صدیق تو دیکھو کہ

بدر اُحد وچہ یار دے ساتھی
خندق تبوک تے غار دے ساتھی
نالے ہین مزار دے ساتھی
یار نئیں وچھوڑیا یار تے ریساں کون کرے
ابو بکر ساڈے سردار تے ریساں کون کرے
میرے آقا دے ہن یار تے ریساں کون کرے

آخر میں دُعا کرتی ہوں

کہ خداوند تعالیٰ ایسے پاکیزہ اور نورانی لوگوں کے صدقے ہماری بخشش کرے۔

ہمارے گناہ معاف کرے۔
ہماری دلی مرادیں پوری کرے
اور ایمان پر خاتمہ کرے

الحمد للہ

اب آپ سب خواتین صلوٰۃ وسلام کے لئے باادب کھڑی ہو جائیں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

marfat.com

تقریر نمبر ﴿12﴾

معراج النبی ﷺ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمُ o اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا o

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیِّ الْکَرِیْمُ ﷺ

سب بہنیں جھوم جھوم کر درود و سلام پڑھیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

سب تعریفیں خداوند کریم کے لئے ہیں کہ جس کی ذات واحدہٗ لاشریک ہے۔ عرش والوں میں، فرش والوں میں، رسولوں میں، نبیوں میں، بلکہ ساری کائنات میں، اُس کا کوئی شریک نہیں۔ جس نے اُس کا شریک بننے کی کوشش کی۔ وہ ذلیل ہوا۔ تباہ و برباد ہوا۔ اُس کا نام ونشان مٹ گیا۔ ساری کائنات کا پالنے والا

marfat.com

ہے. جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت دے۔ اُس کے دربار میں کوئی سر اُٹھا کر نہیں چل سکتا۔ جو چلا...... وہ گر گیا

اور جو اُس کے آگے سر جھکا دیتا ہے. وہ اُسے سر بلند کر دیتا ہے

اُس کی نعمتوں کی حد نہیں ہے. اگر ہم اس کی نعمتوں کے بدلے میں تمام عمر اپنا سر سجدے میں بھی رکھیں. پھر بھی اس کا شکر ادا نہ ہو سکے گا۔

تو ہے کارساز میرے خدا　　تیری شان جَلَّ جَلَالَہٗ
تو ہے دوجہاں کا آسرا　　تیری شان جَلَّ جَلَالَہٗ
تیری تازگی ہے چمن چمن　　تیری روشنی ہے زَمن زَمن
تو فضا فضا تو صبا صبا　　تیری شان جَلَّ جَلَالَہٗ
تیری دلبری ہے اُفق اُفق　　تیری دل کشی ہے شفق شفق
تو نظر نظر تو لکا لکا　　تیری شان جَلَّ جَلَالَہٗ
تو ہے پھول پھول کے رنگ میں　　تو ہے برگ و بر کی اُمنگ میں
ہے تمام جلوہ دل کشاہ　　تیری شان جَلَّ جَلَالَہٗ

درود و سلام کا ہدیہ دربار رسالت مآب حضرت محمد ﷺ میں کہ جن کا نام لیتے ہی روح اور دل کو سکون ملتا ہے۔ جن کی ہر ادا عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ جن کی ذات خدا کے بعد سب سے اعلیٰ ہے جن کی نعت پڑھنا سنت خدا ہے۔

marfat.com

عجیب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
میں آنکھوں میں سرمہ سمجھ کے لگاؤں
جو مل جائے مجھ کو غبارِ مدینہ
لگے گا نہ دل میرا خلدِ بریں میں
نظر میں ہے نقش و نگار مدینہ
میری دل و جاں اُن نگاہوں کے صدقے
ہے دیکھا جنہوں نے دیار مدینہ
بہشت بریں بھی تصدق ہے اُن پر
زہے عزت و افتخار مدینہ
میری خاک یارب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کردے غُبارِ مدینہ
ہمیں کچھ ہوس نہیں مال و زَر کی
کہ ہم ہیں گدائے دیارِ مدینہ
بلا لو مدینے میں اب شاہ مجھ کو
کروں کب تلک انتظارِ مدینہ
ادھر بھی کرم ہو مدینے کے والی
دِکھا دو مجھے بھی بہارِ مدینہ

marfat.com

میری بہنو!

میں نے جو قرآن پاک کی آیت تلاوت کی ہے اُس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کی معراج کا تذکرہ فرمایا ہے۔ خداوند کریم فرماتا ہے کہ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے پیارے بندے کو رات کے کچھ حصے میں سیر کرائی اور حدیث میں اس سیر کو معراج کا نام دیا گیا ہے۔

رجب کی ستائیسویں رات پیارے رسول اکرم ﷺ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک گئے پھر لامکان تک تشریف لے گئے اور معراج کا وہ مقام حاصل کیا جو کسی رسول اور نبی کو نہ ملا۔

میری بہنو!

کسی کو سیر کرانی ہو تو کوئی وجہ بیان کی جاتی ہے۔ کسی کا دل اداس ہو تو سیر کروائی جاتی ہے۔ حضور ﷺ کو سیر کرانے کی بھی کئی وجوہات ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے کسی کو فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ کسی کی آگ کو گلزار کیا۔ کسی کی گردن پہ چھری نہ چلنے دی۔ کسی کو حسن و جمال دیا۔ کسی کو صاحب کمال کیا۔ کسی کو کلیم اللہ بنایا۔ کسی کو عیسیٰ روح اللہ بنایا۔ کسی کو حکومت سلیمانی دی۔ کسی کو اپنے کلام سے نوازا۔ الغرض جب اپنے حبیب کی باری آئی تو فرمایا تیرا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے۔ اس لیے تجھے عرشوں کے اوپر لامکان پہ بلا کر اپنا دیدار کراؤں گا تاکہ کائنات میں تیرا مقام ظاہر ہو جائے۔

marfat.com

پہلے رسولوں نے لوگوں کو بتایا کہ اللہ ہے عرش ہے اور لوح و قلم ہے۔ فرشتے اور حوریں ہیں۔ جنت اور جہنم ہے۔ ساتوں آسمان ہیں۔ کوثر اور سلسبیل ہے۔ سب نے سن کر بتایا۔ مگر اپنے حبیب کو خدا نے شاہد بنا کر بھیجا ہے۔ یہ سب اُس رات کی سیر میں دکھانا تھا۔ تاکہ تمام انبیاء سے زیادہ آپ کی عظمت عیاں ہو جائے۔

اس سال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جو آپ کی غم گسار بیوی تھی وفات پا گئیں اور آپ کے چچا حضرت ابوطالب بھی اسی سال وفات پا گئے اُن کے وصال کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ تھا۔ اس لئے اس سال کو غم کا سال کہا جاتا ہے۔ اور اسی سال طائف کی وادی میں آپ تشریف لے گئے۔ لوگوں نے آپ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا اور اُن لوگوں نے خدا کا انکار کیا۔ حضرت زیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اِن کے لیے بددُعا فرمائیں۔ مگر

یہ سُن کر رحمت اللعالمین نے ہنس کے فرمایا
کہ میں اس دہر میں قہر و غضب بَن کر نہیں آیا

ان سب صدمات کی وجہ سے آپ کا دل اور غمگین تھا۔ خداوند کریم نے فرمایا۔ اے میرے پیارے محبوب...... کیا ہوا بیوی رخصت ہوگئی. کیا ہوا کہ شفیق چچا کا انتقال ہوگیا. کیا ہوا کہ طائف کے لوگ آپ کو نہیں مانتے۔ کیا ہوا کہ مکہ میں مشرک آپ کو تکلیف دیتے ہیں۔ اے محبوب تیرا دل غم سے بھرا ہوا ہے۔ تو پریشان نہ ہو۔ میں رجب کی رات تجھے سیر کراؤں گا. جنت کی سیر کراؤں گا. بلکہ اپنا دیدار کراؤں گا.

marfat.com

اور تیرا دل شاد اور شادمان ہو جائے گا۔

میری بہنو!

ہمارے پیارے غم گسار آقا اپنی اُمت کے غم میں روتے رہتے تھے۔ اور بخشش کی دعائیں کرتے رہتے تھے۔ کہ اے میرے باری تعالیٰ میری اُمت گنہگار ہوگی۔ اُس کے گناہوں سے درگزر کرنا۔ اُسے معاف کر دینا۔

محمد جو رو کر دعا مانگتے ہیں
نا جانے خدا سے وہ کیا مانگتے ہیں
کبھی کالی کملی بچھا مانگتے ہیں
کبھی اپنی زُلفیں ہلا مانگتے ہیں
کبھی سوہنا مکھڑا سجا مانگتے ہیں
کبھی اپنے آنسو بہا مانگتے ہیں
کہا جاؤ جبرئیل پوچھو نبی سے
میرے مصطفیٰ مجھ سے کیا مانگتے ہیں
جو دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سجدے میں روتے
ربّ ھَب لِی اُمتی کی دُعا مانگتے ہیں
کہا حق نے آنسو بہاؤ نہ پیارے
ہم بھی تیری ہی رضا مانگتے ہیں

marfat.com

فرمایا اے محبوب تو جو اُمت کے غم میں روتا رہتا ہے معراج کی رات وہاں اُمت کی بخشش کا معاملہ بھی حل کر دیں گے۔ تجھے شافع محشر کا تاج عنائت کر دیں گے۔ چونکہ حضور ﷺ عرش اور فرش دونوں کے رسول ہیں۔ اس لیے آپ نے عرش کا دورہ بھی کرنا تھا۔ کیونکہ عرش اعلیٰ بھی اس انتظار میں تھا کہ کب وہ وقت آئے گا کہ رحمۃ اللعالمین کا دیدار نصیب ہو۔

اللہ اللہ شاہِ کونین جَلالت تیری
فرش کیا عَرش پہ جاری ہے حکومَت تیری
دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
آتا ہے یادِ خُدا دیکھ کے صورت تیری

میری بہنو!

رجب کی ستائیسویں تاریخ رات کا وقت تھا۔ حضور سرکار دو عالم ﷺ کالی کملی اوڑھے لیٹے ہوئے تھے۔ آسمان پر ستارے جگمگ جگمگ کر رہے تھے ساری کائنات سکون سے نیند کے مزے لے رہی تھی۔ اور ادھر حضور کو عرشوں پہ لے جانے کا انتظام ہو رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل اور جنت کے فرشتو۔ سارے غور سے میرا فرمان سنو۔ تمام آسمانوں کو سجا دو۔ جنت میں حوروں کو قطاروں میں کھڑا کر دو۔ غلمانوں کی قطاریں بنا دو۔ اور مِل کر درود و سلام پڑھنا شروع کر دو۔ آج کی رات سارے میری تسبیح چھوڑ دیں۔ اپنے اپنے کام

marfat.com

چھوڑ دیں۔ ہر طرف درود و سلام کی پکار ہو۔ میرے عرش کو دلہن کی طرح سجا دو۔

فرشتوں نے کہا یا اللہ ایسا حکم تو نے پہلے کبھی نہیں دیا تھا آج کیا بات ہے کیوں انتظامات ہو رہے ہیں۔ جبرئیل نے فرشتوں سے کہا۔

خدا یہ عرش پہ فرما رہا ہے
میرا محبوب پیارا آ رہا ہے
فرشتو باادب ہشیار رہنا
بڑی تعظیم سے صلوٰۃ کہنا
اے حورو تم قطاریں بناؤ
جبیں اپنی اے غلمانو جھکاؤ
فلک سارا سنوارا جا رہا ہے
میرا محبوب پیارا آ رہا ہے۔

فرشتے سوال کرتے ہیں اے ہمارے سردار...... اے جبرئیل امین وہ خدا کا محبوب کون ہے۔ جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں۔

تھے جس نے غار میں آنسو بہائے
تھے جس نے بے بہا صدمے اُٹھائے
اُسے مہماں بلایا جا رہا ہے
میرا محبوب پیارا آ رہا ہے

marfat.com

میری بہنو!

جب آسمانوں پر تیاری مکمل ہوگئی۔ خداوند کریم نے فرمایا۔ اے جبرئیل جنت سے ایک براق لے جاؤ۔ اور ستر ہزار فرشتوں کو ساتھ لے جاؤ۔ میرے محبوب کو لے کر آؤ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جنت سے براق لیا اور ستر ہزار فرشتوں کو ہمراہ لے کر درِ رسول خدا۔ حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر حاضر ہو گئے۔ سرکار آرام فرمارہے تھے۔ حضرت جبرئیل نے اپنے کافوری لبوں سے سرکار دوعالم کے پاؤں کو بوسہ دیا۔ جب ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ حضور نے اپنی پیاری پیاری آنکھیں کھولیں۔ اور فرمایا۔ اے جبرئیل کیسے آئے ہو۔

حضرت جبرئیل نے دست بستہ عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ آج رات آپ کو سیر کرائی جائے گی۔ آپ کو خداوند تعالیٰ نے لامکاں پہ بلایا ہے۔ یہ سنا تو حضور بستر سے اُٹھے۔ غسل فرمایا۔ جنتی لباس زیب تن کیا۔ سر پہ شفاعت کا تاج رکھا۔ اور براق پر سواری کیلئے اپنے درِ دولت سے نکلے۔ ساری کائنات پرسکون تھی آسمانوں کے فرشتے یہ حسین منظر دیکھ رہے تھے۔ اور درود وسلام پڑھ رہے تھے۔

آپ بھی جھوم جھوم کر پڑھیں ☆

باغ عالم میں باد بہاری چلی
سرورِ انبیاء کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذاتِ باری چلی
ابر رحمت ہے اور آج کی رات ہے

marfat.com

طور چوٹی کو اپنی جھکانے لگا
چاندنی چاند ہر سو بچھانے لگا
عرش سے فرش تک جگمگانے لگا
رشک صبح ومسا آج کی رات ہے
برق سے تیز تر ہے براق آپکا
کیونکہ خالق کو ہے اشتیاق آپکا
اب نہیں دیکھا جاتا فراق آپکا
جلد چلنا روا آج کی رات ہے

حضور کا براق جب چلا تو جبرئیل علیہ السلام نے لگام پکڑی۔ براق کی رفتار اتنی تیز ہوگئی کہ جہاں نظر جاتی تھی۔ وہاں قدم جاتا تھا۔ راستے میں ایک مقام آیا۔ حضرت جبرئیل نے عرض کیا۔ حضور یہاں دو نفل ادا فرمائیں۔ یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں آپ نے مکہ سے ہجرت کر کے تشریف لانا ہے۔ یعنی یہ آبادی مدینۃ النبی بنے گی۔ پھر آپ براق پر سوار ہوئے راستے میں وہاں سے گزرے جس مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی۔ وہاں بھی آپ نے دو نفل ادا فرمائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے اوپر سے گزرا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

marfat.com

وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ

اوراُنھوں نے یہ بھی کہا

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰه

کہ میں گواہی دیتاہوں آپ اللہ کے رسول ہیں۔

راستے میں تین شخصوں کودیکھا جو کہہ رہے تھے۔

اَسْلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ
اَسْلَامُ عَلَيْكَ يَا اٰخِرُ۔
اَسْلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرُ

یہ تینوں حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ سرکاردوعالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا۔ میرا گزر ایسے لوگوں کے قریب سے ہوا۔ کہ جن کے سروں پر فرشتے پتھر مارتے ہیں اوران کے سرٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ ان کی چیخیں بلند ہوتی ہیں۔ پھران کے سر دوبارہ جڑ جاتے ہیں۔ پھران کے سروں پر فرشتے پتھر مارتے ہیں اوراُن کے سر ریزہ ریزہ ہوجاتے ہیں۔ ان کی چیخیں نکلتی ہیں۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ حضرت جبرئیل نے کہا حضور آپ کی اُمت کے وہ لوگ جواذان کی آواز کوسن کر نماز نہیں پڑھیں گے یہ عذاب ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے تیار فرمایا ہے۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰه۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

marfat.com

میری بہنو!

غور کا مقام ہے کہ نماز کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ہمیں خدا سے ڈرنا چاہیے۔ کہ کبھی بھی نماز نہ چھوڑنی چاہیئے۔ نماز دین کا ستون ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز خالق اور مخلوق میں تعلق پیدا کرنے کا وسیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بہنوں کو پانچ وقت نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سرکار دو عالم فرماتے ہیں کہ میرا براق آگے گیا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ زمین پر لیٹے ہوئے ہیں۔ ان کے پیٹ گنبد کی طرح ہیں۔ اور ان کے پیٹوں میں سانپ اور بچھو ہیں گھوڑے تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے آتے ہیں اور ان کو روندتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ ان کے پیٹ پھٹ جاتے ہیں ان کی آہ و بکا گریہ اور زاری سے آسمان بھی کانپتا ہے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں۔ حضرت جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی اُمت کے وہ لوگ جو سود کھائیں گے۔ یہ عذاب ان کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ سرکار دو عالم فرماتے ہیں۔ میرا براق کچھ آگے گیا تو دیکھا کہ عورتیں ہی عورتیں ہیں۔ جن کو آگ کا لباس پہنایا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے اُن کے جسم جل رہے ہیں۔ اور وہ تڑپ تڑپ کر آہ و زاری کر رہی ہیں۔ کوئی ان کے رونے کی آواز پر کان نہیں دھرتا۔ حضور نے فرمایا اے جبرئیل یہ عورتیں کون ہیں۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی اُمت کی وہ عورتیں ہیں۔ جو بے پردہ رہیں گی۔ بے پردہ بازاروں میں گھومیں گی۔ غیر مردوں کے سامنے بے پردہ آئیں گی۔ ان کے لئے آگ کا لباس ہوگا۔ یہ سزا ہے

marfat.com

اُن کی بے پردگی کی۔

فیشن نے چھینی غیرتیں شَرم و حَیا گیا
بے پردگی نے کھوکھلا ایمان کردیا

میری بہنو!

ذراغور کرو آج ہم کس ماحول میں رہ رہی ہیں۔ جمعہ بازار ہو یا انارکلی بازار۔ شہر کا بازار ہو یا محلے کی گلی۔ عورتوں کا بے پردہ گھومنا کتنا افسوس ناک ہے۔ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ سنو۔ جب عورت گھر میں ہو۔ بازار میں ہو۔ ننگے سر ہوتی ہے۔ تو اُن پر فرشتے اُس وقت تک لعنتیں ڈالتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنا سر ڈھانپ نہ لے۔ عورت کیلئے بہتر ہے کہ گھر میں نماز پڑھے۔ صحن سے بہتر ہے برآمدے اور برآمدے سے بہتر ہے کہ کمرے کے اندر نماز پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سب بہنوں کو بے پردگی سے بچائے آمین ثم آمین

اب حضور ﷺ کا براق بیت المقدس کی طرف چلا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں اور تمام نبیوں کو ارشاد فرمایا۔ کہ سب کے سب میرے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کے استقبال کے لیے قطاریں بنا کر کھڑے ہو جائیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء اور رُسل قطاروں میں کھڑے ہوگئے۔

پُہنچا ہے انبیاء کو یہ فرمان اُٹھو اُٹھو
آتے ہیں تُم سب کے سلطان اُٹھو اُٹھو

marfat.com

آمادہ سب نبی رہیں تسلیم کے لیے
جائیں حبیب پاک کی تعظیم کے لیے

اُدھر حضور کا براق بیت المقدس کے بڑے دروازے پر آکر ٹھہرا۔ آپ ﷺ اُترے حضرت جبرئیل علیہ السلام ساتھ ساتھ ہیں۔ **بابِ محمد** سے بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ تو تمام انبیاء نے درود وسلام کے پھول پیش کیے۔

سب پکار اُٹھے ☆

یانبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یاحبیب سلام علیک　　صلوۃ اللہ علیک
رحمتوں کے تاج والے　　مرحبا معراج والے
بے کسوں کی لاج والے　　دوجہاں کے راج والے
یانبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
وضحیٰ جبیں کے صدقے　　چشم سرگیں کے صدقے
زلفِ عنبریں کے صدقے　　صورتِ یٰسین کے صدقے

تمام انبیاء اور رسولوں نے حضور کی زیارت کی۔ سب نے مبارک باد پیش کی۔ آپ ؐ سب سے ملتے ملتے اگلی صف میں تشریف لے گئے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اپنا تعارف کرایا۔ کہ میں ابوالبشر ہوں مجھے فرشتوں نے سجدہ کیا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے خود اپنے دست قدرت سے بنایا مجھے خدا نے اپنا

marfat.com

خلیفہ اور صفی بنایا۔ اس طرح تمام رسولوں اور انبیاء نے اپنا اپنا تعارف کرایا اور اپنی اپنی تقریر میں اپنی شان بیان فرمائی

یہ سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک چلتا رہا۔

اب مہمان خصوصی کی تقریر کی باری تھی۔ آج کے مہمان خصوصی حضور نورِ مجسم سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔

سب تعریفیں اُس ذات بابرکات کیلئے ہیں۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور جس نے مجھے رحمت العالمین بنایا۔ خاتم النبین اور خاتم المرسلین بنایا ہے۔ جس نے مجھے اول بنایا۔ جس نے مجھے آخر بنایا ہے۔ جس نے مجھے شافع محشر بنایا ہے۔ جس نے مجھے مقام محمود والا بنایا ہے۔ جس نے میری اُمت کو سب اُمتوں سے اعلیٰ بنایا ہے۔ آج میں خداوند کریم کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ جس نے تمام رسولوں اور نبیوں کا مجھے امام بنایا ہے۔ جب آپ نے یہ ارشادات ختم کیے۔ تو تمام رسول پکار اُٹھے۔ آپؐ نے سچ فرمایا۔ آپ نے سچ فرمایا۔ آپؐ سب سے اعلیٰ ہیں۔ آپ سب سے اولیٰ ہے۔ آپ خدا کے حبیب ہیں آپ خدا کے قریب ہیں۔

اب جبرائیل علیہ السلام نے اذان دی۔ اذان کے بعد نماز کے لئے قطار بنادی گئی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ امامت آپ کرائیں گے۔ تمام رسول اور نبی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے تھے۔ اور ہمارے نبی سب کے امام تھے۔ آج معلوم ہوا۔ کہ کائنات والو۔ دیکھ لو خداوند تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا عظیم مرتبہ عطا

marfat.com

فرمایا ہے۔ پھر کہنا پڑے گا۔

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوۃ اللہ علیک
مرحبا معراج والے — دو جہاں کے راج والے
عاصیوں کی لاج والے — رحمتوں کے تاج والے
یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوۃ اللہ علیک
وَالضُّحٰی جبیں کے صدقے — چشمِ سرگیں کے صدقے
زُلفِ عنبریں کے صدقے — صورتِ یٰسین کے صدقے

نماز ادا کرنے کے بعد تمام پیغمبروں نے آپ ﷺ پر درود وسلام پیش کیا۔ پھر حضور ﷺ کے سامنے دو پیالے پیش کئے گئے۔ ایک میں دودھ تھا دوسرے میں شراب۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے دودھ پسند فرمایا اور دودھ نوش فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ مسجدِ اقصٰی سے باہر تشریف لائے۔ تو ستر (70) ہزار فرشتوں نے کہا۔

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوٰۃُ اللّٰہ علیک

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ اب آسمانوں کی سیر کے لیے روانہ ہوئے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اور ستر ہزار فرشتے ساتھ ساتھ تھے۔ پہلے آسمان کا دروازہ کھولا گیا۔ وہاں پر فرشتوں کی قطاریں درود وسلام پڑھ رہی تھیں اور حضرت آدمؑ

marfat.com

استقبال کے لیے موجود تھے۔ پھر دوسرے فلک پر حضرت یحیٰ علیہ السلام فرشتوں کے ہمراہ موجود تھے۔ تیسرے فلک پر حضرت یوسف علیہ السلام نے مرحَبا کہا۔ چوتھے فلک پر عیسٰی علیہ السلام نے آپ کو مبارک باد دی۔ پانچویں فلک پر حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اور فرشتوں نے سلامی دی۔

درود و سلام کے ہار اور گجرے پیش کیے۔

یانبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یاحبیب سلام عَلیک صلوۃ اللہ علیک

چھٹے فلک پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر آپ ﷺ ساتویں آسمان پر تشریف لے گئے وہاں فرشتوں کا کعبہ بیت المعمور ہے جس کا طواف ہر وقت فرشتے کرتے ہیں۔ وہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے ملاقات ہوئی۔ جو بیت المعمور سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے وہاں فرشتوں کی امامت کی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو حوضِ کوثر دکھایا اور عرض کیا یا رَسول ﷺ قیامت کے روز آپ کی اُمت اسی حوض سے پانی پیئے گی۔ آپ ﷺ کے پیارے ہاتھوں سے جامِ کوثر پیئے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا حوضِ کوثر کے سَنگ سنہرے موتی ہیں۔ زمرّد اور یاقوت کے پتھروں سے بنا ہے۔ اس کا پانی بَرف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اور اتنا لذیذ ہے کہ اگر کوئی اس کا ایک جام پی لے تو اُس کو تمام عمر پیاس نہ لگے۔ اس حوضِ کوثر کے متعلق خداوند کریم نے فرمایا ہے۔

marfat.com

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

ہم نے آپ ﷺ کو کوثر عطا فرمایا۔

پھر جنت کی سیر کی۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا میں نے صدیق ؓ کا محل بھی دیکھا ہے اور عمر فاروق ؓ کا محل بھی دیکھا۔ جنت میں جب سرکار ﷺ تشریف لے کر آئے تو حوروں نے حضور ﷺ کی نعتیں پڑھیں۔ غلمانوں نے سلامی دی۔ ہر طرف سے مرحبا مرحبا کی صدائیں گونج رہی تھی۔ سرکار نے اپنی اُمت کے انعامات کا جائزہ لیا۔

پھر آپ ﷺ کی ملاقات حوروں کی سردار سے ہوئی۔ اُس نے اپنی جبین جھکا کر عرض کیا۔ حضور ہم سب آپ ﷺ کی لونڈیاں ہیں۔ ہمارا حُسن آپ کا صدقہ ہے مجھے کچھ عنایت فرما دیجئے۔ سرکار مُسکرائے۔ اور فرمایا اے حوروں کی سردار میں نے تجھے اپنا بلال ؓ دے دیا۔ وہ بلال جو میرا خادم خاص ہے۔ وہ بلال جو میرا پیارا موذن ہے۔ میں نے اُس سے پوچھے بغیر کہہ دیا۔ اگر اُس سے پوچھ لوں تو وہ صرف یہی کہے گا۔ کہ یا رسول اللہ ﷺ بلال کو حُور نہیں۔ بلکہ حضور ﷺ چاہیئے۔

پھر آپ عرشِ اعلیٰ پر تشریف لے گئے۔ وہاں ایک مقام سدرۃ المنتہیٰ ہے جو ایک درخت ہے۔ جس کا ایک پتا ساری کائنات کو ڈھانپ سکتا ہے۔ اس کے ہر پتے پر ستر ہزار فرشتہ بیٹھا خداوند کریم کی حمد وثنا کر رہا ہے یہ مقام حضرت جبرئیل علیہ السلام کا ہے۔ اس سے آگے کوئی نہیں جاسکتا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں اس سے آگے ایک قدم بھی نہیں جاسکتا۔ اگر جاؤں تو میرے پَر جل جائیں گے۔ اس کے آگے

marfat.com

آپ ﷺ کا مقام ہے۔☆

اگر یک سرِ موئے برتر پَرم
فروغِ تجلی بسوزد پَرم

سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے جبرئیل اگر کوئی حاجت ہے تو بیان کردے تاکہ میں خداوند کریم کے حضور پیش کردوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری صرف یہ گزارش ہے کہ جب قیامت کے روز آپ ﷺ کی اُمت پُل صراط پر سے گزر رہی ہو۔ میں اُن کے پاؤں کے نیچے اپنے پَر بچھادوں تاکہ ساری اُمت سلامتی سے گزر جائے۔﴿سبحان اللہ﴾

پُل سے گزارو کہ راہگزر کو خبر نہ ہو
جبرئیل پَر بچھائے تو پَر کو خبر نہ ہو

حضور ﷺ نے منظور فرمالیا۔ پھر آپ ﷺ نے عرش اعلیٰ پر اپنا قدم مبارک رکھا تو عرشِ اعلیٰ نے کہا

مرحبا مرحبا

صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ

آپ ﷺ کا نام اتنا مبارک ہے کہ جب مجھ پر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

لکھا گیا تھا تو میں ہیبت کے مارے کئی سال تک کانپتا رہا اور جب

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ

marfat.com

لکھا گیا۔اس وقت مجھے سکون حاصل ہوا۔یا رسول اللہ ﷺ آپ کا قدم میرے لیے باعث برکت اور باعثِ افتخار ہے۔پھر آپ ﷺ عرشِ اعلیٰ پر آگے بڑھے ہر طرف نور ہی نور تھا۔

خداوند کریم نے فرمایا

محمد یہ کون ومکاں آپ کا ہے زمیں آپ کی آسماں آپ کا ہے
بڑھے آیئے پا برہنہ نہ کیجئے میرا عرشِ نعلین داں آپ کا ہے
یہاں سے وہاں تک نہیں اور کوئی
مکاں آپ کا لامکاں آپ کا ہے

میری بہنو!

عرشِ اعلیٰ پر ستر ہزار نور کے حجابات ہیں۔ہر حجاب میں سے ہمارے رسول ﷺ خداوند کریم کی حمد وثناء کرتے ہوئے گزرتے گئے۔نور کا ایک بچھونا سبز رنگ کا تھا جس کا نام رَف رَف تھا۔آپ اُس پر جلوہ فرما تھے۔اور وہ بچھونا اُڑتا ہوا نور کے حجابات میں سے گزرتا رہا۔آپ ﷺ نے ان حجابات میں سے وہ جلوے دیکھے کہ زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔اتنا پُر کیف اور پُر سکون وقت تھا کہ جس کو الفاظ میں ڈھالنا بہت مشکل ہے۔وہ بچھونا آگے بڑھتا گیا۔یہاں تک کہ آواز آئی

قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّی

اے محمد ﷺ رک جایئے۔آپ کا ربّ درود بھیج رہا ہے۔پھر آواز آئی

اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ ○ اُدْنُ یَا اَحْمَدُ ○ اُدْنُ یَا خَیْرُ الْبَرِیَّہ

marfat.com

اے محمد آگے آؤ ☆ ۔اے احمد آگے آؤ ☆ ۔قریب ہو جاؤ ☆ سب سے اچھے آگے آؤ۔

بڑھ اے **محمد** ﷺ ☆ قریب ہو احمد ☆ قریب آ سرورِ زمانہ ☆

نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے
تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے
حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

قرآن پاک میں ارشادِ خداوندی ہے۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی O

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی O

پھر وہ جلوہ قریب ہوا۔ پھر خوب اُترا۔ جلوے اور محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے سَر کی آنکھوں سے اپنے معبود، اپنے مطلوب، اپنے اللہ کو دیکھا اور ایسے دیکھا کہ

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی O

ایسے دیکھا کہ آنکھ بھی نہ جھپکی

یہ معراج کا عروج تھا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ لا مکان میں جلوہ افروز ہوئے۔ دربارِ خداوندی سے آواز آئی۔ اے محبوب میرے لیے کیا تحفہ لے کر آئے ہو۔

تو آپ ﷺ نے عرض کیا اے خداوند کریم میں تیرے حضور عاجزی کا تحفہ لے

marfat.com

کر آیا ہوں۔ میں ایک عاجز بندہ بن کر حاضر ہوا ہوں۔

خداوندِ کریم نے فرمایا۔اے محبوب تیری عاجزی نے تجھے امام الانبیاء بنا دیا ۔میرا محبوب بنا دیا۔ پھر فرمایا۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَتُهُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب۔ میری طرف سے بھی تحفہ لے۔

یہ تحفہ آپ کی اُمت کے واسطے ہے۔

☆☆ وہ تحفہ پچاس ﴿50﴾ نمازیں ہیں ☆☆

حضور ﷺ نے خداوندِ کریم کا یہ تحفہ قبول فرمایا۔ پھر گنہ گار اُمت کا خیال آ گیا اور آنکھیں اَشکبار ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محبوب تجھے اُمت کا شافع بنا دیا۔ قیامت کے روز تیری شفاعت قبول کی جائے گی۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

تیرا ربّ تجھے اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

حضور ﷺ نے اِرشاد فرمایا میرے اللہ نے مجھے شفاعت کا تاج پہنایا ہے۔اے میرے صحابہ سنُو ۔ قیامت کے دِن میں شفاعت کروں گا اور اُس وقت تک شفاعت کرتا رہوں گا جب تک میرا ایک اُمتّی بھی جہنم میں ہو گا۔اور جنت میں نہ چلا جائے۔ ﴿سبحان اللہ﴾

marfat.com

بہشتاں چوں باہر ناں کوئی رہوے گا

گنہگاراں نوں آپ ٹولے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پھر ہمارے رسول ﷺ واپس تشریف لائے۔ راستے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ خدا سے کیا تحفہ ملا آپ ﷺ نے فرمایا پچاس نمازیں ملی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ بہت زیادہ ہیں۔ واپس جایئے اور کم کروایئے۔

آپ واپس تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے پانچ معاف فرمادیں۔

پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ بھی زیادہ ہیں۔ واپس جائیں۔

اس طرح حضور ﷺ نو (9) مرتبہ دربارِ خداوندی میں گئے اور پینتالیس ﴿45﴾ نمازیں معاف کروائیں۔ اس میں راز تھا کہ اے موسیٰ کوہِ طور پر تُو مجھے نہ دیکھ سکا۔ اب میرے محبوب کو دیکھ لے۔ جس نے میرے محبوب کو دیکھ لیا۔ اُس نے مجھے دیکھ لیا۔

پھر کہا حق نے جلوہ میرا دیکھ لے
میں تجھے دیکھ لوں تُو مجھے دیکھ لے
جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے
دیکھنے کا مزہ آج کی رات ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محبوب اگرچہ پانچ نمازیں باقی رہ گئیں ہیں۔ مگر ثواب پچاس کا ہی ملے گا۔ (سبحان اللہ)

marfat.com

میری بہنو!

نماز معراج کا تحفہ ہے

اس لیے ہمیں خدا کے اس تحفے کو دِل و جان سے لگا کر رکھنا چاہیئے۔ نماز کبھی بھی قضا نہ کی جائے۔ بلکہ محبت کے ساتھ اور دل لگا کر ادا کرنی چاہیئے۔

میری بہنو!

ہمارے رسولِ مقبول ﷺ فرشتوں کے جھرمٹ میں واپس تشریف لائے ۔ خداوند کریم نے اس رات کو اٹھارہ (18) سال کا کر دِیا۔ کائنات کے اُن لمحوں کو ساکت و جامد کر دیا۔ ہر چیز جس مقام پر تھی۔ ساکن ہوگئی تھی۔ اور جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو وہیں سے اللہ تعالیٰ نے کائنات کے نظام کو چلا دیا۔ آپ ﷺ کا بستر گرم تھا۔ دَروازہ کھلا تھا۔ جبرئیل اور میکائیلؑ ان کے ساتھ تشریف لائے۔ فرشتوں نے آخری سَلامی دی اور واپس چلے گئے۔

آقا یاں تشریف لیائے		بستر گرم برابر پائے
اُٹھارہ ورہے سی بیت سدھائے		گنڈا ہلدا۔ پانی چلدا۔ میلاپَل دَا
مَن نہ مَن ہُن تیری مرضی		رات ہکا تے گل مُک گئی
نُور بشر دَا مسئلہ کھلیا		شب اَسریٰ تے گل مُک گئی
وِچ پلکاں لنگھ پار سدھائے		ہفت سماء تے گل مُک گئی

سرکار نے خدا کے حضور سجدہ شکر ادا فرمایا۔ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد مکہ والوں کو یہ سارا حال سُنایا۔ تو سب نے اِنکار کیا۔ ابو جہل نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا

marfat.com

کہ تیرا یار کہتا ہے کہ

میں راتوں رات بیت الحرام سے بیت المقدس گیا۔ پھر ساتوں آسمانوں کی سیر کی پھر عرشِ اعلیٰ پر گیا۔ اور میں نے اپنے خدا کو سَر کی آنکھوں سے دیکھا اور پھر واپس بھی آ گیا ہوں۔

کیا یہ سچ ہو سکتا ہے؟

حضرت صدیق اکبرؓ نے سُنا تو فرمایا۔ ہاں ابو جہل۔ اگر یہ بات میرے رسول اکرم ﷺ نے کی ہے تو میں اِس بات کی تصدیق کرتا ہوں۔

سرکارِ مدینہ ﷺ نے جب یہ سُنا کہ ابو بکر نے میری تصدیق کی ہے۔

تو فرمایا...... اے ابو بکر آج کے بعد

اَنْتَ صِدِّيْقُ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ

کہ تُو دُنیا اور آخرت میں **صدیق** ہے۔

میری بہنو!

معراج کے واقعہ کا معجزہ حضور ﷺ کا سب سے عظیم معجزہ ہے۔

ایسی شان کسی رسول اور کسی نبی کو نہ مِلی۔

اس لیے کہنا پڑتا ہے۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

سب سے بَالا و والا ہمارا نبی

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

marfat.com

تقریر نمبر ﴿13﴾

محبت و تعظیمِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمُ o اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ o

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ﷺ

تمام بہنیں صَلوٰۃ وسَلام پڑھیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ جس نے زبانوں کو قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ کانوں کو قوتِ سماعت دی۔ آنکھوں کو بصارت کا نور دیا۔ دلوں کو بصیرت کی روشنی عنایت فرمائی۔ دماغ کو کمپیوٹر بنایا۔ پھر اُسے یادوں سے سجایا۔ انسان کو عقل دے کر اور شرفِ بارگاہ بخش کر اشرف المخلوق بنایا۔ علم دے کر فرشتوں سے اعلیٰ کر دیا۔ وہی اللہ ساری کائنات کا مالک وخالق ہے۔ اُسی کے حضور ہمارے جبینیں جھکتی ہیں

marfat.com

میری بہنو!

درود وسلام کے گجرے سرورِ کائنات ۔ رحمتِ جہاں ۔ شافعِ محشر ۔ نورِ مجسم ۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ مقدسہ میں پیش کرتی ہوں ۔ کہ جس بارگاہ میں جبرئیل بھی بلا اجازت نہیں آتے ۔ جس بارگاہ میں آنے والا بدنصیب نہیں رہتا ۔ جس بارگاہ سے ہر ایک کو بھیک کے ساتھ دُعا بھی ملتی ہے

یہ دَربارِ محمد ﷺ ہے جہاں ملتا ہے بے مانگے
اَرے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے
یہ دَربارِ محمد ﷺ ہے جہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

میری بہنو!

میں نے جو آیتِ کریمہ تلاوت کی ہے ۔ اُس کا ترجمہ سُنیئے !

ارشادِ ربّانی ہے ۔

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ

اے لوگو! اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر کرو

یہ آیتِ کریمہ ایمان کی جان ہے ۔ اس میں ارشاد ہے کہ اے اللہ اور رسول پر ایمان لانے والو! ذرا دھیان کرو کہ صرف یہی نہ سمجھنا کہ ہم نے کلمہ پڑھ لیا ہے اور مسلمان ہو گئے ہیں ۔

ایمانِ کامل تب ہی ہو گا جب دِل میں میرے مصطفیٰ کریم ﷺ کی محبت اور عزت و

marfat.com

توقیر ہوگی۔ اگر اُن کی شان میں معمولی سی بھی بے اَدبی ہوگئی تو تمہارا ایمان، تمہارے اعمال سب اَکارت ہوجائیں گے۔ اسی لیے دوسرے مقام پر ارشادِ ربّانی ہے۔

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ O

ان آیات میں ایمان والوں سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے نبی ﷺ کے صحابہ اور قیامت تک آنے والے ایمان والو۔ غور سے سُنو! میرے حبیب ﷺ کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کرنا اور آپ کو ایسے نہ پُکارنا۔ جیسے تُم ایک دوسرے کو پُکارتے ہو۔ ورنہ تُمہارے اعمال اَکارت ہوجائیں گے۔ اور تُمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔

میری بہنو!

ان آیات میں حضور ﷺ کی تعظیم اور توقیر بیان فرمائی گئی ہے۔ آپ ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھنے، بولنے کا اَدب سکھایا گیا ہے۔ اور یہ بات عیاں کردی گئی ہے کہ میرے حبیب ﷺ کے سامنے اپنی آواز کو پست رکھنا۔ اگر معمولی سی بھی آواز اونچی ہوگئی تو ساری عبادات، ساری ریاضات، ساری سخاوتیں اَکارت ہوجائیں گی۔ میرے اللہ کو اپنے حبیب ﷺ کی تعظیم کتنی پیاری ہے۔ میں تو یہ کہوں گی۔ کہ تعظیم مصطفٰے ﷺ ہی ایمان کی اصل ہے۔

اسی لیے خود حضور ﷺ نے فرمایا

marfat.com

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُ کُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ تُم میں سے کوئی بھی اُس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد سے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے یہ سُن کر کہا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے سوائے جان کے ہر چیز سے پیارے ہیں۔ سرکارِ مدینہ علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا۔ ابھی تیرا ایمان کامل نہیں ہوا۔ یہ سُن کر حضرت عمر فاروقؓ نے اَشک بار ہو کر عرض کیا آپ مجھے میری جان سے بھی پیارے ہیں۔ تو سرکار نے فرمایا اے عمرؓ اب تیرا ایمان مکمل ہو گیا۔

میری بہنو!

یہ کہنا پڑے گا۔

اِکو ای ساتی دا معیار ہونا چاہیدا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہیدا

حضرت اَنس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ سرکار قیامت کب آئے گی۔؟

حضور ﷺ نے فرمایا۔ تُو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے۔ اُس نے کہا اور تو کوئی اعمال نہیں ہیں۔ بَس خُدا اور رسول سے محبت کرتا ہوں۔ سرکار نے فرمایا اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ...... تُو یعنی جس سے محبت کرتا ہو گا اُسی کے ساتھ ہو گا۔

marfat.com

اس سے ثابت ہوا کہ دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی حضور ﷺ کی محبت اور تعظیم ہی کام آئے گی۔ محبتِ رسول کے بغیر ہر عبادت بے کار ہے۔

صحابہ کرام اپنے قول اور فعل سے حضور ﷺ سے محبت بھی کرتے تھے اور آپ کی تعظیم بھی کرتے تھے۔

غزوۂ اُحد میں ایک صحابیہ میدان میں حضور ﷺ کو پوچھتی پھرتی ہے۔ کسی نے اُسے بتایا۔ بہن تیرا باپ، تیرا شوہر اور تیرا بھائی شہید ہو گئے۔ اُس نے کہا۔ اِن کے شہید ہونے کا مجھے کوئی غم نہیں۔ یہ بتاؤ۔ میرے پیارے رسول ﷺ کس حال میں ہیں۔

صحابی نے کہا۔ اللہ کے فضل و کرم سے آپ ﷺ زندہ و سلامت ہیں۔ اُس عورت نے کہا۔

کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَکَ قَلِیْلٌ"

حضور ﷺ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت تھوڑی ہے۔

محمد ﷺ ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، مال اور اولاد سے پیارا
محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے
اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

حضرت خُبیبؓ کو جب سولی پر چڑھا دیا گیا تو کفّار نے کہا۔ اے خُبیبؓ اگر تُو کہہ دے کہ کاش آج میری جگہ پر اللہ کے رسول ہوتے تو تُمہیں چھوڑ دیتے ہیں۔

marfat.com

اُنھوں نے کہا۔ تُم یہ کہتے ہو۔ میرا تو ایمان ہے کہ اُن کے پاؤں میں کانٹا نہ چبھ جائے۔ اُن کی خاطر میں ایک جان تو کیا لاکھوں جانیں قربان کر سکتا ہوں۔

یہ سر کٹ کر سوئے پائے محمد ﷺ لوٹتا جائے
اسی کو موت کہتے ہیں تو ایسی موت آجائے

میری بہنو!

دیکھئے! صحابہ کرام کو حضور ﷺ سے کتنی محبت تھی۔ اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبت، مال سے بھی زیادہ محبت، ماں باپ سے بھی زیادہ محبت، بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت۔

حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے بیٹے عبدالرحمن بن ابوبکرؓ جب ایمان لائے تو اُنھوں نے کہا۔ ابا جان۔ غزوۂ اُحد میں آپ میرے تیر کی زَد میں کئی مرتبہ آئے مگر میں یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ میرے باپ ہیں۔ میں نے آپ کو چھوڑ دیا۔ یہ سُن کر حضرت ابوبکر صدیق ؓ جوش میں آگئے اور فرمایا۔ اے میرے بیٹے! اگر تُو میرے وار کے نیچے آجاتا تو میں تجھے کبھی نہ چھوڑتا۔ کیونکہ تُو اُس وقت میرے پیارے مصطفٰے کریم ﷺ کا دُشمن تھا۔ میں آپ کی محبت میں تجھے قربان کر دیتا۔

محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

میری بہنو!

ایک عورت غزوۂ اُحد کے موقع پر اپنا چار سال کا بچہ لے کر حضور ﷺ کی بارگاہ

marfat.com

میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ اگر میرا خاوند ہوتا تو اُسے جہاد کے لیے بھیجتی۔ اگر میرا بھائی ہوتا تو اُسے مجاہد بناتی۔ اگر میرا کوئی جوان بیٹا ہوتا تو آپ کے لشکر میں شامل کر دیتی۔ اَب میری آرزو ہے کہ میں اپنی محبت کا اظہار کروں۔

یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا چار سال کا ننھا شہزادہ ہے۔ اسے اپنے لشکر میں شامل کر لیجئے۔

سرکارِ مدینہ مسکرائے اور فرمایا۔ اے میری صحابیہ۔ یہ تیرا بچہ نہ تلوار اُٹھا سکتا ہے۔ نہ نیزہ اُٹھا سکتا ہے۔ اور نہ تیر اُٹھا سکتا ہے۔ عورت نے یہ سُن کر جوشِ محبت سے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بیٹا۔ مانتی ہوں، تلوار نہیں اُٹھا سکتا، نیزہ نہیں اُٹھا سکتا۔ مگر آپ کی طرف آنے والا تیر تو کھا سکتا ہے۔

پیارے رسول ﷺ جب آپ کی طرف کوئی تیر آئے تو میرے بیٹے کو ڈھال بنا لینا۔ میرا بیٹا آپ پر نثار ہو جائے اور میں آپ کی محبت پر نثار ہو جاؤں۔

جنہے پیار تیرے نال پایا کملی والیا
اوہدے اُتے رحمتاں دا سایہ کملی والیا

میری بہنو!

صحابیہ کی محبت اس بات کو عیاں کرتی ہے کہ حضور ﷺ کی محبت پر سب کچھ قربان ہے۔

marfat.com

میری بہنو!

ایک اور صحابیہ کی محبتِ رسول کا واقعہ سُنئے اور اپنے دلوں کو ایمان کے نور سے منور کیجئے۔ مدینہ منورہ کا ایک چھوٹا سا گھر جس میں ایک صحابیہ اپنے دو ننھے شہزادوں کے ساتھ ہمکلام ہے۔ ایک شہزادہ دائیں جانب بیٹھا ہے اور دوسرا شہزادہ بائیں جانب۔ صحابیہ شہزادوں سے پیاری پیاری باتیں کر رہی ہے اور باتوں ہی باتوں میں بتا رہی ہے کہ پیارے بیٹو! تُمہیں علم ہے کہ پیارے رسول ﷺ بدر کے مقام میں پہنچ چکے ہیں۔ ننھے شہزادے بولے۔ امّاں پھر کیا حکم ہے۔ امّاں نے بڑے جوش کے ساتھ کہا۔ اے میرے بیٹو۔ تُمہیں پتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا جانی دُشمن کون ہے۔ اور آپ کو بُرا بھلا کہنے والا کون ہے۔ شہزادوں نے اپنی ماں کا چہرہ دیکھا اور پوچھا۔ امّاں جلدی بتا۔ یہ کہنے کا کیا مطلب ہے۔ صحابیہ نے دونوں شہزادوں کے ماتھوں کو بوسہ دیا اور کہا۔ اے میرے بیٹو۔ میرے نبی ﷺ کا بڑا دُشمن ابو جہل ہے۔ کوئی کسی کو قتل کرے گا۔ کوئی کسی کو مارے گا۔ اے میرے بیٹو۔ یہ لو دو تلواریں۔ اور میں تُمہیں حکم دیتی ہوں کہ تُم اُس مَردود ابو جہل کو مار کے آؤ۔ چاہے اس کام میں تمہاری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔

شہزادے کھڑے ہو گئے اور بولے امّاں جان۔ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم پیارے رسول ﷺ پر اپنی جان نثار کر دیں گے۔ کیونکہ کائنات میں سب سے زیادہ آپ ﷺ سے محبت ہے۔

marfat.com

میری بہنو!

وہ منظر اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ جب معوذؓ اور معاذؓ دونوں بھائی میدانِ بدر میں آئے۔ آکر دیکھا کہ حق و باطل کا معرکہ جاری ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے قریب گئے اور پوچھا۔ چچا جان۔ ابو جہل کہاں ہے ؟ انھوں نے کہا۔ ننھے شہزادو تم نے پوچھ کے کیا لینا ہے۔ بولے چچا جان۔ پہلے بتایئے وہ کہاں ہے؟ پھر ہم پوچھے کا مطلب بتائیں گے۔ اُنھوں نے کہا۔ ننھے شہزادو وہ سامنے گھوڑے پر سوار سب سے اُونچی گردن والا ہی ابو جہل ہے۔ یہ سُنا تو دونوں شہزادے چل پڑے۔ اور کہا

قسم کھائی ہے مرجائیں گے یا ماریں گے ناری کو
سُنا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوبِ باری کو

یہ سُن کر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا

حفاظت کر رہا ہے گرد اُس کے فوج کا دستہ

بچوں نے جواب دیا......

یہ دستہ کب تلک روکے گا عزرائیل کا رستہ

یہ کہہ کر بجلی کی طرح دوڑے اور محبتِ رسول ﷺ کے نشے میں ابو جہل کو جا گرایا۔ وہ زخمی ہو کر زمین پہ تڑپ رہا تھا۔ ہائے ہائے کر رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا۔ افسوس بڑے سردار کو چھوٹے چھوٹے بچوں نے مار ڈالا۔ اب دونوں شہزادے کفار میں گھر گئے اور انھوں نے محبتِ رسول ﷺ میں اپنی جانیں قربان کر دیں۔

marfat.com

شہادت کا لہو جن کے رُخوں کا بن گیا غازہ
کھلا تھا دائمی اُن کے لئے جنت کا دروازہ

میری بہنو!

حضور ﷺ کی محبت میں صحابہ کرام پیش پیش رہتے تھے۔ حُدیبیہ کے روز عُروہ بن مسعود نے کفّار کے سامنے حضور ﷺ کے دربار کا جو نقشہ پیش کیا۔ وہ یوں تھا کہ اے ساتھیو! میں نے بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار دیکھے ہیں۔ قیصرو کسرٰی کا دربار بھی دیکھا ہے۔ مگر جتنی تعظیم اس رسول کے صحابی کرتے ہیں۔ ایسی تعظیم میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ انہوں نے پوچھا تو نے کیا دیکھا؟

عروہ بن مسعود کہنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ جب محمد ﷺ وضو کرتے ہیں تو اُن کے صحابہ وضو کا پانی اور اُن کا لعابِ دہن زمین پر نہیں گرنے دیتے۔ اپنے چہروں پر ملتے ہیں۔ اپنے جسموں پر ملتے ہیں اور اپنے دامن تر کرتے ہیں۔ اور جب وہ بال کٹواتے ہیں تو اُن کے صحابہ محبت سے اور عقیدت سے اُن بالوں کو زمین پر نہیں گرنے دیتے۔ بلکہ برکت کے لیے اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں۔ اُن بالوں کو باعثِ برکت اور باعثِ شفا سمجھتے ہیں۔ اے ساتھیو! جو اپنے نبی کے وضو کا پانی زمین پر نہیں گرنے دیتے وہ خون کیسے گرنے دیں گے۔ ایسی محبت اور ایسی عقیدت کائنات میں کہیں نہیں ملے گی۔

میری بہنو!

جب ہم وضو کریں تو ہمارے گناہ جھڑتے ہیں۔ مگر جب سرکارِ دو عالم ﷺ وضو

marfat.com

فرماتے تھے تو اُن سے نور جھڑتا تھا اور صحابہ کرام اُس نور کو اپنے چہروں کی زینت بناتے تھے۔ اسی لیے تو اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

میری بہنو!

مسلمان وہی ہے جو دِل سے حضور ﷺ کی تعظیم کرتا ہے اور دِل سے حضور ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور جب اُس کے سامنے کوئی چاہے اُس کا باپ ہی کیوں نہ ہو۔ چاہے اُس کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ حضور ﷺ کے بارے میں نازیبا بات کہتا ہے تو وہ اُس کا جواب دیتا ہے۔ بلکہ اُس سے قطع تعلق کر لیتا ہے۔ اگر زیادہ محبت کا رنگ چڑھ جائے تو اُس کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔

میری بہنو!

ہندوستان میں ایک ہندو راج پال مردود نے ایک کتاب (رنگیلا رسول) لکھی۔ جس میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی شان میں گستاخی کی گئی تھی۔ مسلمانوں میں غیرتِ ایمانی جاگ اُٹھی اور پورے ہندوستان میں احتجاج کیا گیا۔

علمائے کرام نے تقریروں کے ذریعے احتجاج کیا۔ صحافیوں نے تحریروں کے ذریعے احتجاج کیا۔ عام لوگوں نے جلوسوں کے ذریعے احتجاج کیا۔ مگر ایک نوجوان جس کا نام **عِلم الدین** تھا۔ اور کالج کا طالب علم تھا۔ جب اُس نے سُنا کہ ایک مردود نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے تو اس نے ایک خنجر خریدا

marfat.com

اور سیدھا راج پال کے دفتر چلا گیا۔ اور پوچھا۔ تیرا نام راج پال ہے۔ اُس نے کہا ہاں میرا نام راج پال ہے۔ **علم الدین** کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔ اُن آنکھوں میں عشقِ مصطفٰے کی روشنی تھی۔ اُس نے جوش سے کہا۔ او گستاخِ رسول ﷺ تیری یہ جرات کہ تُو اپنی زبان میرے محبوب ﷺ کے خلاف نکالے۔ یہ کہہ کر **علم الدین** نے پے در پے خنجر کے وار کیے اور اسے فی النار کر دیا۔

عدالت میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اے **علم الدین** تو کہہ دے کہ میں نے اسے نہیں مارا۔ میں تجھے بری کروا دوں گا۔ مگر **علم الدین** نے کہا میں نے اُسے حضور ﷺ کی محبت میں مارا ہے۔ میں انکار نہیں کر سکتا۔

روزہ اچھا، نماز اچھی، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
میں باوجود اِن کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں شاہ بطحا کی حُرمت پر
قسم اللہ کی کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

وہ علم الدین غازی بھی بنا اور شہید بھی بنا۔ آج تک اُس کی قبر پُکار پُکار کے کہہ رہی ہے کہ جب تک حضور ﷺ کے دیوانے زندہ ہیں۔ اُس وقت تک حضور ﷺ کی عظمت کے ترانے گائے جائیں گے اور اُن کی محبت میں جان کے نذرانے دیئے جاتے رہیں گے۔ کیونکہ

محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

marfat.com

میری بہنو!

یہود و نصاریٰ نہ کبھی مسلمانوں کے دوست تھے۔ نہ دوست ہیں۔ نہ ہی دوست ہوں گے۔ نہ ہی مسلمانوں سے ہمدردی کریں گے۔ یہ آئے دن کبھی کسی شکل میں، کبھی کسی شکل میں۔ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں اور سازشیں کرتے رہیں گے۔ کبھی سلمان رُشدی کی شکل میں، کبھی تسلیمہ کی شکل میں، کبھی نام نہاد امام مہدی کی شکل میں اسلام کے خلاف سازشیں کرتے رہے ہیں۔ حال ہی میں ڈنمارک میں چند صحافیوں نے گستاخانہ خاکے بنا کر مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کو للکارا ہے۔ پوری دُنیائے اسلام سراپائے احتجاج بن گئی اور سینکڑوں لوگوں نے اپنی جان و مال کے نذرانے پیش کردیئے۔ یہ واقعہ 2006 کو پیش آیا۔ جس میں کروڑوں مسلمانوں نے احتجاجی ریلیاں نکالیں۔ اور بین الاقوامی سطح پر اپنے احتجاج کو ریکارڈ کروایا۔

یہ محبتِ رسول اور عظمتِ رسول کی ایک مثال ہے۔ جب تک مسلمانوں میں یہی جذبہ کارفرما رہے گا۔ محبتِ رسول اور عظمتِ رسول کی پاسبانی کے لیے جان کے نذرانے پیش ہوتے رہیں گے۔

بے اَدبوں سے ہمیں رکھنا بچا کے یا رسول اللہ ﷺ
غلام اپنا سدا رکھنا بنا کے یا رسول اللہ ﷺ

خاکے چھاپے نیں جو بے غیرتاں نیں لگدا کفر اسلام دی جوڑ پے گئی
کوئی ٹمیں اُٹھیا دیس دے آگو وَ آں چوں عاشق دلاں نوں تائیوں جھنجھوڑ پے گئی
جذبے مسلمانی کھالئے کیہلاں نیں تائیوں غیرتِ ایمانی دی تھوڑ پے گئی
اُٹھ قبر وچوں غازی علم دیناں تیری فیر اسلام نوں لوڑ پے گئی

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

marfat.com

تقریر نمبر ﴿14﴾

شب برات

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ o اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا

وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ o

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

☆ سب تعریف خالق کائنات کے واسطے جو واحدہٗ لاشریک ہے۔ جس کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں۔ جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔ جو دُنیا بنانے پر قادر ہے اور دُنیا برباد کرنے پر بھی قادر ہے۔ جس کے دربار میں بڑے بڑے سلطان، بڑے بڑے شہ زور اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ جس کے عدل سے انبیاء بھی ڈرتے ہیں۔ اور جس کے رحم سے گنہگاروں کے چہرے کھل اُٹھتے ہیں۔ اُس کی ذات کی تعریف ایک خاکی انسان سے نہیں ہو سکتی۔

marfat.com

کائنات کی زبانیں تھک جائیں گی۔
قلم لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں گے۔
کاغذ اور سیاہی ختم ہو جائے گی۔
مگر ربّ کائنات کی تعریف ختم نہ ہو گی۔

اُس کا مقام ہے کہ

کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک دَر دَر کی
کسی کو خاک کی ڈھیری کسی کو سنگ مرمر کی
وہ شاہوں کو گدا کر دے گدا کو بادشاہ کر دے
اشارہ اُسکا کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں

درود و سلام کا ہدیہ آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکار دو عالم رحمت جہاں، سرکار مدینہ، نور کا نگینہ، راحت قلب وسینہ، امام الانبیاء وامام المرسلین، شب اسریٰ کے دولہا، ساری کائنات کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ میں کہ جن کا نام لینے سے دل کو سرور آجاتا ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کہ جن کے صدقے سے خداوند کریم نے ساری کائنات کو بنایا۔

اے اللہ تعالیٰ سب حمدیں اور ثنائیں تیرے لیے ہیں۔ تو جہان کو پالنے والا ہے۔

☆ دور دو سلام حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کرتی ہوں۔ جن کا

marfat.com

مرتبہ تمام رسولوں اور نبیوں سے اعلیٰ ہے۔

☆ میں نے قرآن پاک کی جو آیت تلاوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے ایمان والو بچاؤ اپنے آپ کو اور قریبیوں کو دوزخ کی آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

☆ اے ایمان والو جو ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ پر رسول پر قرآن پر اسلام پر

☆ قیامت پر کس چیز سے خود کو بچانا ہے اور اپنے قریبیوں کو بچانا ہے۔

حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کی آگ کو پہلے ہزار سال گرم کیا گیا۔ تو وہ سُرخ ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس تک گرم کیا گیا تو پھر سفید ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس تک گرم کیا گیا۔ تو وہ سیاہ ہوگئی۔ اب وہ سیاہ اور تاریک ہے۔ اس دنیا کی آگ سے ستر حصے زیادہ گرم ہے۔ اے میرے صحابہ اس آگ سے پناہ مانگا کرو۔ اور کہا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ۔

اے اللہ ہمیں نار سے بچا۔

قیامت کے روز دوزخ کو لایا جائے گا۔ اُس کی ستر ہزار باگیں ہیں۔ ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوئے میدان محشر میں لائیں گے۔ یہ آگ کن لوگوں کے لئے ہیں۔ قرآن خود فرماتا ہے۔

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدً

اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے۔ تو بے شک اُنکے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں ہمیشہ رہنا ہوگا۔

marfat.com

میری بہنو!

یہ نار کسی کے پاؤں تک ہوگی۔ کسی کے گھٹنوں تک ہوگی۔ کسی کے کمر تک ہوگی۔ اور کسی کی گردن تک ہوگی۔ میرے پیارے نبی حضور ﷺ پر نور حضرت محمد ﷺ نے فرمایا۔ جہنم میں ایک پہاڑ ہے۔ جس کا نام صعود ہے۔ اُس پر آگ ہی آگ ہے۔ کافر ستر برس تک گھسیٹ کر آئے گا۔ اوپر سے چڑھایا جائے گا۔ پھر وہاں سے دھکا دیا جائے گا۔ تو وہ گرتا ہوا جہنم میں جائے گا۔

حضور نے فرمایا وہ بدنصیب ہے۔ وہ بدنصیب ہے۔ وہ بدنصیب ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے۔ جو بدنصیب ہے۔ فرمایا جو دوزخ کی نار میں گرے گا۔ پوچھا یا رسول اللہ کون گرے گا۔ فرمایا جس نے خدا کی رضامندی کے لئے اطاعت نہ کی۔ اور نافرمانی نہ چھوڑی۔ وہ دوزخ کی آگ میں گرے گا۔ اور بدنصیب ہوگا۔

میری بہنو!

جو دوزخ کی آگ سے بچنا چاہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ خدا کی نافرمانی نہ کرے۔ نبی کی نافرمانی نہ کرے۔ کسی کا دل نہ دکھائے۔ انسان کو حقیر نہ جانے۔ والدین کی خدمت کرے۔ ہر کام وہ کرے جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہو جائے۔ ہر وقت توبہ اور استغفار کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ توبہ کرنے کیلئے کچھ وقت اور کئی راتیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں۔ ان میں سے ایک رات شب برات ہے جو شعبان کی پندرھویں رات ہے۔

marfat.com

شعبان کے متعلق حضور نے فرمایا یہ میرا مہینہ ہے۔ اوراس مہینے کی شان ایسی ہے۔ جیسے نبیوں میں میری شان ہے۔ اس مہینے میں حضور کثرت سے روزہ رکھا کرتے تھے۔ حضور نے فرمایا فرشتوں کی دوعیدیں ہیں۔

لَیْلَةُ الْقَدْرُ ۞ اور ۞ شب برات

حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ حضور نے فرمایا۔ یہ دونوں عیدیں فرشتوں کی ہیں۔ اوروہ عیدوں میں میری اُمت کے گناہوں کی بخشش کی دعا مانگتے ہیں۔

ایک رات حضرت عائشہ کے حجرے میں حضور ﷺ تھے۔ کہ اچانک اُٹھے اور کالی کملی اوڑھی۔ یہ رات شب برات تھی۔ حضرت عائشہ دبے پاؤں چلی۔

چلدے چلدے وچ بازاراں تے بڑیاں شاناں والے
جنت بقیع وَل قدم بڑھایا تے رحمت دیوے بالے

آپ ﷺ نے اپنے دونوں پیارے پیارے ہاتھ اُٹھا لیے۔ اوراپنی اُمت کیلئے دعا کرنی شروع کی۔

اُمت لئی سی ایناں روئے تے دوجہان دے والی
روندیاں روندیاں موڈیاں اُتوں ڈھگ پئی کملی کالی

عرض کیتی پھر

عرض کیتی پھر ہتھ اُٹھا کے امت بخش خدایا
امت والے غم نیں مولا تیرا حبیب روایا

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ سے کہا جاؤ۔ میرے حبیب کو خوشخبری سناؤ کہ فرشتے آسمانوں کے آپ کی اُمت کی بخشش کی دُعا مانگ رہے ہیں۔

دیکھ حبیبا وَل آسماناں اپنی نظر اُٹھا کے
فرشتے میرے کھڑی دعانیں منگدے سیس نوا کے
نبیاں دے سردار دی اُمت بخشیں باری تعالیٰ
جیدے صدقے جگ بنائے جیدا رُتبہ اعلیٰ

حضور نے آواز سُنی۔ تو خدا کا شکر ادا فرمایا۔ حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا یارسول اللہ خدا فرماتا ہے کہ اس رات رحمت کے تین سو دروازے کھلتے ہیں اور لوگوں پر رحمت کی بارش ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر گنہ گاروں کو بخش دیتا ہے۔

حضرت جبرئیل نے کہا کہ یارسول اللہ چند لوگ ایسے ہیں اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان کی بخشش نہیں ہوگی۔ فرمایا اے جبرئیلؑ وہ کون لوگ ہیں۔

عرض کیا یارسول اللہ ﷺ چغل خوری کرنے والا۔

میری بہنو!

چغل خور بہت برا ہوتا ہے۔ ایک دفعہ حضور قبرستان سے گزرے۔ دو قبروں کو عذاب ہورہا تھا۔ حضرت جابرؓ سے حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے جابرؓ ان دو قبر والوں کو عذاب اس لیے ہورہا ہے کہ

ایک پیشاب کے قطروں سے نہ بچتا تھا۔

marfat.com

دوسرا چغل خور تھا۔اس لیے عذاب ہو رہا ہے۔

ایک آدمی کی بہن مر گئی۔قبرستان میں اُسے دفنا آئے۔اُن کی روپوؤں کی تھیلی قبر میں رہ گی۔واپس جا کر قبر کھول کر دیکھا تو قبر میں آگ تھی۔قبر بند کی۔واپس آکر ماں سے پوچھا تو کہا تیری بہن چغل خور تھی۔

میری بہنو!

ہمیں ہر وقت گناہوں سے بچتے رہنا چاہیے۔دوسرا جادو کرنے والا۔اُس کی بخشش بھی نہیں ہوتی۔جادو کرنا حرام ہے۔

تیسرا: شرابی جس کی بخشش نہیں ہوتی۔

چوتھا: والدین کا نافرمان

والدین ایک نعمت ہیں۔اُن کی قدر کرنی چاہیے۔ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جس کا باپ راضی ہوگا۔اُس کا خدا راضی ہوگا۔جس کا باپ ناراض اُس کا خدا ناراض۔جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ماں کا چہرہ دیکھیں تو حج کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔حضور نے فرمایا اگر ماں دعا کردے۔تو ضرور قبول ہوتی ہے۔ماں کی بددعا سے اور یتیم کی آہ سے بچنا چاہیے۔ایک صحابی تھے۔جن کا نام حارث تھا۔کلمہ زبان پر نہ آتا تھا۔کیونکہ ماں ناراض تھی۔ماں کو بلوایا۔فرمایا لکڑیاں لاؤ۔آگ میں اس کو پھینک دو،ماں نے معاف کیا تو کلمہ جاری ہوا۔ثابت ہوا ماں باپ اگر راضی نہ ہوں تو بندہ دنیا سے ایمان سلامت لے کر نہیں جا سکتا۔اس لیے انھیں راضی رکھنا چاہیے۔

marfat.com

ایک آدمی حج پر گیا۔ ماں منع کرتی رہی مگر وہ نہ رُکا۔ آخر ایک شہر جا پہنچا۔ وہاں رات مسجد میں ٹھہرا۔ چوروں نے بادشاہ کے محل میں چوری کی۔ فوج پیچھے آئے چوروں نے مال اُس کے پاس مسجد میں رکھا اور چلے گئے۔ وہ پکڑا گیا چوری کے الزام میں اُس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے۔ منہ کالا کر دیا۔ سارا شہر پھرایا۔ وہ کہتا تھا۔ کہ میں چور نہیں ہوں۔ بلکہ ماں کا نافرمان ہوں پھر اپنے گھر آیا۔ ماں نے اسے لیٹا کر اپنی چادر ڈال کر دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

اَدب کریا کرو سارے اے ماواں ٹھنڈیاں چھاواں
او روندے رات دِن رہندے جنہاں دیاں مَر گئیاں ماواں

پانچواں: مشرک بھی نہیں بخشا جاتا

قرآن شریف میں ہے۔

اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيۡمٌ۔

بے شک بہت بڑا ظلم ہے شرک۔

مشرک کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برابر دوسرا خدا ماننا جیسے کافر بتوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ وہ شرک کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بھی معاف نہ کرے گا۔ جو کسی کو اُس کے برابر جانے گا۔ یا اُس کا بیٹا جانے گا۔ یا اُس کی بیوی جانے گا

چھٹا: وہ انسان جو تکبر کرے گا۔

اس کی بخشش بھی نہ ہو گی۔ جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

marfat.com

دنیا میں پہلا گناہ تکبر ہوا۔شیطان نے تکبر کیا۔اور لعنتی بن گیا۔

اَبٰی وَ اسْتَکْبَرَ وَ کَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ

اُس نے تکبّر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے

اپنے حسن پر تکبر کرنا

جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے آئینہ دیکھا۔تو کہا میں اتنا حسین ہوں ۔صبح ہوئی تو آنکھ پر گوہانجنی نکلی تھی۔اُسی وقت سجدے میں گر گئے۔

بادشاہت کا غرور ۔نمرود۔فرعون۔ہامان۔اور شداد نے غرور کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا نشان تک مٹا دیا۔ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت اُڑتا اُڑتا اتنا اونچا ہو گیا کہ پہلے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح سنائی دینے لگی۔ خدا نے فرمایا اے سلیمان اگر تیرے دل میں رائی بھر بھی تکبر آ جائے تو یہ تیرا تخت اُلٹا کر دوں۔حضور نے فرمایا اگر رائی بھر دِل میں ایمان ہو گا۔تو اس کی بخشش ہو جائے گی۔اور اگر رائی بھر تکبر ہو گا۔تو بخشش نہ ہو گی۔یعنی تکبر اتنا بُرا فعل ہے۔

عبادت کا تکبر بھی ہوتا ہے۔نبی اسرائیل میں ایک عابد تھا۔جس کے سر پر بادل سایہ کرتا تھا۔ایک ڈاکو نے دیکھا تو سچے دل سے توبہ کی اور آ کر بولا۔نیک بندے بزرگ گرمی بہت ہے۔مجھے بادل کے سائے میں بٹھالیں۔ میں نے توبہ کر لی ہے۔عابد نے تکبر سے کہا میں اور تو برابر نہیں ہو سکتے۔میں نے عبادت کی ہے۔اور تو ڈاکو ہے۔جب یہ کہا تو خدا کو پسند نہ آیا۔اب ڈاکو چلا۔تو

marfat.com

بادل اُس کے سر پر سایہ کرنے لگا۔ اور بزرگ دھوپ میں رہ گیا۔ خدا نے کہا اب تم دونوں برابر ہو تو نے تکبر کر کے سب کچھ گنوا دیا۔ یہ توبہ کر کے گناہوں کو مٹا بیٹھا اے زاہد تو تکبر سے توبہ کر۔

یعنی غرور نے اُس کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

میری بہنو

اس رات تقدیر لکھی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا اس رات لکھا جاتا ہے۔ کہ شعبان سے شعبان تک کس کو کتنا رزق ملنا ہے کتنی عمر ہوگی، زندہ رہے گا۔ یا مر جائے گا۔ بعض انسان زمین پر چل رہے ہوتے ہیں۔ مگر اس رات اللہ تعالیٰ حضرت عزرائیل کو حکم دے دیتا ہے کہ اس کی جان قبض کر لے۔

میری بہنو!

اس رات ہمیں خدا کے حضور توبہ کرنی چاہے۔ حضور نے فرمایا اس رات آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ہر آسمان پر فرشتے خدا کے حکم سے آواز دیتے ہیں۔ کوئی ہے قیام کرنے والا۔ رکوع کرنے والا۔ قرآن کی تلاوت کرنے والا۔ درود وسلام پڑھنے والا کوئی ہو۔ خداوند کریم اُس کی دلی مراد پوری کرے گا۔ اور اُسے بخش دے گا۔ اس رات اگر کوئی سو نفل صلوٰۃ الخیر کے پڑھے ہر رکعت میں دس بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ تو اس کا ثواب بہت ہے اس کی تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ اور سب سے ادنیٰ حاجت اُس کی بخشش ہوگی۔

marfat.com

میری بہنو!

اگر سو نفل پڑھ کر خداوند تعالیٰ کی رحمتوں کی آغوش مل جائے تو اور کیا چاہیے۔

اس رات صلوٰۃ تسبیح بھی پڑھی جاتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر کوئی یہ نماز پڑھے۔ اور اُس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

پھلاں دی سیج تے سونا	★	اے تیرے کم نیئں آؤناں
ملو گا خاک دا کوٹھا	★	جتھے سجناں نے چھڈ جاناں
جنہاں تے مان ہے تینوں	★	اوہو چھڈ جان گے تینوں
مٹی بک پاؤن گے تینوں	★	کسے بھی نال نیئں رہناں
کتھے دارا، سکندر نیں	★	کتھے مست قلندر نیں
سارے قبراں دے اندر نیں	★	جو کیتا اے اوہو پاؤناں
اج ویلا نہ رہ وہیلا	★	چلا چرخہ بنا دھیلا
تو جانا دیس پردیسوں	★	چاہیئے کجھ تے پلے ہوناں
تیرا اے سعید ہے جھلا	★	خالی عملوں ایدھا پلا
کرم جے کر دیوے اللہ	★	اینے دُنیا تو کی لیناں

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

marfat.com

تقریر نمبر ﴿15﴾

فضائلِ رمضان المبارک

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَااَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَاالْعَظِيْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيِّ الْكَرِيْمُ ﷺ

تمام بہنیں مل کر درود وسلام پڑھیں!

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

سب تعریف خدائے وحدہٗ لاشریک کے واسطے کہ جس نے کائنات کا وجود بنایا۔ ارض وسماء بنائے۔ شمس وقمر بنائے۔ سیارے بنائے۔ انسان وحیوان بنائے۔ حجر وشجر بنائے۔ عرش وفرش بنائے۔ پھول اور پھل بنائے۔ برگ وثمر بنائے۔ جس کی حمد کرنے والے مقدر کے سکندر بن جاتے ہیں۔ جس کو سجدہ کرنے

marfat.com

والے جنت کے مالک بَن جاتے ہیں۔ جس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے زمانے کے امام بن جاتے ہیں۔ جس کا کلمہ پڑھنے والے اُس کے وَلی بن جاتے ہیں۔ جس کی باتیں سنانے والے محدّث بن جاتے ہیں۔ جس کے نافرمانوں کے لیے جہنم کے دروازے کھُل جاتے ہیں۔ جس کے دُشمنوں پہ زمین تنگ کر دِی جاتی ہے۔ جس کے دُشمن اُس کی گرفت سے نہیں نکل سکتے۔ چاہے وہ نمرود ہو یا فرعون ہو یا شدّاد و ابوجہل۔ اُس خدائے بزرگ و بَرتَر کی حَمد کرتے جائیں۔ کرتے جائیں۔ اپنی زبانوں کو اُس کی تعریف سے شیریں اور تَر رکھیں۔ تو پھر رحمتوں کی بارش ہو جائے گی اور ایک دِن اُس سے ملاقات ہو جائے گی۔

درود و سلام کا ہدیہ آقائے کُل۔ دانائے کُل۔ مولائے کُل۔ عقلِ کامل عالم مَا کانَ وَمَا یکون۔ سرورِ کونین۔ سید المرسلین۔ خاتم النبین۔ شبِ اسریٰ کے دولہا۔ شافعِ محشر۔ راحتِ زمانہ۔ رحمتِ زمانہ۔ باعثِ تخلیقِ کائنات۔ رحمتوں کا خزانہ۔ محبوبِ ربِّ کبریا۔ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی بارگاہِ عظیمہ کریمیہ میں۔ کہ جن کا نام روحوں کی تسکین ہے۔ دِلوں کا چین ہے۔

میری بہنو:

میں نے آپ کے سامنے جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے۔ اُس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے ایمان والو۔ تُم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تُم سے پہلوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

marfat.com

میری بہنو:

اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔کلمہ،نماز،روزہ،زکوٰۃ،حج...... یہ بالترتیب فرض کیے گئے۔ پہلے نماز فرض ہو چکی تھی۔اب ایمان والوں پر روزے بھی فرض کر دیئے گئے۔تاکہ روحانی پاکیزگی حاصل ہو۔

میری بہنو:

پہلے ایک روزہ فرض تھا۔وہ دسویں ﴿10﴾ محرم کا روزہ تھا۔پھر ہر قمری مہینے کے تین روزے فرض کیے گئے ۔یعنی تیرہ ﴿13﴾ چودہ ﴿14﴾ پندرہ ﴿15﴾ کا روزہ...... پھر اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان کے روزے فرض فرما دیئے باقی روزے نفلی رہ گئے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔اے ایمان والو۔یہ خیال نہ کرنا کہ روزے صرف تُم پر ہی فرض کیے گئے ہیں بلکہ تُم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں اُن پر بھی روزے فرض تھے۔حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام امتیں روزہ رکھتی تھیں۔حضرتِ آدم علیہ السلام ہر ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ کا روزہ رکھتے تھے۔

میری بہنو:

جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر تشریف لائے تو تین سو سال تک روتے رہے۔گرم اور سَرد ھواؤں نے ،موسموں کی تبدیلی نے ان کا جسم

marfat.com

کالا کر دیا۔ اب جب توبہ قبول ہوئی تو فرمایا۔ اے آدمؑ غم نہ کھا۔ تیرا جسم نوری اور صاف ہو جائے گا۔ تین روزے رکھ۔

میری بہنو:

حضرت آدم علیہ السلام نے تیرہ کا روزہ رکھا تو جسم کا تیسرا حصّہ صاف ہو گیا۔ چودہ کا روزہ رکھا تو جسم کا آدھا حصّہ پاکیزہ صاف ہو گیا۔ پندرہ کا روزہ رکھا تو آپ کا جسم نوری بَن گیا ﴿سبحان اللہ﴾

اس لیے بزرگ فرماتے ہیں کہ جو بھی ہر ماہ کے یہی تین روزے رکھا کرے گا تو وہ بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

میری بہنو:

حضرت نوح علیہ السلام نے بھی یہی روزے رکھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سال میں چالیس روزے فرض تھے۔ آپ کی اُمت کے لوگ چالیس روزے رکھتے تھے۔ حضرت داوٗد علیہ السلام ایک دِن روزہ رکھتے اور ایک دِن اَفطار کرتے تھے۔ یعنی ایک دِن روزہ سے ہوتے اور دوسرے روز روزہ نہ رکھتے تھے۔ اس کو صومِ داوٗدِی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ماہِ رمضان کے روزے فرض کیے گئے۔ مگر بعد میں آنے والے راہبوں اور پادریوں نے اپنی مرضی سے چالیس روزے بنالیے اور کہا کہ جس موسم میں چاہو رکھ لو۔

marfat.com

میری بہنو:

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے صرف ہم پر ہی فرض نہیں کیے گئے۔ بلکہ ہم سے پہلی اُمتوں پر بھی فرض تھے۔اس لیے ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔

قرآنِ پاک میں خداوند کریم کا ارشاد ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ o

کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن پاک نازل ہوااور فرمایا جب یہ مہینہ آئے تو اُس کے روزے رکھو!

حضور ﷺ نے شعبان کے آخر میں منبر پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔آپ ﷺ نے فرمایا۔اے میرے صحابہ سنو۔کل سے جومہینہ شریف آرہا ہے وہ شَهْرُ اللّٰه ہے۔یعنی اللہ کا مہینہ ہے۔اس مہینے میں اگر کوئی ایک فرض ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو ستر ﴿70﴾ فرضوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔اور اگر ایک نفل ادا کرے گا۔تو اللہ تعالیٰ اُس کو فرض کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔اس مہینے میں شیطان کو قید کر دیا جاتا ہے۔اُس کو زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے۔تا کہ وہ بندوں کو نیکی کرنے اور عبادت کرنے سے نہ روک سکے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اے فرشتو! جنت کے آٹھوں دروازے کھول دو اور نیکی کرنے والوں کے لیے محلات بناؤ۔ حوروں سے کہو کہ ہر روز ان نیک لوگوں کا انتظار کریں جو میری رضا کے لیے میری عبادت کرتے ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس مہینے میں اللہ تعالیٰ جہنم کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ تاکہ اُس کی رحمت ظاہر ہو۔ لوگوں کو جہنم سے نجات ملے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ روزہ دار جب روزہ رکھتا ہے اور جب افطار کرتا ہے تو اُس کی دُعا کو قبول کیا جاتا ہے۔ اور روزہ افطار کرنے والا جب کسی کا روزہ افطار کرتا ہے تو وہ دوزخ سے اتنی دُور ہو جاتا ہے کہ جتنا زمین اور آسمان کا فاصلہ ہے اور فرمایا۔ جس نے رروزے دار کو پیٹ بھر کے کھانا کھلایا۔ قیامت کے روز میں اُسے اس وقت **حوضِ کوثر** سے جام پلاؤں گا۔ جب وہ پیاسا ہوگا۔ وہ کبھی بھوکا رہے گا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہر عبادت کا ثواب اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما دِیا ہے مگر روزے کی جزاء کے بارے میں ارشاد ہے۔

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ

یعنی روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزاء ہوں۔ ﴿سبحان اللہ﴾

☆ جنت میں ایک دروازہ ہے۔ جس کا نام **بابِ الریان** ہے۔ اُس میں سے روزہ دار کو گزارا جائے گا اور فرمایا جائے گا۔ اے روزہ دار تُو میرے لیے بھوکا رہا۔ تُو میرے لیے پیاسا رہا۔ تُو نے رات کو قرآن پڑھا۔ دِن کو روزہ رکھا۔ سارا

marfat.com

دِن اور رات اپنی خواہشات کو چھوڑ کر میرے ذِکر میں لگا رہا۔ میری رضا تلاش کرتا رہا۔ اب میں تجھ سے راضی ہو گیا ہوں ۔ اس لیے آؤ اے روزے داروں۔ میں تمہیں اپنا دیدار دُوں۔ اس وقت روزے داروں کی خوشیوں کا ٹھکانہ نہ ہوگا۔ وہ بہت شاد اور شادمان ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ
یعنی روزہ ڈھال ہے۔

ڈھال پر دُشمن کا وَار روکا جاتا ہے مگر روزہ دار کے لیے یہ ڈھال ہے شیطان سے۔ یہ ڈھال ہے گناہوں سے۔ یہ ڈھال ہے برائیوں سے۔ یعنی روزہ دار ہر گناہ سے، ہر برائی سے بچا رہتا ہے اور شیطان بھی اس کے قریب نہیں جاتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس مہینے کا اوّل رحمت ہے۔

شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَتہ‘۔ یعنی اس مہینے کے پہلے دَس دِنوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور یہ گناہ گار سے پکار پکار کر کہتی ہے کہ آؤ توبہ کرلو اور میری رحمتوں کے سائے میں بیٹھ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی ایسی رحمتیں نازل ہوتی ہیں کہ جِس کا شمار کرنا انسان کی عقل سے دُور ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃ“

ماہِ رمضان کا درمیانہ حصّہ بخشش کا ہے۔

marfat.com

ہر کوئی چاہتا ہے کہ اِس کی بخشش ہو جائے اور وہ جنت میں چلا جائے۔ فرمایا اے بخشش چاہنے والو۔ ماہِ رمضان کے جو گیارہ سے بیس تک کے ایام ہیں۔ ان میں خداوند کریم کی بخشش آوازیں دے دے کر گناہوں کو معاف کرتی ہیں۔ کہ آؤ خداوند کریم کے حضور سجدہ ریز ہو کر مغفرت کے حقدار بن جائیں۔

پھر فرمایا۔

اٰخِرُہٗ عِتقٌ مِنَّ النَّار۔

یعنی ماہِ رمضان کا آخر عشرہ دوزخ سے آزادی کا ہے۔

کون ہوگی جو دوزخ میں جانا پسند کرے گی۔؟

میری ہر ایک بہن دوزخ کی آگ سے بچنا چاہتی ہے۔ تو اسے ماہِ رمضان کے تیسرے عشرے میں آگ سے پناہ مانگنی چاہیئے۔ خداوند کریم کو راضی کرنا چاہیئے۔ اس کے حضور آنسو بہا لینا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارْ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کوئی صبح کی نماز کے بعد یہ دُعا مانگے اگر وہ شام تک فوت ہو گیا تو شہیدوں میں اٹھے گا اور دوزخ سے نجات پائے گا۔ تو وہ بھی شہیدوں میں شمار ہوگا۔ ﴿سبحان اللہ﴾

میری بہنو:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ روزہ دار اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے بلکہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک و عنبر سے زیادہ پیاری ہے۔

marfat.com

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ قیامت کا دن بہت سخت ہوگا۔کوئی کسی کا ہمدرد نہ ہوگا۔ مگر اُس بے چارگی کے وقت جس نے کام آنا ہے وہ اللہ کا قرآن ہوگا۔ اور ماہ رمضان ہوگا۔

میری بہنو:

قرآن پاک کہے گا۔اے بارِی تعالیٰ اس نے میری صبح وشام تلاوَت کی اس کا دِل میری طرف مائل رہتا تھا۔اس لیے آج اس کی سختی کو دُور فرما۔اس پر اپنی رحمت نازل فرما۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی شفاعت سے بندے کو بخش دے گا۔ماہِ رمضان قیامت کے دِن کہے گا۔اے میرے مولا۔اس نے میری عزّت کی۔اس نے مجھے پیار کیا۔ میں ان کا مہمان ہوا تو ان لوگوں نے قرآن کی تلاوت سے مجھے سجایا۔ دن بھر بھوکے رہ کر، پیاسے رہ کر میرا وقار بلند کیا۔ ان لوگوں نے اپنی خواہشات کو چھوڑ کر تیرے قانون کو اپنایا۔ تیری رضا کی خاطر راتوں کو جاگ جاگ کر ذِکر میں مصروف رہے۔ اے میرے اللہ ان تمام لوگوں کو جنتی بناؤ۔ ان کی مصیبت بھوک، پیاس سب دُور فرمادے۔ اللہ تعالیٰ ماہِ رمضان کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ اور مومنوں کے لیے راحت اور رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

﴿سبحان اللہ﴾

میری بہنو:

ایک روح پرور واقعہ سناتی ہوں۔ ذرا اپنی آنکھوں کے سامنے وہ منظر لاؤ کہ مسجد نبوی ہو اور حضور ﷺ کی تشریف آوری ہو رہی ہو۔ ﴿سبحان اللہ﴾

marfat.com

ایک روز حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے تمام صحابہ نے اٹھ کر آپ کا استقبال کیا۔ حضور ﷺ منبر پر بیٹھنے کے لیے آگے بڑھے۔ جب آپ ﷺ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا۔ **آمین** پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا **آمین** پھر جب تیسری سیڑھی پر بیٹھنے لگے تو فرمایا۔ **آمین** تمام صحابہ خاموش تھے کہ ایک صحابی ادب سے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ جب منبر پر تشریف لائے تو آپ نے تین بار **آمین** فرمائی۔ کوئی دُعا کرنے والا تو نظر نہیں آیا۔ پھر آپ نے یہ **آمین** کیوں فرمائی۔ یا رسول اللہ ﷺ اس کی وجہ ارشاد فرما دیں۔ یہ سُن کر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے صحابہ۔ ابھی ابھی حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا۔ جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے پیارے حبیب اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس کی عمر میں اُس کے والدین حیات ہوں اور وہ اُن کی خدمت کر کے جنت نہ حاصل کرے وہ بڑا بد بخت انسان ہے۔ میں نے یہ سُن کر کہا۔ **آمین**۔

میری بہنو:

ہمیں اپنے والدین کا ادب کرنا چاہیئے اور ان کی ہر طرح سے خدمت کرنی چاہیئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ

اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اِقْدَامِ الْاُمَّھَاتْ

ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ اگر جنت کی تلاش ہے تو ماں کی خدمت

marfat.com

ضرور کیا کرو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس نے ماں کا چہرہ پیار سے دیکھ لیا۔اُس کے نامہ اعمال میں ایک **حج مبرور** لکھا جاتا ہے۔گویا کہ ماں کو دیکھنا بھی ثواب ہے

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔جس سے جس کا باپ راضی ہے۔اُس سے اُس کا خدا راضی ہے۔اور جس سے اُس کا باپ ناراض ہے۔اُس سے اُس کا خدا بھی ناراض ہے۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وچ قرآن دے آوے
ماں پیو نال کرنی نیکی حکم اللہ فرماوے

میری بہنو:

والدین کی جو خدمت نہ کرے اُسے حضور ﷺ نے اپنی پیاری پیاری زبان سے بد بخت کہا ہے۔اس لیے والدین کی خدمت کر کے بدبختی سے بچنا چاہیے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔خداوند کریم نے فرمایا ہے کہ اے حبیب ﷺ جس کے سامنے آپ ﷺ کا نام لیا جائے اور وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے تو وہ بد بخت انسان ہے۔

marfat.com

میری بہنو:

اب تو لوگ درود شریف پڑھنے پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ خدا اور خدا کے رسول کو پیارا ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ صدیقہ وہ شخص قیامت کے روز بدقسمت ہوگا۔ جو میرا چہرہ نہ دیکھ سکے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ وہ بدبخت اور بدقسمت کون ہوگا۔؟

حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو مجھ پر درود نہ پڑھنے والا ہوگا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کون ہے جو قیامت کے روز میرے قریب ہونا چاہتا ہے۔ تمام صحابہ نے عرض کیا یا سول اللہ ﷺ ہم سب آپ کے قریب ہونا چاہتے ہیں۔ یہ سُن کر حضور ﷺ نے فرمایا۔ سنُو! قیامت کے دِن میرے وہ زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوگا۔

میری بہنو:

ایک بار درود شریف پڑھیں تو دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ اور دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس لیے جب بھی حضور ﷺ کا نام سُنو تو درود شریف پڑھا کرو۔ چاہے حضور ﷺ کا نام نعت شریف میں آیا یا باتوں کے درمیان آئے۔ تقریروں کے دوران آئے یا اذان کے اندر آئے۔ اس سے آپ بدبختی سے بچ جائیں گی۔

marfat.com

وہ ہے سچا اور سچ کے سوا بولتا نہیں
جب تک نہ کہے اُس کو خدا، بولتا نہیں
بدقسمت ہے وہ انسان کہ اُن کا نام
سُنتا ہے مگر صلِّ علیٰ بولتا نہیں

میری بہنو:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اے میرے صحابہ جب میں منبر پر بیٹھنے لگا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔اے حبیب اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کی عمر میں ماہِ رمضان آجائے اور وہ خدا کو راضی کر کے جنت حاصل نہ کرے تو وہ بھی بد بخت انسان ہے۔میں نے کہا **آمین**۔

میری بہنو:

ماہِ رمضان میں چونکہ شیطان قید ہوتا ہے اس لیے جی بھر کے قرآن کی تلاوت کرو۔نفل پڑھو۔سجدے کرو۔دُعائیں مانگو۔ذکر کرو۔صدقہ خیرات کرو ہر اچھی محفل میں شرکت کرو۔روزے افطار کرائیں۔اس سے خداوند کریم راضی ہوگا اور تمہارا ٹھکانہ جنت میں بن جائے گا۔ایک بات ضرور یاد رکھیں کہ جب بھی روزے افطار کرائیں تو افطاری سے قبل ختم شریف ضرور پڑھ لیا کریں اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر کھانا کھائیں۔

marfat.com

میری بہنو:

یہ روزے ہم پر کیوں فرض کیے گئے ہیں۔ قرآن پاک خود فرماتا ہے کہ

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ

اب پرہیز گار کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ تُم اپنے ظاہر اور باطن کو صاف کرلو۔ نیت کے مطابق اور عمل کے مطابق نیت کو درست رکھو۔ اپنے اندر سے شیطان کے وسواس نکال کر **رحمان** کی تلاش کا جذبہ بیدار کرو۔ ایمان کو مقدّم جانو۔ آخرت کی فِکر کرو۔ دھوکا، غیبت، چغلی، گالی اور جھوٹ سے بچو!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تُم روزے کی حالت میں ہو اور تمہیں کوئی گالی دے یا جھگڑا کرے تو کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بعض لوگ بھوکے پیاسے رہتے ہیں ان کو روزے کا ثواب نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ جھوٹ بولنا، غیبت کرنا اور دھوکا دینا نہیں چھوڑتے۔

میری بہنو:

روزہ صرف یہی نہیں کہ بھوک اور پیاس سے رہا جائے۔ نہیں بلکہ جسم کے تمام اعضاء کا روزہ ہوتا ہے۔ آنکھوں کا روزہ بھی ہے۔ کانوں کا روزہ بھی ہے۔ آنکھوں سے نامحرم کو نہ دیکھا جائے۔ کانوں سے گانے وغیرہ نہ سُنے جائیں۔ زبان کا روزہ ہے کہ جھوٹ اور چغلی سے بچا جائے۔ ہاتھوں اور پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ

marfat.com

ان سے کوئی ایسا کام نہ لیا جائے جو شریعت کے خلاف ہو۔

ایک بار ایک عورت نے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ میری ہمسائی روزے بھی رکھتی ہے۔ نمازیں بھی پڑھتی ہے۔ مگر وہ گالیاں دیتی رہتی ہے۔ ہمیں ستاتی رہتی ہے۔ جھگڑا کرتی رہتی ہے۔ اس سے اُس کے ہمسائے اُمن میں نہیں ہیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ وہ عورت جہنمی ہے۔

میری بہنو:

روزے رکھ کر برائیوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ اس لیے فرمایا روزے تُم پر فرض کئے تا کہ تُم پرہیز گار بن جاؤ۔

پیاری بہنو:

رمضان کے مہینے میں ایک عبادت **اعتکاف** بھی ہے۔

حضور ﷺ ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اعتکاف کا مطلب ہے کہ رمضان المبارک کے بیسویں روزے کی عصر سے لے کر چاند نکل آنے تک مرد مسجدوں میں اور عورتیں گھروں میں ایک مخصوص جگہ بنا کر قیام کریں اور بلا ضرورت وہ جگہ نہ چھوڑیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ جو اعتکاف کرے اُسے کتنا ثواب ملتا ہے۔؟ حضور ﷺ نے جواب دیا اے میرے

marfat.com

صحابہ اُس کے نامہ اعمال میں دو حج اور دو عمرے لکھے جاتے ہیں۔ ﴿سبحان اللہ﴾

اعتکاف کرنے والا اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے۔ اور میزبان اپنے مہمان کو کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔ اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ ایسے ہی اعتکاف والے سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے۔ اے میرے مہمان مانگ جو مانگنا ہے۔ تجھے عطا کیا جائے گا۔

اعتکاف کرنے والا ایسے ہوتا ہے کہ جیسے ایک فقیر اپنے آقا کے دَر پر آ کر بیٹھ جائے اور صدا لگا تا رہے۔ لگا تار ہے۔ تو ایک دِن آقا خود پوچھتا ہے کہ اے میرے دَر پر آنے والے تجھے کیا چاہیئے؟

آپ نے فرمایا۔ اعتکاف کرنے والے کی ہر دُعا قبول ہوتی ہے۔ اس کا کھانا بھی عبادت ہوتا ہے۔ پہننا بھی عبادت ہوتا ہے۔ سونا بھی عبادت ہوتا ہے۔ اس لیے میری بہنو۔ اگر خدا توفیق دے تو اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

میری بہنو:

اس ماہِ رمضان میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے۔ کہ جس کا ثواب ہزار ماہ کی عبادت سے بھی زیادہ ہے۔ وہ رات قدر کی رات ہے۔ جس کے بارے میں قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

بے شک ہم نے قرآن قدر کی رات میں نازل کیا۔

marfat.com

پیاری بہنو:

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے مسجد نبوی میں ارشاد فرمایا۔اے میرے پیارے صحابہ۔سنو! بنی اسرائیل میں ایک شخص گزرا ہے۔جس کا نام شمعون تھا۔اُس نے اسّی سال تک دِن کو روزہ رکھا اور جہاد کیا۔رات کو کھڑے ہو کر عبادتِ خداوندی میں مگن رہا۔پھر وہ آخری عمر میں شہید کیا گیا۔اُس کا مرتبہ خدا کے نزدیک بہت بلند ہو گیا۔

یہ سُن کر صحابہ کرام کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہماری تو عمریں قلیل ہیں۔ہم اُس مجاہد جیسی عبادت نہیں کر سکتے۔وہ تو ہم سے بڑھ گیا۔ہمارا کیا حال ہو گا۔یہ سُن کر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اللہ تعالیٰ کے بندو گھبراؤ نہیں ماہِ رمضان میں ایک رات ایسی ہے۔جو ہزار مہینوں سے بھی افضل و بہتر ہے۔

لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ

کہ قدر کی رات ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔

میری بہنو:

ہزار مہینے سے بہتر خداوند کریم نے فرمایا۔اب نہ جانے یہ کتنی بہتر ہے۔

مطلب یہ ہے کہ یہ رات جس کو مل جائے گی اُس کا بیڑا پار ہو جائے گا۔

فرمایا یا رسول اللہ ﷺ یہ کونسی رات ہوتی ہے؟

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اکیسویں (21) تیئسویں (23) پچیسویں (25) ستائیسویں (27) انتیسویں

(29) رات میں تلاش کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کسی نے پوچھا کہ قدر کی رات کونسی ہوتی ہے۔ تو آپؓ نے فرمایا۔ ستائیسویں (27) رمضان المبارک لیلۃ القدر ہے۔

میری بہنو:

اس رات اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے کھل جاتے ہیں۔ فرشتے جبرائیل علیہ السلام اور رسولوں کی ارواحِ مقدسات زمین پر تشریف لاتی ہیں۔ حضرتِ جبرائیل علیہ السلام اپنے پَر پھیلاتے ہیں۔ جس کے سَر پر پھیر دیتے ہیں وہ جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس ماہ زیادہ سے زیادہ توبہ کرنی چاہیئے۔ نوافل ادا کریں۔ صدقہ و خیرات ادا کریں۔ بیمار کی عیادت کریں۔ ساری ساری رات عبادت میں مصروف رہیں۔ پھر ہی خداوند کریم کی رضا حاصل ہوگی اور ہزار مہینے سے زیادہ ثواب مِلے گا۔ بخشش ہو جائے گی۔ تُم جنت کی حقدار بن جاؤ گی۔ جہنم سے نجات حاصل کر جاؤ گی۔

میری بہنو:

اس رات صلوٰۃ التسبیح کی نماز بھی افضل ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی صلوٰۃ التسبیح کی نماز ادا کرے تو اگر اُس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ ﴿سبحان اللہ﴾

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں ماہِ رمضان کی برکات سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

marfat.com

رمضان دا مہینہ بڑیاں برکتاں لیایا اے
اللہ دا مہینہ اینوں آقا فرمایا اے
دوزخاں دے دَر بند جنتاں دے کھلدے
شیطاں مَردود تائیں قید وچ پایا اے
بختاں نوں رووے نالے سڑے وچ اَگ دے
جہنے اے مہینہ وچہ عیش دے لنگایا اے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
عید الفطر کے دِن جس نے عید کے بعد تین سو مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

مرنے والوں کی ارواح کو ثواب بھیجا
تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں
جب پڑھنے والا مرے گا
تو اُس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل ہوں گے

marfat.com

تقریر نمبر (16)

حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۴

ہمیں چلا سیدھے راستے پر اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تیرا انعام ہوا۔

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

☆ سب تعریف خالق کائنات کے واسطے جو واحدہٗ لاشریک ہے۔ جس کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں۔ جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔ جو دُنیا بنانے پر قادر ہے اور دُنیا برباد کرنے پر بھی قادر ہے۔ جس کے دربار میں بڑے بڑے سلطان، بڑے بڑے شہ زور اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ جس کے عدل سے انبیاء بھی ڈرتے ہیں۔ اور جس کے رحم سے گنہگاروں کے چہرے کھل اُٹھتے ہیں۔ اُس کی ذات کی تعریف ایک خاکی انسان سے نہیں ہوسکتی۔

marfat.com

کائنات کی زبانیں تھک جائیں گی۔
قلم لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں گے۔
کاغذ اور سیاہی ختم ہو جائے گی۔
مگر ربّ کائنات کی تعریف ختم نہ ہو گی۔

اُس کا مقام ہے کہ

کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک دَر دَر کی
کسی کو خاک کی ڈھیری کسی کو سنگ مرمر کی
وہ شاہوں کو گدا کر دیگدا کو بادشاہ کر دے
اشارہ اُسکا کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں

درودوسلام کا ہدیہ آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکار دو عالم رحمت جہاں، سرکار مدینہ، نور کا نگینہ، راحت قلب وسینہ، امام الانبیاء وامام المرسلین، شب اسریٰ کے دولہا، ساری کائنات کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ میں کہ جن کا نام لینے سے دل کو سرور آجاتا ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کہ جن کے صدقے سے خداوند کریم نے ساری کائنات کو بنایا۔

درودوسلام کا ہدیہ بارگاہِ رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ میں کہ جن کی اُمت میں سے خداوند کریم نے ہمیں پیدا فرمایا۔ یہ رمضان المبارک کا مبارک

marfat.com

مہینہ ہے۔ یہ خدا کا مہینہ ہے یہ صبر کا مہینہ ہے اس میں روزے رکھ کر اور گناہوں سے معافی مانگ کر مسلمان خدا کے مقرب بن جاتے ہیں۔ ہمیں بھی خدا کی توفیق سے روزے رکھنے کا موقع مل گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور تمام بہنیں دعا کریں کہ یہ رمضان کا مہینہ ہم سے راضی خوشی جائے۔ میں نے جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تیرا انعام ہوا۔

میری بہنو!

اس مہینے کی تین تاریخ کو حضور کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ زہرا کا وصال ہوا عورتوں کو چاہیے۔ کہ ان کے راستے پر چل کر اپنی زندگی گذاریں تا کہ ہماری آخرت سنور جائے۔

1- **حضرت فاطمہؓ کون ہیں** ۔ جو حضور ﷺ کی آغوش میں پلی۔ آپ کی صحبت نے انھیں کامل بنادیا۔

2- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی پہلی بیوی تھیں۔ جن کی چار بیٹیاں تھیں۔ زینبؓ، اُمِ کلثومؓ، رقیہؓ، اور فاطمہؓ۔ حضرت فاطمہؓ کی عمر ابھی پانچ برس کی تھی کہ حضرت خدیجہ بیمار ہوگئیں۔ قدرتی طور پر ماں باپ کو چھوٹی اولاد سے زیادہ پیار ہوتا ہے اس لیے حضرت خدیجہ کو حضرت فاطمہ سے بہت پیار تھا۔ بیماری جب لمبی ہوگئی تو حضرت فاطمہ کو بلوایا اور اپنے سینے سے لگالیا۔

marfat.com

کول سَد کے سینے دے نال لا کے ہنجو ڈولدی وال سنوار دی اے
ماں بیٹی دی نال اشاریاں دے ہندی گفتگو راز پیار دی اے
گھٹ گھٹ مِل لے دھیئے ماں تائیں ملاقات اے آخری واردی اے
سرتے گھڑی وچھوڑے دی کوکدی سی ماں بیٹی ول نظر اُولار دی اے

حضرت خدیجہ نے بیٹی کو پیار کیا اور عرض کیا یارسول اللہ میری بیٹی کا خیال رکھنا اسے رونے نہ دینا۔ اسے پیار کرنا۔ اس کی ہر خواہش پوری کرنا۔ میری بیٹی کی ایسی تربیت کرنا کہ دنیا والوں کے لیے مثال بن جائے۔ اتنا کہا اور حضرت خدیجہ نے اپنی روح حضرت عزرائیل کے سپرد کر دی۔ حضرت فاطمہ ماں کے کلیجے سے لگ گئی۔ اور کہا امّاں۔ اب کس کے سینے پہ فاطمہ سوئے گی۔ اب اماں مجھے کون پیار کرے گا۔ سرکار دوعالم حضرت محمد ﷺ تشریف لائے۔ فرمایا بیٹی فاطمہ گھبرانہیں۔ یہ رحمتوں والی گود تیرے لیے حاضر ہے۔ حضرت خدیجہ جو حضور کی غم گسار بیوی تھیں۔ دکھ میں سکھ میں ہر طرح کے موقع پر ساتھ رہیں۔ اب جُدا ہو رہی تھی۔ سرکار مدینہ ﷺ نے حضرت فاطمہ کو کندھے پر سوار کیا ہوا تھا۔ قبرستان گئے۔ حضور نے فاطمہ کی ماں کو قبر میں اُتارا اور فرمایا۔ اے لوگو۔ یہ وہ بیوی ہے کہ لوگوں نے کفر کیا اس نے میرا کلمہ پڑھا۔ لوگوں نے دکھ دیئے اس نے دلاسہ دیا لوگوں نے مال چھینا۔ اس نے مجھے مال دار کر دیا۔ اے لوگو یہ بیوی مجھے غمگین کر گئی۔ یہ کہہ کر آپ نے حضرت فاطمہ کو سینے سے لگالیا۔

بنا تربت خدیجہ کی امام الانبیاء آئے
تبھی افلاک نے بھی دیکھ کر تھے اشک برسائے

marfat.com

گھر میں آئے حضرت فاطمہ کا یہ حال تھا

جنابِ فاطمہ زہرہ کو امی یاد آتی تھی
تو فوراً دوڑ کر گودِ نبی میں چھپ وہ جاتی تھی
نبی اللہ بڑے غمگین تھے اُس کی جدائی میں
کہ جن کی خدمتوں کی دُھوم ہے ساری خدائی میں

میرے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس عورت نے پانچ نمازیں پڑھیں۔ رمضان کے روزے رکھے اور خاوند کی خدمت کی۔ اُسے جنتی ہونے کی بشارت دو۔ سب عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوند کی خدمت کیا کریں۔

میری بہنو!

حضور ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کی بہت اچھی تربیت کی۔ قرآن حفظ کرواتے۔ نماز کا سبق دیا۔ صبر، شکر، ریاضت، شرافت، سخاوت، عبادت، امانت، دیانت، وفا، حیا، پردہ واری۔ غم خواری۔ تقویٰ۔ علم قرآن اور عمل میں فیضان کا دریا بہا دیا۔ ایک روز میرے رسول عربی خانہ کعبہ کے قریب نماز ادا فرمارہے تھے کہ ایک کافر نے سجدے کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی پیٹھ رکھ دی۔ حضرت فاطمہ کو معلوم ہوا تو دوڑی آئی اور اوجھڑی کو ہٹایا اور کہا اے کافرو! ایسے انسان کو ستاتے ہو۔ جو تمہیں ایک خدا کی عبادت کا سبق دیتا ہے۔ جو تمہیں شراب سے منع کرتا ہے۔ جو کہتا ہے اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن نہ کرو۔ جو کہتا ہے۔ نیک بن جاؤ۔ بُرے کام چھوڑ دو۔ یہ کہہ کر حضور کی آغوش میں بیٹھ گئی۔ سرکار دو عالم نے ماتھا چوم

marfat.com

لیا۔ حضور نے مدینہ کو ہجرت فرمائی ۔ دو ہجری کو حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علی سے ہوا۔ خود حضور ﷺ نے نکاح کا خطبہ پڑھا۔

خطبہ پڑھا نبی نے جو حمد و ثنا کے ساتھ
آئے ملک بھی۔ نعرہ صلی علی کے ساتھ
دل خوش ہوئے جو عقد ہوا علی و بتول سے
حق سے ملا ثواب تو مُجرے رسول سے

حضور نے حضرت عائشہ اور اسماء سے کہا فاطمہ کو رخصت کرو اور خود دروازے کے سامنے کھڑے ہو گئے ۔ سینے سے لگایا اور فرمایا اے بیٹی فاطمہ تیری ماں حضرت خدیجہ ہوتیں۔ اپنے ہاتھوں سے رخصت کرتی۔ مگر اب تیرا باپ رخصت کرے گا۔ سر پر پاکیزگی کی چادر تھی۔ آنکھوں میں آنسو تھے۔ سرکار دو عالم نے سر پر کملی کا سایہ کیا ہوا تھا۔ جنت کی حوریں گیت گا رہی تھیں ۔ فرشتے محو حیرت تھے۔ یہ دیکھو رسول کی بیٹی بتول علی کے گھر میں کس شان سے جا رہی ہیں۔ کتنی خوش نصیب ہے کہ رسول خدا خود اپنی آغوش میں لیے محبت کی نگاہ سے رحمتیں نچھاور کرتے ہوئے بیٹی کو رخصت کر رہے ہیں۔

میری بہنو!

ذرا غور کرو کہ حضور ﷺ نے اپنی بیٹی کو جہیز میں کیا دیا۔ اگر میرے رسول چاہتے تو سونا اور چاندی دے دیتے۔ ریشم کے کپڑے دیتے۔ بے شمار سامان دیتے۔ مگر رحیم کریم رسول کو اپنی اُمت کا اتنا خیال تھا کہ غریبوں، مسکینوں کا

marfat.com

اور ایک بار دوسرا کلمہ پڑھا کرو۔ تیری چکی حضرت جبرائیلؑ چلانے آئیں گے۔

حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت فاطمہ کے گھر گیا دیکھا کہ حضرت فاطمہ حسن اور حسین کو قرآن کی لوری سنا رہی تھی اور چکی خود بخود چلتی ہے میں حیران رہ گیا اور حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا تو حضور نے فرمایا میری بیٹی کی چکی حضرت جبرائیلؑ چلانے آتے ہیں [illegible]

یہ شان ہے حضرت فاطمہ زہراؓ کی۔...... ☆ ایک دن حضور نے مسجد نبوی میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیٹی کی شادی کا ذکر کیا کہ اس کا لباس ریشم کا تھا۔ جوتے پر ہیرے جڑے تھے۔ شادی میں تمام جاندار حاضر تھے۔ جنوں نے پالکی اُٹھائی۔ زیور سونے کے اتنے تھے کہ سونا ہی سونا نظر آتا تھا۔ کئی روز تک چراغاں کیا گیا اور ایک ایسا محل دیا گیا۔ جس کی دیواریں زمرد اور سرخ پتھر سے بنی تھیں۔ سنگ مرمر کا فرش تھا۔ ہر طرف شیشے لگے ہوئے تھے۔ حضرت علیؑ نے یہ سب کچھ سنا تو گھر آئے۔ حضرت فاطمہؓ سے سارا واقعہ کہا۔

یہ سن کر حضرت فاطمہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کہ ایک میں سید الانبیاء کی بیٹی ہوں۔ کہ غربت کی زندگی ہے۔ مکان کچا ہے۔ یہ سوچتے سوچتے سو گئیں۔ خواب میں دیکھا کہ خوشبودار ہوا آتی ہے۔ ایک لڑکی حضرت فاطمہ کو پنکھا جھل رہی ہے۔ حضرت فاطمہ نے پوچھا۔

اے لڑکی تو کون ہیں۔؟

marfat.com

اس نے کہا بیٹی ہوں حضرت سلیمان کی
اور باندی فاطمہ ذی شان کی
جو ہے دختر نبیوں کے سلطان کی
باندی ہوں مشکور ہوں رحمان کی

صبح بیدار ہوئی تو حضور تشریف لائے ۔فرمایا بیٹی خواب تو سُنا۔حضرت فاطمہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اُس نے مجھے اتنا نوازا ہے۔میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتی ہوں ۔کہ اُسے دُنیا ملی اور مجھے دین دیا اور خدا کے حضور عرض کرتی ہوں ۔اے میرے باری تعالیٰ یہ رات اتنی لمبی کر دے کہ تیری بندی تیری عبادت دل کھول کر کرے ۔ابھی میرے دو نفل بھی پورے نہیں ہوتے کہ تیری رات ختم ہو جاتی ہے۔آپ خود بھی تہجد پڑھتیں اور اپنے بچوں کو بھی تہجد کے وقت ساتھ بیٹھا لیتیں تھیں۔

ایک بار حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ بیمار ہوئے تو آپ نے نذر مانی کہ میرے بیٹوں کو شفا ہو تو ہم تین روزے رکھیں گے ۔تو حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے روزہ رکھا جب افطاری کا وقت آیا تو جو کے آٹے کی دو روٹیاں پکائیں کہ ان سے روزہ افطار کریں گے کہ اتنے میں دروازے پر ایک مسکین نے صدا دی کہ میں مسکین ہوں ۔مجھے کچھ کھانے کو دو۔حضرت فاطمہؓ نے سارا کھانا اس مسکین کو دے دیا۔

marfat.com

اُٹھا کے کھانا دے دیا نامِ خدا
افطار روزہ پانی سے ہی کر لیا

دوسرے دن پھر روزہ رکھا حضرت علی مزدوری کر کے کچھ جَو لے کر آئے اب کھانا تیار کیا۔ جب افطار کا وقت آیا تو ایک یتیم نے صدا لگائی کہ میں یتیم ہوں اللہ کے لیے مجھے کھانا کھلاؤ۔

اُٹھا کے کھانا دے دیا نامِ خدا
افطار روزہ پانی سے ہی کر لیا

تیسرے روز روزہ رکھا اور کھانا تیار کیا۔ افطار کے وقت ایک اسیر نے صدا لگائی کہ میں اسیر ہوں۔ بھوکا ہوں۔ آپ نے سارا کھانا اُسے دے دیا۔

اُٹھا کے کھانا دے دیا نامِ خدا
افطار روزہ پانی سے ہی کر لیا

حضرت جبرائیل حضور اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے اور حضرت فاطمہ کی تعریف میں قرآن کی آیت نازل فرمائی۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا O

اور کھانا کھلاتے ہیں اُس کی محبت میں مسکین کو یتیم کو اور قیدی کو۔

اہلِ بیت کا گھرانہ سخی گھرانہ ہے۔ جن کے صدقے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان کی دولت سے نوازا۔ اور اپنی رحمتوں کی آغوش میں لے لیا۔

خود بھوکے رہ کر اوروں کو کھلاتے تھے   کتنے سخی تھے محمد ﷺ کے گھرانے والے

marfat.com

میری بہنو!

ہمیں بھی اپنا طریقہ بنا لینا چاہیے۔ کہ اگر کوئی سائل آ جائے تو اُسے خالی نہ لوٹانا چاہیے۔ کیونکہ اللہ کے نام پہ مانگنے والے کو دینا بہت بڑا ثواب ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ بھوکے کو کھانا کھلانا پیاسے کو پانی پلانا۔ بیمار کی عیادت کرنا۔ یہ کام ایسے ہیں کہ خداوند کریم کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ ایک بار حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے پوچھا اے میرے صحابہ بتاؤ عورت کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے۔ حضرت فاطمہ نے حضرت علی کو جواب دیا کہ وہ غیر مَرد کو نہ دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اُسے دیکھے حضرت علی نے جا کر حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ کی بیٹی نے یہ جواب دیا ہے آپ فوراً تشریف لائے اور فرمایا اے بیٹی فاطمہ تیرا جواب سب سے اعلیٰ ہے۔ واقعی عورت کی سب سے بڑی خوبی یہی ہیں۔

میری بہنو!

حضرت فاطمہ نے اسی خوبی کو اپنائے رکھا اور ثابت کر دیا کہ وہ ایک عظیم عورت ہے یہی صفات تھیں کہ ہمارے رسول ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز میدان محشر میں فرشتہ آواز دے گا کہ محشر کے لوگو اپنی نظریں نیچی کر لو۔ مصطفےٰ کریم کی بیٹی فاطمہ گزرنے والی ہے۔ تا کہ پردے کی لاج رہ جائے۔

روزِ محشر جس کی آمد پہ نظریں جھکیں

اُس سیّدہ خاتونِ جنت پہ لاکھوں سَلام

marfat.com

ایک بار حضور اکرم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے حضرت فاطمہ نے حضرت کے پیارے پیارے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ حضور نے اپنی پیاری بیٹی کا ماتھا چوم لیا اور فرمایا بیٹی آج میں تُجھے لینے آیا ہوں۔ چلو میرے ساتھ چلو اور اپنی اماں حضرت خدیجہ کی چکی چلا کر دکھا دو۔ میرے گھر میں بھی رونق آ جائے۔ یہ سن کر حضرت فاطمہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ علی گھر میں نہیں ہیں۔ اُن کی اجازت کے بغیر نہیں جاؤں گی۔ حضور ﷺ مسکرائے۔ اور حضرت علی کو لیکر آئے اور حضرت علی نے جانے کی اجازت دے دی جب حضرت فاطمہ جانے کیلئے تیار ہوئی تو عرض کیا ابا جان میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتی ہوں تو حضور نے فرمایا بیٹی جو سوال تیرے دل میں ہے۔ وہ جلدی کر پریشان نہ ہو۔ تیری پریشانی میری پریشانی ہے۔ اے فاطمہ جس نے تجھ کو دکھ دیا۔ اُس نے مجھ کو دکھ دیا اور جس نے مجھے دکھ دیا۔ اُس نے اللہ کو ناراض کیا۔

میری بیٹی آج کیوں حیران ہے
آج کیا دل میں تیرے دھیان ہے
تیرا بابا نبیوں کا سلطان ہے
تیرا شوہر منبعِ فیضان ہے
میری بیٹی صبر کی بُرہان ہے
مانگ بیٹی دل میں جو گمان ہے

marfat.com

حضرت فاطمہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ سونا چاندی نہیں مانگتی ریشمی پوشاک نہیں مانگتی۔ محل مینارے نہیں مانگتی۔ ہیرے جواہرت کی طالب نہیں۔ صرف یہ کہتی ہوں کہ آج میں آپ کے آگے آگے چلوں گی۔ حضور نے فرمایا میرے پیچھے تو انبیاء چلتے ہیں۔ میرے پیچھے رسول چلتے ہیں۔ سارا زمانہ میرے پیچھے چلتا ہے۔ اور تو میرے آگے آگے چلے گی۔ آخر کیوں یہ خیال آیا۔ حضرت فاطمہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ......

طے کروں جب یہ سارا فاصلہ
میرے پیچھے آپ ہوں اور مرتضٰے
دل میں آیا اس لیے یہ مدعا
تاکہ ظاہر نہ ہو میرا نقش پا

عرض کیا یارسول اللہ میں مدینے کی گلیوں میں چلوں گی تو میرے پاؤں کے نشان پر آپ کا پاؤں آجائے گا اور آپ کے پاؤں کے نشان پر علی کے پاؤں آئیں گے اس طرح میرے پاؤں کے نشان پر دوہرے پردے آجائیں گے۔ میں نہیں چاہتی کہ کوئی یہ بھی کہے کہ یہ فاطمہ کے پاؤں کا نشان ہے۔ قسم]ار اخی س(

یہ سن کر حضور ﷺ نے فاطمہ کو سینے سے لگالیا اور فرمایا۔

فاطمہ کی پردہ داری کو سلام
مصطفٰے کی بیٹی پیاری کو سلام

marfat.com

حضور ﷺ حضرت فاطمہ زہرا سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ خود حضور ﷺ نے فرمایا۔ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ حضور ﷺ اُن کی آمد پر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور ماتھا چوم لیتے تھے۔ بن ماں کی بیٹی سے حضور ﷺ کو اتنا پیار تھا۔ کہ آسمانوں کے فرشتے بھی رَشک کرتے تھے۔

دِھی لاڈلی جدوں سی مِلن اَوندی
نبی ربّ دے کھڑے ہو جاوندے سی
مَتھا چمدے نال پیار حضرت
شفقت حَد توں وَدھ فرماوندے سی
ہتھ چمدی فاطمہ نور والے
بابل جدوں تشریف لیاوندے سی
باپ دِھی ولے دھی باپ ولے
دیکھ دیکھ پیاس بجھاوندے سی

جب حضور بیمار تھے اور وصال کا وقت قریب تھا۔ حضرت عزرائیلؑ ایک عرابی کی شکل میں آئے۔ دروازے پر دستک دی۔ حضرت فاطمہ نے کہا اے عرابی واپس چلا جا میرے اباجان کی طبیعت ناساز ہے۔ حضرت عزرائیلؑ واپس چلے گئے۔ پھر آئے پھر حضرت فاطمہ نے واپس کر دیئے۔ جب تیسری بار آئے تو حضور نے ارشاد فرمایا بیٹی فاطمہ اسے آنے دو یہ وہ ہے۔ جو ماؤں سے بچے چھین لیتا ہے۔ بہنوں سے بھائی جدا کر دیتا ہے۔ بیٹی سے باپ کو جدا کرنے آیا ہے۔ یہ عزرائیلؑ

marfat.com

ہے۔ یہ سنا تو حضرت فاطمہ زار و قطار رونے لگی۔ حضور ﷺ نے فرمایا بیٹی رو نہیں۔ سب سے پہلے جنت میں تو ہی میرے پاس آؤ گی۔

حضرت فاطمہ حضور ﷺ کے سر ہانے کھڑی روتی ہے۔ اور کہتی ہے۔

اِک واری تے کھول مَازَاغ چشماں
اپنی لاڈلی دَا دیکھو حَال بابل
اَج او کھڑی سرہانے پئی ولکدی اے
کر دے سو جس دا استقبال بابل
میرا آخری اِک سوال منوں
مینوں لے چلو اپنے نال بابل
ہتھیں فاطمہ نوں پہلے دَفن کریو
چمکے تُساندا سَدا اقبال بابل

میری بہنو!

حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد کسی نے حضرت فاطمہ کو مسکراتے نہ دیکھا۔ بلکہ چھ ماہ تک برابر روتی رہی۔ آخر آپ کی طبیعت خراب ہو گئی۔ آپ نے حضرت علی کو اپنے پاس بلایا اور اُن کے سامنے اپنے شہزادوں سے فرمایا۔ آکر میرے سینے سے لگ جاؤ۔ خوب خوب پیار کیا ان کی زلفیں سنواریں۔ اچھے کپڑے پہنائے اور کھانا کھلایا۔ پھر فرمایا کہ شہزادو جاؤ۔ نانا جان کے روضے پر سلام کر کے آؤ۔

marfat.com

پھر حضرت علیؓ سے عرض کیا۔ اے میرے سرتاج چند میری باتیں سن لیں پہلی بات یہ ہے کہ اگر مجھ سے کوئی خطا ہوئی ہو تو مجھے معاف کر دینا۔ میں آپ کی پوری طرح خدمت نہ کر سکی۔ میرے دل میں یہ ارمان رہے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میرے بعد میرے شہزادوں امام حسن اور امام حسین کا خیال رکھنا۔ میری بیٹی زینب کا خیال رکھنا۔ اگر روئیں تو چپ کرا دینا۔ اپنی گود ان کے لیے ہر وقت کھلی رکھنا۔ ان کو اداس نہ ہونے دینا۔ اُن کے کھانے پینے کا خیال رکھنا۔ ان کو میں نے قرآن کی لوری سنا کر پالا ہوا ہے۔ خیال رکھنا ان کی صبح کی تلاوت اور نماز پنج وقت کی قائم رہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ میں پردے میں ایک مثال بن کر جارہی ہوں ۔اس لیے جب میں فوت ہو جاؤں تو میرا جنازہ رات کے وقت قبرستان لیکر جانا اور پالکی بنالینا۔ تاکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو کہ فاطمہ کا قد کتنا ہے۔ خدا کیلئے میری اس وصیت پر ضرور عمل کرنا۔ آخر وہ وقت بھی آ گیا۔ رمضان المبارک کی تین تاریخ تھی اور حضرت فاطمہؓ کے وصال کا وقت قریب آ رہا تھا۔ حضرت علیؓ سے کہا۔ ابھی میں نے خواب میں ابا جان کو دیکھا ہے کہ جنت میں کسی کا انتظار کر رہے ہیں۔ کسی نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ کس کا انتظار کر رہے ہیں تو حضور نے فرمایا میں اپنی بیٹی حضرت فاطمہ کا انتظار کر رہا ہوں۔ اس لیے آپ میرے کمرے کا دروازہ بند کر دو تاکہ میں جی بھر کر اپنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکوں اور اسی وقت دروازہ بند کر دیا گیا۔ حضرت فاطمہ نے قرآن شریف کی تلاوت شروع کر دی اور اسی طرح تلاوت کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ اتنے میں حضرت امام حسن اور امام حسین گھر آئے دروازہ کھول کر اماں فاطمہ کے سینے سے لگ گئے اور کہا اماں بولو اماں کوئی بات کرو مگر حضرت فاطمہ اللہ کو پیاری ہو چکی۔ دونوں دوڑے دوڑے

marfat.com

میری بہنو!

ہمیں بھی اپنا طریقہ بنالینا چاہیے۔کہ اگر کوئی سائل آجائے تو اُسے خالی نہ لوٹانا چاہیے۔ کیونکہ اللہ کے نام پہ مانگنے والے کو دینا بہت بڑا ثواب ہے۔اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔بھوکے کو کھانا کھلانا پیاسے کو پانی پلانا۔بیمار کی عیادت کرنا۔ یہ کام ایسے ہیں کہ خداوند کریم کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ایک بار حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے پوچھا اے میرے صحابہ بتاؤ عورت کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے۔ حضرت فاطمہ نے حضرت علی کو جواب دیا کہ وہ غیر مَرد کو نہ دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اُسے دیکھے حضرت علی نے جاکر حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ کی بیٹی نے یہ جواب دیا ہے آپ فوراً تشریف لائے اور فرمایا اے بیٹی فاطمہ تیرا جواب سب سے اعلیٰ ہے۔واقعی عورت کی سب سے بڑی خوبی یہی ہیں۔

میری بہنو!

حضرت فاطمہ نے اسی خوبی کو اپنائے رکھا اور ثابت کر دیا کہ وہ ایک عظیم عورت ہے یہی صفات تھیں کہ ہمارے رسول ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز میدان محشر میں فرشتہ آواز دے گا کہ محشر کے لوگو اپنی نظریں نیچی کرلو۔ مصطفےٰ کریم کی بیٹی فاطمہ گزرنے والی ہے۔تاکہ پردے کی لاج رہ جائے۔

روزِ محشر جس کی آمد پہ نظریں جھکیں
اُس سیّدہ خاتونِ جنت پہ لاکھوں سَلام

marfat.com

کیہڑی شہنشاہ زادِی اے گھر جس دے
کئی کئی دن تک اَگ نہ بلی ہووے
پَردہ ایناں کہ جس دی زمیں نے وِی
کدی ویکھی نہ پیراں دی تلی ہووے
صائمؔ کون پہنچے اُسدی شان تائیں
جو رسول ﷺ دی گود وِچ پلی ہووے

میری بہنو!...... صلوٰۃ وسَلام کے لیے سب ادب سے کھڑی ہو جائیں

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سَلام
قسسسسسسسسسسسسقسن ہرا، طیبہ طاہرہ
جانِ رحمت کی راحت پہ لاکھوں سلام
جن کے پردے پہ نازاں ہیں حورو ملک
اس کے پردے کی حرمت پہ لاکھوں سلام
روز محشر جس کی آمد پہ نظریں جھکیں
اس سیدہ خاتون جنت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سَلام

○وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ○

marfat.com

تقریر نمبر ﴿17﴾

فضیلتِ علم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ o اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا O

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا O

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیِّ الْکَرِیْمُ ﷺ

تمام بہنیں مل کر حضور پُر نور شافعِ یوم النشور حضرت محمد مصطفٰے ﷺ پر درود و سلام پیش کریں۔

عرض کریں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

marfat.com

میری بہنو!

سب تعریف اُس خالق کائنات کے واسطے۔ جس نے عرش وفرش کو سجایا مکاں ولامکاں کو بنایا جنّ وانس کو پیدا کیا۔ جو ساری کائنات کا واحد مالک وخالق اور رازق ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔ اُس کی ذات وحدہ لاشریک ہے۔ درودو سلام کا ہدیہ آقائے کل مختارِکل، عقل کل، علمِ کل، انوارِکل، اظہارِکل، دَانائے سُبُل ختم الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ میں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جن کی امت بنا کر ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا۔

☆ میں نے جو آیت کریمہ آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ جب کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے۔ اور اُن کی تربیت ہو رہی تھی۔ جب آپ کا قالب تیار ہوا تو فرشتوں کو حیرانی ہوئی کہ یہ مٹی اور ہوا۔ آگ اور پانی کے عناصر سے بننے والا اللہ کا خلیفہ ہم سے کس طرح ممتاز ہوگا۔ اُن کی حیرانی دُور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو کل شئی کا علم سکھا دیا۔

قرآن پاک نے فرمایا!

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَاO

اور آدم کو کل شئی کا علم دیا

احادیث سے ثابت ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ہر چیز کا نام، ماہیت، کیفیت، عناصر، فائدہ، نقصان کا علم دیا۔

marfat.com

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ
بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ O
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ O

سب کچھ سکھا دیا گیا اب اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو جمع فرمایا اور کہا اے فرشتو۔ ان چیزوں کے نام تو بتا دو۔ فرشتے بولے ہمیں تو اتنا ہی علم ہے۔ جتنا تو نے دیا۔

ہم ان چیزوں کے نام نہیں جانتے، اُن کے جواب سے ثابت ہوا کہ وہ کل شئی کا علم نہ رکھتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں ایک تخت پر بٹھایا۔ اور سامنے تمام فرشتوں کو جمع کیا اور فرمایا اے آدم علیہ السلام جن چیزوں کے نام فرشتے نہیں بتا سکے۔ اُن کے نام تو بتا دے۔

قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ

فرمایا اے آدم انھیں سب کے نام بتا دے

تو حضرت آدم علیہ السلام نے نام بتانے شروع کر دیئے قرآن فرماتا ہے

فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ

پس اُس نے انہیں سب کے نام بتا دیئے۔

یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کے سامنے اپنے علم کا اظہار فرمایا تمام فرشتے حیران تھے۔ کہ اس کے پاس اتنا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد

marfat.com

فرمایا کہ میں نہ کہتا تھا۔ کہ سب چھپی اور ظاہر باتیں میں جانتا ہوں۔

اے فرشتو تم خیال کرتے تھے۔ کہ یہ خلیفہ ہم سے کیسے اعلیٰ ہوگا تو اب معلوم ہوگیا ہے کہ اُن کی فضیلت علم کی وجہ سے ہے تم سے اعلیٰ ہے۔ اگرچہ مٹی سے بنا ہوا ہے مگر علم کی بدولت تم سے درجہ میں بڑھ گیا۔

اس لیے اب تم سارے اِس کو سجدہ کرو۔ تمام فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کر دیا۔ حضرت جبرئیلؑ نے، حضرت میکائیلؑ نے، حضرت اسرافیلؑ نے، اور حضرت عزرائیلؑ نے سب سے پہلے سجدہ کیا۔ اس لیے اُن کو تمام فرشتوں سے اعلیٰ بنا دیا گیا۔

ثابت ہوا کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام کو فضیلت ملی تو علم کی وجہ سے ملی جس کے پاس علم کی دولت ہے۔ اُس کا درجہ بلند ہے۔ اُسے فرشتے بھی سلام کرتے ہیں۔

میری بہنو!

اگر ہم قرآن پاک کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو جو فضیلت ملی۔ وہ بھی علم کی وجہ سے تھی۔ جب کہ آپ مصر میں تشریف لے گئے اور حضرت زلیخا کی وجہ سے قید خانے میں تھے تو آپ نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر بتائی۔ اس وجہ سے آپ کو بادشاہ نے بے گناہ قرار دیا۔ اور اپنے دربار میں جگہ دی۔ جب بادشاہ نے آپ سے کلام کیا تو آپ نے بھی جواب دیا۔

احادیث میں آتا ہے کہ مصر کے بادشاہ نے انیس زبانوں میں کلام

marfat.com

کیا آپ نے انیس زبانوں میں جواب دیا۔مگر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے کنعانی زبان اور عربی زبان میں بات کی۔تو بادشاہ اُس زبان سے ناواقف تھا۔وہ جواب نہ دے سکا۔اُس نے کھڑے ہو کر حضرت یوسف علیہ السلام کو سلام کیا اور اپنے ساتھ عزت سے جگہ دی

میری بہنو!

اسی علم کی بدولت حضرت یوسفؑ مصر کے والی بن گئے ۔ کیونکہ علم وہ دولت ہے۔جو بے مثال اور لازوال ہے۔ یہ دولت نہ کم ہوتی ہے نہ چوری ہوتی ہے بلکہ انسان کی عزت وقدر کا سبب بنتی ہے۔

حضرت لقمان حکیم نے جو فضیلت پائی۔وہ بھی علم ہی کی بدولت تھی۔قد اُن کا بہت چھوٹا تھا۔رنگ کالا سیاہ تھا۔ہونٹ موٹے موٹے تھے۔ناک انگور کے دانے کی طرح چھوٹی سی تھی ۔بال بکھرے ہوئے تھے۔مگر علم کیوجہ سے لوگ اُن کو سلام کرتے تھے۔بڑے بڑے دانا،امیر،کبیر،بادشاہ،اُن کی صحبت میں بیٹھنا باعث فخر سمجھتے تھے۔جس محلے گاؤں میں تشریف لے جاتے۔لوگ پیروں کے نیچے پلکیں بچھاتے تھے۔اُن کے پیچھے پیچھے چلتے اُن سے دانائی کی باتیں سیکھتے اور اُن کے ہاتھوں کو بوسہ دیا کرتے تھے۔یہ سب فضیلت انہیں علم نے دی تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام روئے زمین کا بادشاہ بنایا تھا۔اور اُن کی ملکیت میں انسان،جنّات،چرند،پرند،حیوان بلکہ ہوا بھی اُن کے لیے مسخر کردی گئی تھی۔اُن کے علم کا یہ حال تھا کہ آپ تمام جنوں انسانوں پرندوں، چرندوں،

marfat.com

درندوں سب کی بولی جانتے تھے۔ جو بھی آپ سے کلام کرتا۔ آپ اُس کی زبان میں جواب دیتے تھے۔ قرآن پاک میں چیونٹی کی گفتگو کا تذکرہ موجود ہے۔ آپ نے اس کی بات سنی اور جواب دیا۔ اس لیے تمام روئے زمین والے آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم کرتے تھے۔ کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے علم کی وجہ سے ممتاز کیا تھا۔ یہ علم کی فضیلت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حضرت خضرؑ کے پاس بھیجا۔ جبکہ حضرت موسیٰ نے ایک دن کہا۔ کیا کوئی ہے۔ جو میرے جتنا علم رکھتا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تجھ سے بھی زیادہ علم رکھنے والا میرا بندہ حضرت خضرؑ ہے۔ جا اور جا کر اُس کی صحبت اختیار کر قرآن پاک گواہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضرؑ سے ملے اور اُن کے علم سے استفادہ کیا تو مان گئے کہ ہر علم والے کے اوپر علم والا ہے اور واقعی علم کی دولت دوسری دولت سے ممتاز ہے۔ علم ہی کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا۔

میری بہنو!

جتنے بھی لوگ دنیا میں فضیلت والے ہوئے ہیں۔ وہ علم ہی کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ جیسے حضرت علیؓ مرتضٰے، حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ القادر جیلانی، حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ حضرت احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ علم اور عمل ہی کی بدولت سرفراز ہوئے۔

قرآن مجید میں ہے۔

marfat.com

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا

بے شک علم والے ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں

میری بہنو!

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں سے اور تمام جہانوں سے زیادہ رسول مکرّم حضرت محمد ﷺ کو علم عطا فرمایا ما کان و ما یکون کے علم سے سرفراز فرمایا۔

علم کا عرب میں بہت چرچا تھا۔ اور دوسروں کو عجمی اور اپنے آپ کو عربی کہتے تھے۔ عجمی کا مطلب ہے **گونگا** یعنی ہم وہ لوگ ہیں۔ جن کے پاس علم کے خزانے موجود ہیں اور ہمارے مقابلے میں دوسرے لوگ گونگے ہیں۔ اُن کے پاس علم نہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تمام عربیوں کو چیلنج دیا کہ تم خود کو علم والا کہتے ہو۔ آؤ سب مل جاؤ اور میرے کلام جیسی ایک سورۃ ہی بنا لاؤ۔ پھر خود ہی فرمایا اے عربیو۔ تم سب مل کر بھی اس کی مثل نہ لاسکو گے۔ اب تک یہ چیلنج برقرار ہے۔

کوئی انسان قرآن جیسا کلام نہ لاسکا اور جس رسول پر کلام نازل ہوا۔

اُس رسول کے بارے میں ہے کہ

وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ

اور وہ تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے

میری بہنو!

سکھانے والا اگر سب کچھ جانتا ہو تو پھر ہی سیکھا سکتا ہے۔ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ اللہ کی عطا سے تمام علوم جانتے ہیں اور حکمت بھی جانتے ہیں۔

marfat.com

حضور ﷺ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ اِنِّیْ بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپ ایسے اُستاد ہیں کہ جس کا نصاب قرآن ہے۔ جس کا مدرسہ مسجد نبوی ہے، اور جس کے شاگرد صحابہ کرام ہیں۔

جتھے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ پڑھے نیں
میرے مدنی آقا ڈا سکول بڑا سوہنا ایں
اللہ دی سوں اللہ دا رسول ﷺ بڑا سوہنا ایں
اوہدا اے قرآن بھی، اصول بڑا سوہنا ایں

اس لیے ارشاد فرمایا کہ اے میرے صحابہ اور چیزوں سے زیادہ ضروری چیز علم ہے۔ اور

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ

کہ علم حاصل کرنا تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر فرض ہے صرف مردوں کو علم سکھانا اور عورتوں اور بچیوں کو محروم رکھنا ارشاد نبوی کے خلاف ہے۔ اس لیے واضح کر دیا گیا کہ علم جتنا مردوں کیلئے ضروری ہے اتنا ہی عورتوں کیلئے بھی ضروری ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ بعض صحابیات قرآن لکھا کرتی تھیں۔ بعض حدیث لکھا کرتی تھیں یہی وجہ ہے کہ جب قرآن کا نسخہ ملا تو حضرت حفصہ کی تحویل سے ملا۔ اب مسئلہ پیدا ہوا کہ عورتوں کو پڑھنا ہی سیکھنا چاہیے یا لکھنا بھی تو مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ علم حاصل کرنا مردوں اور عورتوں پر فرض

marfat.com

ہے۔علم کے حاصل کرنے میں پڑھنا بھی آتا ہے اور لکھنا بھی آتا ہے۔اسی لیے بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک عورت کو پڑھنا لکھنا سکھا دو تو سارا خاندان پڑھ لکھ جائے گا۔کیونکہ ماں کی گود بچے کے لیے پہلا مدرسہ ہے۔

میری بہنو!

اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے علم حاصل کرنے کی بہت تاکید فرمائی۔فرمایا علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

میری بہنو!

اب تقریباً ہر علاقے میں سکول اور مدرسے قائم ہیں۔چین جانے کی بجائے گھر میں گنگا بہہ رہی ہے۔اس لئے ہمیں خود بھی اور اپنی بچیوں کو بھی علم کے زیور سے آراستہ کرنا چاہیے۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ کرام مہد سے لحد تک علم حاصل کرو۔

یعنی یہ نہ سمجھو کہ اب میں علم سے پُر ہو گیا ہوں۔مجھے اب علم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔بلکہ قبر تک یعنی مرنے سے پہلے تک علم کے حصول میں رہنا چاہیے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ علم حاصل کرو۔یہ انبیاء کی میراث ہے۔ مال وزر۔نمرود، فرعون، قارون اور شدّاد کی میراث ہے۔اور علم انبیاء کی میراث ہے وہ میراث جو نمرود اور فرعون کی ہے۔مرد کیا عورتیں بھی مال وزر جمع کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔مگر جو میراث انبیاء کی ہے۔اُس کی طرف توجہ کم ہے۔سنو/سنو خود رسول

marfat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو تم بتاؤ۔ تم میں افضل کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا حضور آپ خود ہی ارشاد فرمائیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میرے صحابہ سنو!

خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ

تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھتے اور سکھاتے ہیں

میری بہنو!

قرآن پاک کو سیکھنا بھی فضیلت ہے اور سکھانا بھی فضیلت ہے۔ اب رہا سیکھنے میں کیا آتا ہے۔ سیکھنے میں قرآن کا حفظ کرنا بھی آتا ہے۔ ناظرہ پڑھنا بھی آتا ہے۔ تفسیر سے پڑھنا اور ترجمہ سے پڑھنا بھی آتا ہے۔ قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنا تفسیر پڑھنا، حفظ کرنا۔ اُس کے حقائق جاننا۔ یہ سب سیکھنے میں آتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ جتنا ہو سکے۔ قرآن کو سیکھ کر پڑھیں تا کہ آخرت کی نجات کا ذریعہ ہو سکے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم سے کتنا لگاؤ تھا۔ ذرا سنو! جب غزوہ بدر میں ستر کفار قید ہو کر آئے تو آپ نے فرمایا کہ اے قیدیو تمہاری رہائی چند شرائط پر ہو سکتی ہے۔ اُن شرائط میں پہلی شرط یہ ہے کہ مدینہ کی دس دس بچیوں اور دس دس بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دو۔ جو بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دے گا۔ اُسے آزاد کر دیا جائے گا۔

میری بہنو!

دیکھا علم کی فضیلت کس قدر ہے کہ خود رسول اکرم علم سیکھنے کی کیسے ترغیب دے رہے ہیں۔ ایک روز حضرت ابو ہریرہ نے دیکھا کہ مسجد نبوی میں لوگ حضور

marfat.com

ﷺ سے دین کی باتیں سیکھ رہے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ مدینے کی گلیوں میں دوڑتے گئے اور پکارتے گئے کہ لوگو! حضور ﷺ اپنی میراث تقسیم فرما رہے ہیں جاؤ اُس میراث میں سے اپنا اپنا حصہ لے لو۔ یہ سنا تو لوگ دوڑے آئے مسجد نبوی بھر گئی۔ لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا کہ حضور ﷺ تو تشریف فرما ہیں۔ مگر یہاں میراث کی کوئی بات نہیں ہو رہی۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا دیکھو علم کی باتیں ہو رہی ہیں اور یہ علم انبیاء کی میراث ہے۔ اور علمائے کرام انبیاء کے وارث ہیں۔

حضور ﷺ نے خود فرمایا۔ "اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِی" بَابُھَا کہ میں علم کا شہر ہوں۔ اور علیؑ اُس کا دروازہ ہے۔ آپ نے اپنے آپ کو سونے چاندی کا شہر نہیں کہا درہم و دینار کا شہر نہیں کہا۔ بلکہ عِلم کا شہر کہا تا کہ کائنات والوں کو معلوم ہو جائے کہ علم کی کتنی فضیلت ہے۔

حضور ﷺ نے حضرت علیؑ کو شاہِ روم کے دربار میں تبلیغ کے لیے بھیجا۔ جب آپ دربار میں پہنچے تو بہت سے پادری اور راہب دربار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کو دیکھ کر ایک نے پوچھا۔ آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا میرا نام علیؑ ہے۔ میں نبی آخر الزمان ﷺ کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ کہ اسلام سچا دین ہے۔ اور میرے رسول ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اُس راہب نے کہا۔ میں چند سوالات کروں گا۔ اگر تُو نے سب کے دُرست جوابات دے دیئے تو ہم سب تیری بات کو تسلیم کرلیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ جو چاہو سوال کرو۔

marfat.com

اُس راہب نے کہا۔

﴿1﴾	وہ ایک کیا ہے۔	جس کا دوسرا نہیں۔؟
﴿2﴾	وہ دو کیا ہیں۔	جن کا تیسرا نہیں۔؟
﴿3﴾	وہ تین کیا ہیں۔	جن کا چوتھا نہیں۔؟
﴿4﴾	وہ چار کیا ہیں۔	جن کا پانچواں نہیں۔؟
﴿5﴾	وہ پانچ کیا ہیں۔	جن کا چھٹا نہیں۔؟
﴿6﴾	وہ چھے کیا ہیں۔	جن کا ساتواں نہیں۔؟
﴿7﴾	وہ سات کیا ہیں۔	جن کا آٹھواں نہیں۔؟
﴿8﴾	وہ آٹھ کیا ہیں۔	جن کا نواں نہیں۔؟
﴿9﴾	وہ نو کیا ہیں۔	جن کا دسواں نہیں۔؟
﴿10﴾	وہ دَس کیا ہیں۔	جن کا گیارواں نہیں۔؟
﴿11﴾	وہ گیارہ کیا ہیں۔	جن کا بارواں نہیں۔؟
﴿12﴾	وہ بارہ کیا ہیں۔	جن کا تیرواں نہیں۔؟

یہ سُن کر باب العلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔

﴿1﴾	اللہ ایک ہے۔	اُس کا دوسرا نہیں۔
﴿2﴾	دِن رات دو ہیں۔	ان کا تیسرا نہیں۔
﴿3﴾	طلاقیں تین ہیں۔	چوتھی نہیں۔
﴿4﴾	عناصر چار ہیں۔	پانچواں نہیں

marfat.com

﴿5﴾ حواس پانچ ہیں۔ چھٹا نہیں۔

﴿6﴾ اطراف چھ ہیں ساتویں نہیں۔

﴿7﴾ سمندر سات ہیں۔ آٹھواں نہیں۔

﴿8﴾ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ نواں نہیں۔

﴿9﴾ جہنم کے نو طبق ہیں۔ دسواں نہیں۔

﴿10﴾ حج کے دس دِن ہیں۔ گیارواں نہیں۔

﴿11﴾ حضرت یوسفؑ کے گیارہ بھائی ہیں۔ بارواں نہیں۔

﴿12﴾ محمد رسول اللہ ﷺ کے بارہ حروف ہیں۔ تیرواں نہیں۔

یہ سُنا تو سب سے بڑا راہب کھڑا ہوا اور اُس نے حضرت علی مرتضٰے کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور کہنے لگا۔ جب تیرے علم کا یہ حال ہے تو اللہ کے رسول کے علم کی حد کہاں تک ہوگی۔ ہم آپ کے پیغام کو تسلیم کرتے ہیں۔

میری بہنو!

دیکھا علم کی بدولت اُن راہبوں کو ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔

میری بہنو!

مسجد نبوی میں صحابہ دو گروہوں میں بیٹھے تھے۔ ایک گروہ ذکر میں مشغول تھا اور دوسرا گروہ ایک دوسرے کو علم سکھانے میں مصروف تھا۔ حضور ﷺ پہلے ذکر والوں میں گئے۔ پھر دوسرے گروہ میں گئے۔ اور اُن میں بیٹھ گئے۔ فرمایا یہ گروہ اُس گروہ سے بہتر ہے۔

marfat.com

اس لیے رسول اکرم کا ارشاد ہے کہ عابد سے عالم کی فضیلت اتنی زیادہ ہے۔ جتنی آپ سے میری فضیلت زیادہ ہے۔ اگر عابد سوسال تک عبادت کرتا رہے پھر بھی عالم کی فضیلت زیادہ ہے۔

حضرت ابودردؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے صحابہ جو علم کی طلب میں میرے راستہ پر نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے۔ ﴿سبحان اللہ﴾

اور جب وہ چلتا ہے تو فرشتے اُس کے لیے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔ آسمان اور زمین میں بسنے والے تمام جاندار انسان وحیوان، چرندو پرندے، درندے بلکہ مچھلیاں اُس کیلئے استغفار کرتی ہیں۔ اور طلب علم کے لئے نکلا ہوا جب تک گھر نہ آئے اللہ کی راہ میں لکھا جاتا ہے۔ ﴿سبحان اللہ﴾

میری بہنو!

کس قدر علم کی فضیلت ہے صحابہ کرام علم کو کس قدر دوست رکھا کرتے تھے۔ دوسری ایک اور حدیث سُنیے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو طلب علم میں مر گیا۔ قیامت کے روز شہید اٹھایا جائے گا۔

میری بہنو!

شہادت کا مرتبہ اتنا بلند ہے۔ کہ شہید کو قرآن نے زندہ کہا ہے

شہید اُس دار فانی میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں
زمیں پر چاند تاروں کی طرح تابندہ رہتے ہیں

marfat.com

علم کی فضیلت پر ایک اور حدیث مبارکہ سُنیے!

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی علم دین کا طالب کسی آبادی میں سے گزرتا ہے تو اس کی آبادی کے قبرستان والوں سے 40 دن کا عذاب اٹھالیا جاتا ہے۔ [illegible]

[illegible] کو دیکھنا عبادت ہے۔ بیت اللہ کو دیکھنا عبادت ہے۔ حضرت علیؑ کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔ قرآن پاک کو دیکھنا عبادت ہے۔ اور عالم دین کا چہرہ دیکھنا بھی عبادت ہے۔

میری بہنو!

اتنی ساری گفتگو کا نچوڑ یہ ہے کہ علم ایسی دولت ہے جس کو حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے یہ عقل کو جلا دیتی ہے یہ انبیاء کی میراث ہے یہ خدا تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ بغیر علم کے انسان شیطان کے پھندے میں آجاتا ہے۔ حق و باطل میں تمیز نہیں کر سکتا۔ دین پر مکمل نہیں چل سکتا۔

میری بہنو!

آج ہم نے سوچنا ہے۔ بلکہ یہ لمحہ فکریہ ہے۔ کہ کیا ہم علم کی طلب رکھتی ہیں۔ کیا ہم علم حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ کیا انبیاء کی میراث کو ہم دامن میں بھرنا چاہتی ہیں۔ تو پھر آؤ اہلِ علم کی مجالس میں حاضری دیں اور کتبِ احادیث اور کتبِ تفاسیر کا مطالعہ کریں اور اپنے اذہان کو علم کی روشنی سے منور کریں۔

marfat.com

میری بہنو!

اگر یہ جذبہ ہے تو آؤ خود بھی علم حاصل کرو اور اپنی بچیوں کو بھی علم کا زیور پہناؤ۔ اس کے لیے ہر علاقے میں دینی مدارس ہیں۔ اُن سے فائدہ حاصل کر کے ثوابِ دارین حاصل کر لیجئے۔ ایک عالمہ کی صحبت میں بیٹھنے کا اَجر کیا ملتا ہے۔ غور سے سُنیے۔

☆ طالب علم کی سی فضیلت ملتی ہے۔

☆ جب تک عالمہ کی صحبت میں رہوگی۔ گناہوں اور خطاؤں سے محفوظ رہوگی۔

☆ جس وقت وہاں سے نکلوگی۔ تُم پر رحمت کا نزول ہوگا۔

☆ جب تک اُس کی مجلس میں رہوگی۔ تُم پر رحمت اور برکت کا نزول ہوتا رہے گا۔

☆ جب تک اُس کی باتیں سُنتی رہوگی۔ نامہ اعمال میں نیکیاں برابر لکھی جائیں گی۔

☆ ملائکہ اپنے پَروں میں ڈھانپ لیں گے۔ بُری عورتوں کی صحبت سے بچی رہوگی۔

☆ مومنین اور صالحین کے طریقے میں داخل ہوگی۔

اس لیے میری بہنو علم کی، میلاد کی، درود شریف کی مجالس میں شرکت ضرور کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

marfat.com

تقریر نمبر (18)

فضیلتِ قرآنِ مُبین

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِااللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَمَاھُوَاِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (ن 30)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَاالْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیِّ الْکَرِیْمُ ﷺ

میری بہنو!

سب تعریفیں خالق کائنات کے واسطے جو واحدہ لاشریک ہے جس کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔

جو دنیا بنانے پر قادر ہے اور دنیا برباد کرنے پر بھی قادر ہے۔ جس کے دربار میں بڑے بڑے سلطان۔ بڑے شہ زور اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ جس کے عدل سے انبیاء بھی لرزتے ہیں اور جس کے رحم سے گنہگاروں کے چہرے کھل اُٹھتے ہیں۔ اُسکی ذات کی تعریف ایک خاکی انسان سے کیسے بیان ہوسکتی۔

کائنات کی زبانیں تھک جائیں گی۔ قلم لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں گے۔ کاغذ اور

marfat.com

سیاہی ختم ہو جائیں گے۔ مگر رب کائنات کی تعریف ختم نہ ہوگی۔ یہ اُسکا مقام ہے

کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک دَر دَر کی۔
کسی کو خاک کی ڈھیری کسی کو سنگ مرمر کی۔
وہ شاہوں کو گدا کر دے۔ گدا کو بادشاہ کر دے۔
اشارہ اُسکا کافی ہے۔ گھٹانے اور بڑھانے میں۔

درود و سلام کا ہدیہ آقائے نامدار، مدنی تاجدار، سرکار دو عالم، رحمت جہاں، سرکار مدینہ، نور کا نگینہ، راحتِ قلب و سینہ، امام الانبیاءِ والمرسلین، شبِ اسریٰ کے دولہا۔ ساری کائنات کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہِ عالم پناہ میں کہ جن کا نام لیتے ہی دل کو سرور آجاتا ہے۔ وہ رسول ﷺ کہ جن کے صدقے سے خداوند کریم نے ساری کائنات کو بنایا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا۔ وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو۔
جان ہیں وہ جہان کی۔ جان ہے تو جہان ہے۔
غم نہ رکھ رضا ذرا تُو تو ہے عبدِ مصطفےٰ
تیرے لیے امان ہے میرے لیے امان ہے

میری بہنو!

یہ محفل ختم قرآن پاک کی محفل ہے۔ میں اُس کی بچی کو مبارکباد دیتی ہوں کہ جنہوں نے خلوص نیت اور محبت قرآن سے اپنی بچی کو قرآن پاک پڑھنے اور حفظ کرنے کی ترغیب دی اور آج خداوند کریم اور رسول کریم ﷺ کے دربار میں اُن کی نجات کا وسیلہ بن گیا ہے

marfat.com

میری بہنو!

قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے جو ساری کائنات کی ہدایت کیلئے نازل ہوئی ہے۔ جیسے خود قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

وَمَاهُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ O

قرآن دو جہان والوں کے لیے ہدایت ہے

جیسے اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اور حضور ﷺ رحمت اللعالمین ہیں۔ اسی طرح قرآن پاک جہان والوں کیلئے ذکر لِّلْعٰلَمِیْنَ ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے

والدین اپنے بچوں کو تمام کتابیں تو یاد کرا دیتے ہیں۔ مگر جو بچی قرآن پاک یاد کرے گی۔ وہ حدیث کی رو سے سب بچوں سے افضل ہوگئی۔ قرآن پاک کا دیکھنا بھی عبادت ہے۔ پڑھنا بھی عبادت ہے۔ سُننا بھی عبادت ہے۔ سنانا بھی عبادت ہے۔ لکھنا بھی عبادت ہے اور سکھانا بھی عبادت ہے۔

میری بہنو!

کتاب کو دیکھ کر اس کے لکھنے اور نازل کرنے والے کی طرف نظر جاتی ہے۔ جتنا زیادہ علم والا ہوگا۔ اُس کی کتاب والے کا رُتبہ معلوم ہوتا ہے ﴿سبحان اللہ﴾ قرآن پاک کھول کر معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام...... کلامِ خدا ہے اور ہم تک لانے والے محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں۔ تو جس کی یہ کتاب ہے۔ وہ بے مثال ہے۔ جس پہ یہ

marfat.com

کتاب آئی وہ رسول بے مثال ہے۔ جس سینے میں محفوظ ہوئی۔ وہ سینہ بے مثال ہے۔ جس کی زبان سے نکلی۔ وہ زبان بے مثال ہے۔ جس کان نے سنی۔ وہ کان بے مثال ہیں۔ جن ہاتھوں نے پکڑی وہ ہاتھ بے مثال ہیں۔ جس الماری میں رکھی وہ جگہ بے مثال ہے۔ جس بچی نے حفظ کی وہ بچوں میں بے مثال ہے۔ جن والدین کی بچی نے حفظ کیا۔ وہ دوسرے والدین سے بے مثال ہیں۔

میرے کملی والے نے ارشاد فرمایا! اے میرے صحابہ سنو! جس چمڑے میں قرآن مجید ہوگا وہ چمڑا آگ سے محفوظ رہے گا صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس سے کیا مراد ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اس سے مُراد وہ مسلمان ہے۔ جس مسلمان کے سینے میں قرآن ہوگا۔ اُسے دوزخ کی آگ نہ جلائے گی۔

حضور ﷺ کی یہ حدیث ایک شخص نے سُنی کہ جس کا معصوم بچہ مر جائے۔ وہ قیامت کے روز اپنے والدین کی شفاعت کرے گا۔ اس طرح اُس کے والدین جنت میں چلے جائیں گے۔ اُس نے دُعا کی اے میرے اللہ! مجھے بیٹا عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اُسے ایک بیٹے کا باپ بنا دیا۔

اب روزانہ اُس نے دُعا کرنی شروع کی۔ کہ یا اللہ یہ میرا بیٹا مر جائے وہ روزانہ یہی دُعا کرتا رہا۔ مگر بیٹا نہ مرنا تھا۔ نہ مرا۔ جیسے جیسے بیٹا بڑا ہوتا گیا۔ باپ کمزور سے کمزور تر ہوتا گیا۔

بیٹے نے قرآن حفظ کرنا شروع کر دیا اور حافظِ قرآن بن گیا۔

marfat.com

میری بہنو!

ایک روز وہ حافظ قرآن بیٹا اپنے باپ کے پاس ادب سے بیٹھ گیا اور عرض کیا اور اے میرے ابا جی میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ دن بدن کمزور ہوتے جارہے ہیں۔ آج آپ کو بتانا ہوگا کہ اس کی وجہ کیا ہے۔

باپ نے گردن اُٹھائی اور بیٹے کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔ بیٹا میری آرزو تھی کہ میرے ہاں بیٹا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے میری آرزو پوری کر دی۔ پھر میں ہر روز تیرے مرنے کی دعائیں کرنے لگا۔ بیٹے نے پوچھا ابا جی لوگ تو اولاد کی زندگی مانگتے ہیں۔ آپ کیسے باپ ہیں کہ میری موت کی دعائیں مانگتے رہے۔

باپ نے کہا بیٹے میری پوری بات سن لے۔ میں نے حدیث رسول سنی تھی کہ جس کا معصوم بیٹا یا بیٹی مَر جائے۔ وہ قیامت کے روز اپنے والدین کی شفاعت کرے گا۔ اور اپنے والدین کو جنت میں لے کر جائے گا۔ اس لیے میں تیرے مرنے کی دُعائیں کرتا رہا۔

بیٹے نے باپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ اور عرض کیا ابا جان۔ بس اتنی بات تھی۔ جس سے آپ روزانہ فکرمند رہتے تھے۔ آپ نے یہ حدیث نہیں سنی۔ کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کا بیٹا حافظ قرآن ہوگا۔

پتر جہاں دے قرآن دے حافظ
اُوناں خوشیاں حشر دیہاڑے
سِراں تے تاج نورانی پا کے
اُو جنت لین نظارے

marfat.com

وہ اپنی اگلی اور پچھلی سات سات پشتوں کو جنت میں شفاعت کر کے لے کر جائے گا۔ اور اُس کے والدین کے سر پر قیامت کے روز نورانی تاج ہوں گے قیامت کے روز تمام لوگ پوچھیں گے اے اللہ! یہ نورانی تاج والے کون ہیں۔ کیا یہ رسول ہیں؟ کیا یہ نبی ہیں؟ کیا یہ ولی ہیں؟ کیا یہ شہید ہیں؟ ارشاد ربانی ہوگا۔ اے محشر والو۔ یہ نہ رسول، نہ نبی، نہ ولی ہیں، نہ شہید ہیں۔ بلکہ یہ وہ والدین ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو حافظِ قرآن بنایا۔

عشق کی بات

جن کے والدین کا بیٹا حافظِ قرآن ہوگا۔ اُنھیں تو نورانی تاج پہنائے جائیں گے اور ریشمی لباس پہنائے جائیں گے۔ ذرا غور کریں کہ جن کا بیٹا صاحبِ قرآن ہو۔ امام المرسلین ہو۔ خاتم الانبیاء ہو تو اُن والدین کی قیامت کے روز کیا شان ہوگی۔ میرا عشق یہ کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے والدین کے قدموں کا صدقہ ہماری نجات ہو جائے گی۔☆

دَھن بھاگ نے آمنہ مائی دے　　جنوں مِل گئے نبی خدائی دے
جنہے گودی چایا سوہنے نوں　　اُس ماں دیاں ریساں کوں کرے

میری بہنو!

جب بیٹے کی یہ بات باپ نے سنی تو اشکبار ہو گیا اور اُٹھ کر بیٹے کو سینے سے لگا کر پیار کرنے لگا۔ یہ شان قرآن پاک کو حفظ کرنے والے کی ہے۔

marfat.com

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی قرآن پاک حفظ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے پاؤں کے نیچے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اگر وہ حفظ کرتا کرتا مر جائے تو جب قبر میں جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ اے میرے بندے تو میرا کلام حفظ کرنے والا تھا۔ مگر موت نے مکمل نہ ہونے دیا۔ اب قبر میں حفظ کرے۔ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے۔ وہ اُسے قبر میں قرآن حفظ کرواتا ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب حافظ قرآن قبر میں جاتا ہے اور حساب کے فرشتے جن کو منکر ونکیر کہا جاتا ہے۔ اُس سے سوال کرتے ہیں۔ قرآن شریف قبر میں آتا ہے اور اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جواب دیتا ہے۔ اگر گناہوں کی وجہ سے عذاب کا اندیشہ ہو تو قرآن پاک اُس بندے کو چاروں طرف سے گھیر لیتا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کرتا ہے کہ اے اللہ اس پر سے عذاب قبر دور فرما۔ کیونکہ یہ میری تلاوت کیا کرتا تھا۔

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اے میرے صحابہ۔ سورۃ ملک کی تلاوت روزانہ کیا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ اس کا فائدہ کیا ہوگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب بندہ قبر میں جاتا ہے۔ تو یہ سورۃ اپنے پڑھنے والے کو عذاب سے ایسے بچاتی ہے۔ جیسے مرغی اپنے چوزوں کو چیل سے بچاتی ہے۔

اس سورۃ ملک کی یہ فضیلت ہے تو پورا قرآن پاک پڑھنے والے کی فضیلت کا اندازہ لگانا تو مشکل ہوگا۔

marfat.com

میری بہنو!

ہمارے رسول ہمارے لیے رحمت بن کر تشریف لائے آپ رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے اے میرے صحابہ جب لوگ جنت میں جائیں گے تو ہر ایک کو اُس کے عملوں کے حساب سے جنت میں مقام ملے گا۔ مگر جب حافظ قرآن کی باری آئے گی تو ارشاد باری تعالیٰ ہوگا۔ اے حافظ...... قرآن پڑھتا جا اور آگے بڑھتا جا۔ اے حافظ قرآن جس مقام میں تیرا قرآن پورا ہوگا۔ جنت میں وہی تیرا مقام ہوگا۔

میری بہنو!

حافظ قرآن کی جب اتنی فضیلت ہے۔ تو پھر اپنے بچوں اور بچیوں کو قرآن پاک حفظ کراؤ اور مرتبے پاؤ۔ یہ دُنیا چندروزہ ہے۔ اگر کوئی ڈاکٹر بنے گا تو دنیا تک فائدہ۔ اگر کوئی ماسٹر بنے گا تو دنیا تک فائدہ۔ اگر کوئی وکیل یا انجینئر بنے گا تو دنیا تک ہی فائدہ ہے۔ مگر اگر بچہ یا بچی حافظ قرآن بنے گا۔ تو دُنیا میں برکات و فضائل حاصل ہوں گے اور آخرت میں سروں پر نورانی تاج سجیں گے۔ اور پورا خاندان جنت میں جائے گا۔

میری بہنو!

ایک حکایت یاد آگئی۔ غور سے سنو اور اپنے دلوں کو قرآن کی عظمت سے پُرنور کرلو۔ ایک سادہ سا مسلمان بیمار تھا۔ آخر اُسکا آخری وقت آگیا اور وہ مرگیا جنازہ اُٹھا نماز جنازہ کے بعد اُسے قبر میں اُتارا گیا جب لوگ واپس ہونے

marfat.com

لگے تو اسکی قبر سے خوشبو نکلنے لگی۔ سب حیران ہو گئے۔

تمام لوگ گھروں کو واپس آ گئے۔ مولوی صاحب سیدھے اُس آدمی کے گھر گئے۔ دروازے پر دستک دی۔ اُسکی بیوی نے دروازہ کھولا اور رو پڑی' بولی مولوی صاحب ہم تو اُجڑ گئے۔ ہمارا گھر ویران ہو گیا۔ بچے یتیم ہو گئے۔ اب ہمارا سہارا کون ہوگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ بہن صبر کر صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہوتی ہے۔ بہن صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اب مرنے والا واپس نہیں آئے گا۔ بات کرتے کرتے مولوی صاحب چپ ہو گئے اور رونے لگے اُس عورت نے پوچھا مولوی صاحب کیا بات ہے۔ آپ رونے کیوں لگے ہیں۔

مولوی صاحب نے کہا بہن تیرا خاوند کونسا ایسا نیک عمل کرتا تھا کہ اُسکی قبر سے خوشبو نکلی۔ جس نے اردگرد کو معطر کر دیا۔ اُس عورت نے جواب دیا۔ مولوی صاحب جب صبح ہوتی تھی۔ میرا خاوند منہ ہاتھ دھو کر ایک کتاب کھول لیتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ یہ جو کچھ لکھا ہے۔ سچ لکھا ہے۔ یہ کلام سچا کلام ہے۔ یہ کلام شفا ہے۔ یہ سب سے اعلیٰ کلام ہے۔ مولوی صاحب نے الماری کھولی۔ تو وہ کتاب اُٹھائی۔ جب کھول کے دیکھی تو وہ قرآن پاک تھا۔

میری بہنو!

قرآن پاک اُس آدمی نے پڑھا نہیں۔ حفظ نہیں کیا۔ بلکہ کھول کے صرف یہ کہتا رہا۔ یہ کلام سچا ہے۔ تو اس کی برکت سے اُسکی قبر جنت کا باغیچہ بن گئی۔

ہمیں روزانہ تلاوت کرنے کا عادی بننا چاہیے۔ کوئی بہانہ تلاوت سے نہ

marfat.com

روکے۔ دِن تلاوت قرآن سے شروع اور رات تلاوت قرآن پر ختم ہو۔

تاکہ قرآن پاک کی برکت کا نزول ہو۔ گھر وہ گھر ہے۔ جس میں قرآن پاک کی تلاوت ہوتی ہے۔ وہ گھر قبرستان ہے۔ جس میں تلاوت قرآن نہ ہو۔

میری بہنو!

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے غلامو! ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن پاک کا دل سورۃ یسٓین ہے۔ جو مسلمان ایک بار سورۃ یسٓین کی تلاوت کرے اُسے دس قرآن پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا سورۃ یسٓین مشکلوں کو آسان کرنے والی ہے۔ جب کسی کا آخری وقت ہو تو اُس وقت اُسے سورۃ یسٓین سنائی جائے۔ تاکہ نزع کا وقت آسان ہو جائے۔

پُتر جنہاں دے وقت نزع دے پڑھن یٰسین پیاری
ہَسدے قبراں نوں ٹر جاون فضل کرے ربّ باری

میری بہنو!

وہ والدین کتنے خوش نصیب ہیں کہ جن کی اولاد قرآن پاک پڑھ جاتی ہے۔ جب کبھی ایسا مشکل وقت آتا ہے۔ تو سورۃ یسٓین سنانے کیلئے حافظ قرآن ہی کام آتے ہیں اور نزع کے وقت کی مصیبت کٹ جاتی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا والدین جب فوت ہو جائیں تو اُن کی قبروں پر ہر جمعۃ المبارک کو سورۃ یسٓین کی تلاوت کی جائے تو ہر حرف کے برابر والدین کے درجے بلند ہو جاتے ہیں

marfat.com

میری بہنو!

نیک اولاد مرنے کے بعد بھی فائدہ دیتی ہے۔ بلکہ سکون کا باعث ہے جب اولاد سورۃ یٰسین پڑھ کر والدین کو ایصال ثواب کرے گی تو والدین کے درجے بلند ہوں گے۔ درجوں کی بلندی بخشش ہے۔ قبر کا جنت بننا ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا چاہیے۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب والدین کی قبروں پہ پڑھنے والا یا پڑھنے والی جب مرجائے گی تو اُس کی قبر کی زیارت کرنے فرشتے آیا کریں گے۔

میری بہنو!

ہمارے پیارے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو۔ یہ قیامت کے روز شفاعت کرنے والا ہے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ بھوک اور پیاس ہوگی۔ کوئی کسی کا سہارا نہ ہوگا۔ اس وقت قرآن پاک شفاعت کرنے والا ہوگا۔ اور فرمایا سورۃ بقرہ اور سورۃ آلِ عمران اپنے پڑھنے والے پر سایہ کریں گی۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا۔ کہ قیامت کے روز جب ہر کوئی مشکل میں ہوگا۔ اُس وقت یہ قرآن ہی کام آئے گا۔ شفاعت بھی کرے گا اور سایہ بھی کرے گا۔ لہذا قرآن پاک کی تلاوت کی عادت بنالو۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

پڑھ کلمہ کھول قرآن مُرشد کہندا اے
تاں راضی ہووے رحمن مرشد کہندا اے

marfat.com

شافعِ محشر

جب قران مجید شفاعت کرے گا تو لازمی ہے کہ حضور ﷺ شافعِ محشر بھی قیامت کے دِن ہمارے لئے ضرور شفاعت فرمائیں گے۔ جن کی ہم نعتیں پڑھتی ہیں۔ اور جن کے دربار میں درود و سلام کے گجرے پیش کرتی ہیں۔

میری بہنو!

رسول عربی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قرآن کی تلاوت کا ثواب معلوم ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ارشاد فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ایک حرف پڑھیں تو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ یہ نہ سمجھنا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ یہ تین حروف ہیں اور اُن کے پڑھنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

غور کریں ایک حرف پڑھیں تو دس نیکیاں ملتی ہیں تو جو پورا قرآن تلاوت کرے گی۔ اُسکی نیکیوں کا کوئی شمار کر سکتا ہے۔ بلکہ لگا تار قرآن کی تلاوت کرنے والی کی تلاوت سننے فرشتے بھی آتے ہیں۔

قرآں کی تلاوت کا جو معمول بناتے ہیں
سننے کو فرشتے بھی افلاک سے آتے ہیں

ایک صحابی روزانہ نماز میں قل ھو اللہ شریف پڑھتے تھے۔ لوگوں نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں جا کر شکایت لگائی کہ یہ نماز کی ہر رکعت میں صرف قل ھو اللہ شریف ہی پڑھتا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے شخص کیا تجھے اور

marfat.com

قرآن یادنہیں۔اُس صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ پورا قرآن یاد ہے مگر مجھے اس سورۃ مبارکہ سے بہت محبت ہے۔کیونکہ اس میں مُشرکین ، کفّار اور یہودونصاریٰ کا رَدّ ہے۔حضور ﷺ فرمایا۔اے میرے صحابی۔اس سورۃ کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔(سبحان اللہ)

میری بہنو!

قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو۔اور حفظ بھی کرومگر ایک بات یادرکھنا چاہیے کہ قرآن پاک یادکرنا آسان ہے۔مگر یادرکھنا کمال ہے۔اگرکوئی حفظ کرنے کے بعد بھُلا دے تو اللہ اور اُس کا رسول بہت ناراض ہوتے ہیں۔

کیونکہ حضور نے ارشاد فرمایااے میرے صحابہ قرآن پاک کی خبر گیری کرو۔اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔قرآن سینہ سے اتنی جلدی نکلتا ہے۔جس طرح اونٹ اپنی رسی سے نکل جاتا ہے۔دوسری جگہ ارشاد فرمایا جس نے قرآن یاد کیا۔پھر اُس کو بھول گیا۔تو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا......یا آئے گی۔کہ اُسکا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔(توبہ استغفار)

حضور نے ارشادفرمایا۔قرآن پاک کی مثال اُونٹ کی مانند ہے۔اگر اُسے رسی سے باندھ کرر کھوتو بندھا رہتا ہے۔اوراگر رسی کھول دی جائے تو بھاگ جاتا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک حفظ کرنا آسان ہے۔مگراس کا دورہ جاری رکھنا مشکل ہے۔

marfat.com

میری بہنو!

میں نے اکثر سنا ہے۔عورتیں یا لڑکیاں قرآن حفظ کر لیتی ہیں۔ پھر وہ قرآن کا دَور نہیں کرتیں۔تو بھول جاتی ہیں۔اس سے گناہ ہوتا ہے۔میری بات پر دھیان ضرور دینا۔ کہ حفظ کرلیا ہے۔تو ہر روز دَور بھی کرتے رہنا چاہیئے۔اس سے قرآن پاک یاد رہے گا۔قرآن فرماتا ہے کہ وَمَاهُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ یہ قرآن جہانوں کے لئے ہدایت ہے۔قرآن پڑھنا بھی ضروری ہے اور اس پر عمل کرنا بھی بہت ضروری ہے۔قرآن کے آداب بھی ضروری ہیں

﴿1﴾ ہمیشہ باوضو ہو کر تلاوت کرنی چاہیئے

﴿2﴾ تعوذ اور تسمیہ سے شروع کریں

﴿3﴾ قرآن پاک ٹھہر ٹھہر کر اور ٹھیک پڑھنا چاہیئے

﴿4﴾ تلاوت کے دوران دُنیاوی باتیں مَت کریں

﴿5﴾ ضروری ہے کہ با ترجمہ اور معہ تفسیر قرآن کی تلاوت کریں

﴿6﴾ قرآنِ پاک کے رموز واوقاف جاننے کی کوشش کریں

اللہ تعالیٰ

عمل کرنے اور حفظ کرنے

اور تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان شاء اللہ

marfat.com

فضیلتِ قرآن

یہ کلام خدا ہے قرآن شریف
نعتِ مصطفٰے ہے قرآن شریف

مومنو اسکو پڑھتے پڑھاتے رہو
شافعِ روزِ جزا ہے قرآن شریف

تاج سَر پر نورانی سجے حشر میں
جس نے حفظ کیا ہے قرآن شریف

رحمتوں برکتوں سے بھرو جھولیاں
دافعِ ہر بلا ہے قرآن شریف

تیس پاروں کو پڑھ کے عیاں یہ ہوا
سیرتِ مصطفٰے ہے قرآن شریف

اس کو پڑھ کے دِلوں کو سکون ملے
اور روح کی غذا ہے قرآن شریف

لیلۃ القدر میں ہے یہ نازل ہوا
برکتوں سے بھرا ہے قرآن شریف

حشر میں یہ ہماری شفاعت کرے
مولا ہم نے پڑھا ہے قرآن شریف

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

marfat.com

تقریر نمبر ﴿19﴾

فضیلت نماز

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِااللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ○

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ ﷺ

تمام بہنیں درُود و سلام پیش کریں۔

سب تعریف اُس ذاتِ بابرکات کے حضور جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا۔ اور ہمارے والدین اور اُن سے پہلوں کو پیدا کیا۔ اور قیامت تک پیدا کرتے کرتے تھکے گا نہیں۔ جس نے ہمارے لیے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت بنایا۔ تمام مخلوق میں ہم کو عقل و شعور سے نوازا۔ انسان بنایا۔ پھر انسان بنانے کے بعد مسلمان بنایا۔ کتنا بڑا احسان ہے ہمارے اوپر اُس خدائے وحدہٗ لاشریک کا۔ تو ہمارا فرض ہے کہ اُس کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہیں۔ بس اُس کی ذات اس لائق ہے کہ جس کو سجدہ کیا جا سکے۔

marfat.com

درود وسلام کا ہدیہ آقائے نامدار۔ حبیبِ پروردِگار۔ کُل عالم کے مالک ومختار۔ نبیوں کے سردار۔ زمانے کے رہبر نورِ اوّل، نورِ آخر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہِ عالم پناہ میں کہ جن کے نام کی مٹھاس زبانوں سے کبھی نہیں جاتی۔ جس کا ذکر زبانوں کو شیریں کرتا ہے۔ روح کی تسکین بنتا ہے۔ دِل کا سکون بنتا ہے۔ جن کے خیال سے کمال مِلتا ہے۔ وہ خوش نصیب ہیں۔ جن کو اُن کا حَال مِلتا ہے۔

خداوند کریم سے دُعا ہے کہ ہمیں بھی حضور ﷺ کا جمال دکھادے۔ پھر ہماری زندگی بھی سنور جائے۔ اور ہم کہیں کہ ہم بھی خوش قسمتوں میں سے ہیں۔

میری بہنو:

میں نے آپ کے سامنے جو آیت کا جُزو پڑھا ہے۔ اُس میں نماز قائم کرنے کا ذکر ہے

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

پرہیزگاروں کی نشانی ہے کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں۔

میری بہنو

اسلام کے پانچ ارکان میں سے کلمہ طیبہ پہلا رُکن ہے ......نماز دوسرا رُکن ہے۔......اس کی فضیلت میں بہت سی احادیث موجود ہیں۔ بلکہ قرآنِ پاک میں اس کے بارے میں سات سو ﴿700﴾ بار سے زائد آیا ہے۔ چند بار ہی کافی تھا مگر قرآن پاک بھرا ہوا ہے۔ کہ نماز پڑھو! نماز قائم کرو۔ باجماعت نماز ادا کرو۔ نماز برائیوں سے روکتی ہے۔ نماز میں دِل لگاؤ۔ یہ بار بار حکم اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ عمل بہت اہم ہے۔ ضروری ہے۔ خداوند کریم کو بہت بھاتا ہے۔

marfat.com

میری بہنو

حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

نماز دین کا ستون ہے۔

نماز نہ پڑھنے والا گویا کہ دین کا ستون گراتا ہے۔ بغیر ستون کے جیسے کوئی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح نماز کے بغیر دین کا محل پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔

پھر دوسری حدیث میں فرمایا!

قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

حضور ﷺ جس چیز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بتائیں۔ وہ کتنی فضیلت والی ہو گی ۔اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جو کوئی نماز پڑھے گی تو گویا وہ حضور ﷺ کی پیاری پیاری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گا۔ اصل مقصد یہ ہے کہ اُس سے حضور ﷺ پیار فرمائیں گے۔ اُس کی قبر میں تشریف لائیں گے۔ اور حشر کے روز اُس کی شفاعت فرمائیں گے۔

میری بہنو

: تیسری حدیثِ مبارکہ میں یوں ارشاد فرمایا۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز مومنوں کی معراج ہے۔

ہر کوئی دربارِ الٰہی میں پیش ہونا چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہو کر فریاد کرنا چاہتا ہے۔ مگر کیسے جائے اور کیسے فریاد کرے۔

marfat.com

میری بہنو:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمادیا کہ اگر کوئی دربارِ خداوندی میں جانا چاہے تو نماز کے لیے کھڑا ہوجائے۔نماز میں کھڑا ہونا دربارِ الٰہی میں کھڑا ہونے کے برابر ہے۔اور نماز کے بعد دُعا کرنا گویا دربارِ الٰہی میں فریاد کرنا ہے۔اس کی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ جو نماز پڑھ کے اخلاص سے دُعا کرتا ہے۔

نماز کو معراجِ مومن اس لیے کہا گیا ہے۔ کہ تمام عبادتیں زمین پر فرض ہوئیں۔مگر نماز معراج کی رات عرشِ اعلیٰ پر فرض ہوئی۔اس لیے فرمایا۔جب نماز پڑھا کرو تو یہ خیال کیا کرو کہ میں خدا کو دیکھ رہی ہوں۔اور اگر یہ نہ ہو تو یہ خیال کرو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔

میری بہنو:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اے میرے صحابہ اگر کسی کے گھر کے سامنے سے ایک نہر گزرتی ہو۔اور وہ اُس میں روزانہ پانچ بار غُسل کرے تو کیا اُس کے بدن پر میل باقی رہے گا۔؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو شخص پانچ بار نہائے گا۔اُس کے جسم پر بھلا میل کیسے رہے گا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔جو روزانہ پانچ نمازیں ادا کرتا ہے اُس کے گناہ باقی نہیں رہتے۔ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ ہم جب پانچ نمازیں ادا کریں گی تو ساتھ ساتھ گناہ بھی مٹتے جائیں گے۔اور اللہ کی رحمت بھی ہوگی۔اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کرنے والوں سے پیار فرماتا ہے۔

marfat.com

میری بہنو:

ایک روز حضور ﷺ پت جھڑ کے موسم میں کہیں جا رہے تھے کہ آپ نے ایک درخت کی ٹہنی پکڑ کر ہلائی تو بے شمار پتے ٹوٹ کر زمین پر گر گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے صحابہ یہ تم نے دیکھا کہ میں نے ٹہنی ہلائی ہے اور بے شمار پتے جھڑ گئے ہیں۔ ایسے جب نمازی نماز پڑھتا ہے تو اُس کے گناہ نہیں رہتے۔ خود حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب نمازی نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ جب منہ میں پانی ڈالتا ہے تو منہ کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو ناک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ جب بازو دھوتا ہے تو بازو کے گناہ جھڑتے ہیں۔ سَر کا مسح کرتا ہے تو سَر کے گناہ جھڑتے ہیں۔ اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ جھڑتے ہیں۔ پھر جب وضو کر کے کعبہ کی جانب منہ کر کے شہادت کی انگلی اٹھا کر دوسرا کلمہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو۔ اس بندی کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دو۔ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے ﴿سبحان اللہ﴾

رحمت ربّ دِی نازل ہووے خاص نمازی جھیڑے
روز قیامت چمکاں مارن گُل نمازیاں چہرے
ہتھ تے پیر دیون روشنائیاں تے متھے نور ستارے
عزت قدر زیادہ ہووے مالک دے دربارے

marfat.com

میری بہنو:

ایک روز صحابہ کرام نے پوچھا۔یا رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن آپ اپنے اُمتیوں کو کیسے پہچان لیں گے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اے میرے صحابہ۔اگر ایک ہزار گھوڑے ہوں اور اُن میں زیادہ سفید ٹانگوں والے ہوں۔تو کیا سفید ٹانگوں والے گھوڑوں کا مالک اُن کو نہیں پہچان سکتا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا۔کیوں نہیں۔یا رسول اللہ وہ مالک ضرور پہچان لے گا۔یہ سُن کر حضور ﷺ نے فرمایا۔جب میرے اُمتی نماز پڑھنے لگتے ہیں تو پہلے وضو کرتے ہیں۔جہاں جہاں وضو کا پانی لگا ہوگا۔قیامت کے روز وہ اعضاء سورج کی طرح چمک رہے ہوں گے۔تو میں فوراً پہچان لوں گا کہ یہ میرے اُمتی ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جو میرے فرمان کے مطابق وضو کر کے نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

میری بہنو:

نماز شکرانے کا ایک طریقہ ہے کہ اے خداوند تعالیٰ تُو نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں جن کا ہم شکریہ ایسے ادا کریں کہ **تجھے سجدہ کریں۔**

خود حضور ﷺ ساری ساری رات کھڑے ہو کر عبادت فرمایا کرتے تھے۔اسی طرح آپ کے پاؤں پر وَرم آجاتا۔ایک روز حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ساری ساری رات کھڑے ہو کر کیوں نماز پڑھتے ہیں۔یہ سُن کر

marfat.com

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ جس نے مجھے رحمتِ دو عالم بنایا۔ جس نے مجھے امام الانبیاء والمرسلین بنایا۔ جس نے مجھے حشر کے روز کا شافعِ بنایا۔ جس نے مجھے وہ اُمت دی۔ جو سب سے اعلیٰ ہے اور سب سے آخر ہے۔ جس نے مجھے حوضِ کوثر عطا فرمایا۔ تو میں اُس کا شکر کیوں نہ ادا کروں۔

کدی نہ رَج کے اُکھیاں لائیاں سرور دوہاں جہاناں
پڑھن نماز خُدا دِی ایسی تے ادا کرن شکراناں
اِک اِک نعمت تیری اُتے جان کراں میں وَاری
پھر وی شکر ادا نئیں ہوناں اے میرے خالق باری

میری بہنو:

نماز شکر کا طریقہ ہے۔ جو میری بہنیں نماز ادا کرتی ہیں۔ وہ دَراصل اپنے ربّ کا شکر ادا کرتی ہیں۔ ایک بار ایک بزرگ کے پاس ایک شخص موجود تھا۔ جس نے کہا مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ تو بزرگ نے فرمایا۔ بھائی نماز پڑھا کرو۔ اُس نے کہا نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اور کام بتائیں۔ تو بزرگ نے کہا چلو تُم نماز نہ پڑھا کرو مگر خدا کا بنایا ہوا پانی چھوڑ دو۔ اُسے پیا نہ کرو۔ اُس نے کہا پانی تو پینا پڑے گا۔ تو فرمایا۔ پھر اُس کو سجدہ بھی کرنا پڑے گا۔ پھر بزرگ نے کہا چلو پانی پیو مگر اُس کی بنائی ہوئی ہوا میں سانس نہ لو۔ اُس شخص نے کہا یہ بھی ضروری ہے۔ فرمایا چلو ہوا میں سانس بھی لے لو مگر اُس کی بنائی ہوئی چیزیں نہ کھاؤ۔ وہ شخص بولا۔ یہ کیسے ممکن ہے

marfat.com

بزرگ نے کہا۔ چلو اُس کی بنائی ہوئی چیزیں بھی کھاؤ مگر اُس کی بنائی ہوئی زمین پر نہ رہو۔ وہ شخص بولا۔ اور کہاں جا سکتا ہوں۔ اس زمین پر ہی رہنا ہوگا۔ بزرگ یہ سُن کر مسکرائے اور کہا او نادان انسان۔ جس کا بنایا ہوا پانی نہ ملے تو مَر جائے گا۔ ہوا نہ ملے تو مَر جائے گا۔ چیزیں کھانے کو نہ ملیں تو تُو مَر جاتا ہے۔ اُس کی زمین کے سوا اور کوئی زمین رہنے کو نہ ہے۔ اُس کی دی ہوئی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اُس کے بنائے ہوئے کانوں سے سُنتا ہے۔ اُس کی بنائی ہوئی زبان سے بولتا ہے۔ اُس کے بنائے ہوئے ہاتھ پاؤں تیرے لیے زندگی ہیں۔

اے نادان سُن! تو پھر جس نے تجھے اتنی نعمتوں سے نوازا ہے۔ تُو اُس کو پانچ وقت سجدے نہیں کر سکتا۔ کتنا خود غرض ہے۔ کتنا ناشکرا ہے۔

یہ سُن کر اُس شخص پر رقّت طاری ہوگئی۔ اُس نے توبہ کی۔ پھر وہ سجدہ کرنے والوں میں ہو گیا۔

کھیتاں سر سبز ہیں تیری غذا کے واسطے
جانور پیدا کئے تیری وَفا کے واسطے
چاندسورج اور تارے ہیں ضیاء کے واسطے
سب جہاں تیرے لیے اور تُو خدا کے واسطے

قرآن پاک کا ارشاد ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ

اور نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو سوائے اپنی عبادت کے

marfat.com

ایک عورت دِل لگا کر نماز پڑھا کرتی تھی۔ اور وہ ہر وقت خدا کا شکر ادا کیا کرتی تھی۔ ایک دِن اُس نے روٹیاں لگانے کے لیے تنور تپایا اور خود نماز میں مشغول ہوگئی۔ اتنے میں اُس کی آزمائش کا وقت آ گیا۔ شیطان نے کہا اے عورت نماز چھوڑ دے۔ تیرا بچہ تنور کی طرف جا رہا ہے۔ مگر عورت نماز پڑھتی رہی۔ شیطان نے اُس کے بچّے کو اٹھایا اور تنور کے بالکل قریب لے گیا۔ اور بولا اب نماز چھوڑ دے۔ ورنہ تیرا بچّہ تنور میں گر جائے گا۔ مگر خدا کی اُس نیک بندی نے نماز نہ چھوڑی اور خدا کو سجدے کرتی رہی۔ شیطان نے اُس کے بچّے کو اٹھایا اور تنور میں پھینک دیا۔ مگر وہ صالحہ نماز میں مصروف رہی۔ جب اُس نے نماز مکمل کر لی تو خدا کی بارگاہ میں ایک سجدہ کیا اور عرض کیا۔ یا اللہ میں کوئی دُنیا کے کاموں میں تو نہیں لگی ہوئی تھی۔ میں تو تیری عبادت کر رہی تھی اور میرا اکلوتا بیٹا تنور میں گر گیا۔ اب میں اُسے تیرے سپرد کرتی ہوں۔

پیاری بہنو:

ابھی اس عورت کا سَر سجدے میں ہی تھا کہ اُس کے کانوں میں آواز آئی اے میری بندی! جو میرا کام کرتا ہے میں اُس کے کام میں لگا ہوتا ہوں **جب**۔ جا کر دیکھ تیرے بیٹے کو آگ نے نہیں جلایا۔ بالکل وہ آگ گلزار ہوگئی ہے۔

وہ عورت روتی ہوئی مصلّے سے اُٹھی اور جا کر تنور میں دیکھا تو بچہ بیٹھا انگوٹھا چوس رہا تھا۔ اور ساری آگ پھول بن چکی تھی۔ اُس نے اپنے بیٹے کو اٹھایا اور سینے سے

marfat.com

لگالیا۔ پھر خداوند تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی۔ جو میرا شکرادا کرنے کو سجدہ کرتا ہے میں اُسے کوئی نقصان نہیں ہونے دیتا۔ یہ سُنا تو اُس عورت نے فوراً مصلیٰ بچھایا اور پھر دو نفل شکرانے کے ادا کیے ﴿سبحان اللہ﴾

اس لیے نمازیوں کے لیے قرآن نے مژدہ سُنایا ہے۔ کہ

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اُوْلٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ O

الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ O

هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ O

اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں۔ یہ جنت الفردوس کے وارث ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

میری بہنو:

نماز شکرانہ بھی ہے اور آنے والی تکالیف کو روکتی بھی ہے۔ اس لیے قرآن پاک فرماتا ہے۔

وَاسْتَعِیْنُوْ بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ

اے مومنو! جب مصیبت پڑے تو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو

اس طرح مصیبت ٹل جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔

میری بہنو:

نماز کبھی معاف نہیں۔ البتہ اُن دنوں عورتوں کو نماز سے روکا گیا ہے۔ جو مخصوص دِن ہیں۔ ورنہ نماز کبھی معاف نہیں۔

marfat.com

صحابہ کرام اُس شخص کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے جو نماز نہیں پڑھتا تھا۔ اس لیے نماز کی پابندی ضرور کرنی چاہیئے۔ کربلا میں امام حُسینؑ نے صبر بھی کیا اور نماز بھی پڑھی۔ کہتے ہیں کہ جب آپ کا سر نیزے پر تھا تو آنکھیں زمین پر لگی ہوئیں تھیں۔ اس لیے کہ

سر تھا نیزے پہ اور تھیں آنکھیں زمین پر
گویا کہ تھی دوسرے سجدے کی آرزو

میری بہنو:

قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے۔

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں اللہ کو یاد کرتا ہے۔

ہر چیز اللہ تعالیٰ کے ذِکر میں لگی ہوئی ہے اور وہ اپنے طریقے سے خداوند کریم کی عبادت میں مصروف ہے۔ جیسے تمام درخت قیام میں ہیں۔ کھڑے کھڑے عبادت کر رہے ہیں۔

چوپائے رکوع میں ہیں۔ سانپ اور بچھو سجدے میں ہیں۔ اور عبادتِ خدا میں مشغول ہیں۔ مینڈک تشہد کی حالت میں بیٹھ کر عبادت کرتا ہے۔

یہ سب نماز کا ایک ایک رُکن ادا کرتے ہیں۔ مگر انسان جب دو نفل ادا کرتا ہے تو تمام ارکان ادا کرتا ہے۔ اس کے دو نفلوں کے اندر تمام کی تمام عبادت شامل ہو جاتی ہے۔ اس طرح عبادت میں اس کا درجہ بلند ہو جاتا ہے۔

marfat.com

میری بہنو:

اس طرح فرشتے بھی عبادت کرتے ہیں۔ پہلے آسمانوں کے فرشتے قیام میں ہیں۔ دوسرے آسمان کے فرشتے رکوع میں ہیں اور قیامت تک رکوع میں رہیں گے۔ تیسرے آسمان کے فرشتے سجدے میں ہیں۔ وہ قیامت تک سجدے میں رہیں گے۔ چوتھے آسمان والے فرشتے تشہد میں ہیں۔ وہ قیامت تک تشہد میں رہیں گے۔ پانچویں آسمان کے فرشتے تسبیح میں لگے ہوئے ہیں۔ چھٹے آسمان کے فرشتے دُعا میں لگے ہوئے ہیں۔

میری بہنو:

فرشتے نماز کا ایک ایک رُکن ادا کررہے ہیں۔ اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔ مگر ایک مسلمان کی نماز میں تمام ارکان آجاتے ہیں۔ قیام بھی کرتا ہے۔ رکوع بھی کرتا ہے۔ سجدہ بھی کرتا ہے۔ تشہد میں بھی عبادت کرتا ہے۔ تسبیح وتہلیل بھی کرتا ہے۔ دُعا بھی مانگتا ہے۔ گویا فرشتوں سے اُس کی عبادت اعلیٰ اور افضل ہے۔ اس لیے خدا کے خاص بندے نماز کو فراموش نہیں کرتے اور نمازِ پنجگانہ کے علاوہ نفلی عبادات کو بھی اپنا معمول بناتے ہیں۔ اس لیے فرمایا۔

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

marfat.com

میری بہنو:

اب دیکھنا یہ ہے کہ نمازیں پانچ ہیں یہ ہم پر کیوں فرض کی گئیں۔ فجر کی نماز حضرت آدم علیہ السّلام پر اور آپ کی اُمت پر فرض تھی۔ ظہر کی نماز حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور اُن کی اُمت پر فرض تھی۔ عصر کی نماز حضرت یونس علیہ السّلام اور اُن کی اُمت پر فرض تھی۔ مغرب کی نماز حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور اُن کی اُمت پر فرض تھی۔ عشاء کی نماز حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور اُن کی اُمت پر فرض تھی۔

اﷲ تعالیٰ نے انبیاء کرام اور اُن کی اُمتوں کو صرف اور صرف ایک ایک نماز دی۔ مگر جب اپنے حبیب ﷺ کی باری آئی۔ تو تمام نمازیں مِلا کر فرض کر دیں۔ تاکہ دوسرے انبیاء کرام کی اُمتوں سے افضل ہو جائے اور زیادہ ثواب مِلے۔

چونکہ پہلے پچاس نمازیں فرض ہوئیں تھیں۔ اور پھر معافی کے بعد صرف پانچ رہ گئیں۔ خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے پیارے حبیب ﷺ اگرچہ نمازیں پانچ رہ گئی ہیں لیکن میں ثواب پچاس ہی کا دوں گا۔ اگر کوئی میری بہن ایک نماز پڑھتی ہے تو اسے دس نمازوں کا ثواب مِلتا ہے۔ اگر کوئی پانچ نمازیں پڑھتی ہے تو اس کو پچاس نمازوں کا ثواب مِلتا ہے۔

میری بہنو:

نماز قائم کرنا اور پڑھنا الگ الگ ہیں۔ پڑھنا یہ ہے کہ کبھی پڑھ لی۔ کبھی نہ پڑھی۔ کبھی صاف کپڑوں میں پڑھ لی اور کبھی میلے کپڑوں میں پڑھ لی۔ مگر قائم کرنا یہ ہے کہ کبھی نہ چھوڑی جائے۔ بالکل تیاری سے پڑھی جائے۔ دِل لگا کر

marfat.com

پڑھی جائے۔ یہ خیال کیا جائے کہ خدا کو میری نماز کا علم ہے اور جب میں نماز میں کھڑی ہوتی ہوں تو خداوند کریم مجھے دیکھتا ہے۔ نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔ ہر ہر لفظ پر غور کیا جائے۔ حرکات درست کی جائیں۔ نماز سمجھ کر پڑھی جائے۔ وقت پر ادا کی جائے تو یہ نماز فرشتے عرشِ اعلیٰ پر لے جاتے ہیں۔ وہاں جا کر نماز سجدہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتی ہے کہ اے باری تعالیٰ۔ تیری بندی نے مجھے نہایت حفاظت سے پڑھا ہے۔ تُو بھی اُسے اپنی حفاظت میں لے لے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نماز تو گواہ ہو کہ میں نے تیری شفاعت کی وجہ سے اپنی بندی کو بخش دیا ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا۔ اگر نماز مکمل پائی گئی تو باقی اعمال کی پوچھ نہیں ہوگی۔ اللہ فرمائے گا۔ اے بے نمازو۔ آج ہی مجھے سجدہ کردو۔ مگر وہ سجدہ نہیں کرسکیں گے۔ حکمِ خدا ہوگا۔ کہ انہیں اُٹھا کر جہنم میں پھینک دو۔ بے نمازی جہنم میں اسّی ﴿۸۰﴾ حقبہ تک رہے گا۔ ایک حقبہ اسّی ﴿۸۰﴾ برس کا ہوگا اور وہ ایک برس اسّی ﴿۸۰﴾ ماہ کا ہوگا۔ اور وہ ایک ماہ اسّی ﴿۸۰﴾ دِن کا ہوگا۔ اور وہ ایک دِن اسّی ﴿۸۰﴾ گھنٹے کا اور وہ ایک گھنٹہ دُنیا کے اسّی ﴿۸۰﴾ ہزار برس کا ہوگا۔

میری بہنو!

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ شادی بیاہ کے دنوں میں شادی پر آئی ہوئی خواتین اور گھر والی تمام خواتین نماز چھوڑ دیتی ہیں۔ وہ خواتین جو پکی نمازی ہوتیں ہیں۔ وہ بھی

marfat.com

نماز کا خیال نہیں کرتیں۔ ایسا ہرگز نہ کریں۔ نماز بہت ضروری ہے۔
حضور ﷺ نے فرمایا جو قصداً نماز ترک کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو تین بلاؤں میں مبتلا فرمائے گا۔

- اس کے چہرے کا نور اُٹھ جائے گا۔
- مرنے کے وقت اُس کی زبان لڑکھڑا جائے گی۔
- زبان پر کلمہ شہادت آئے بغیر خاتمہ ہوگا۔

بے نمازوں سے محشر میں پوچھے خُدا
کیوں نہیں تُم نے مجھ کو سجدہ کیا
میرے پیارے حبیب ﷺ کے فرمان کو
غافلو جان بوجھ کے ٹھکرا دیا

اے فرشتو انہیں اب ستا کے چلو
اور کوڑے پہ کوڑا لگا کے چلو
ان کی پیشانی کو بھی جلا کے چلو
نارِ دوزخ میں فوراً انہیں دو گرا

marfat.com

دُنیا فانی ہے بہنو نماز پڑھو
اور اسلام کے سیدھے رَستے چلو
سُنّتِ مصطفٰے کو سبھی تھام لو
ہو گا راضی نبی اور راضی خُدا
توبہ ہے توبہ ہے توبہ ہے توبہ ہے

میری بہنو:

ہمیں نماز کبھی بھی ترک نہیں کرنی چاہیئے اور اس کی خود بھی پابندی کرنی چاہیئے اور اپنے بہن بھائیوں، بیٹوں اور بیٹیوں کو اس کا پابند بنانا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ عمل کی توفیق عطا فرمائے ﴿ثم آمین﴾

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن

اگر آنکھیں روشن ہیں تو ہر روز
روزِ حشر ہے
آنکھیں روشن رکھو
نماز قائم رکھو
تو دِل روشن ہو جائے گا

marfat.com

تقریر نمبر ﴿20﴾

حج بیت اللہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمْ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْاء

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ﷺ

اور جب ہم نے حضرت ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانہ بتادیا۔ اور حکم دیا۔ کہ میرا کوئی شریک نہ کر۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

☆ سب تعریف خالق کائنات کے واسطے جو واحدہٗ لاشریک ہے۔ جس کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں۔ جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔ جو دُنیا بنانے پر قادر ہے اور دُنیا برباد کرنے پر بھی قادر ہے۔ جس کے دربار میں بڑے بڑے سلطان، بڑے بڑے شہ زور اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ جس کے عدل سے انبیاء بھی ڈرتے ہیں۔ اور جس کے رحم سے گنہگاروں کے چہرے کھل اُٹھتے

marfat.com

ہیں۔اُس کی ذات کی تعریف ایک خاکی انسان سے نہیں ہوسکتی۔

کائنات کی زبانیں تھک جائیں گی۔
قلم لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں گے۔
کاغذ اور سیاہی ختم ہوجائے گی۔
مگر ربّ کائنات کی تعریف ختم نہ ہوگی۔

اُس کا مقام ہے کہ

کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک دَر دَر کی
کسی کو خاک کی ڈھیری کسی کو سنگ مرمر کی
وہ شاہوں کو گدا کر دے گدا کو بادشاہ کر دے
اشارہ اُسکا کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں

درودوسلام کا ہدیہ آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکار دو عالم رحمت جہاں، سرکار مدینہ، نور کا نگینہ، راحت قلب وسینہ، امام الانبیاء وامام المرسلین، شب اسریٰ کے دولہا، ساری کائنات کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ میں کہ جن کا نام لینے سے دل کو سرور آجاتا ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کہ جن کے صدقے سے خداوند کریم نے ساری کائنات کو بنایا۔

marfat.com

میری بہنو!

سب سے پہلے خانہ کعبہ حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا۔ اور طواف کیا۔ حج بھی کرتے تھے۔ پھر طوفان نوح کی وجہ سے خانہ کعبہ کی بنیادیں مٹ گئیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ میرا گھر بنا۔ عرض کیا یا اللہ کہاں بناؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اُس جگہ بادل کا سایہ کر دیا۔ اور ہوا نے وہ جگہ صاف کر دی۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ بنایا۔ جب دیواریں بلند ہو گئیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیوار بناتے ہوئے دقت ہوئی۔ تو ایک پتھر کوہ ابوقبیس سے لایا گیا۔ اُس کے اوپر کھڑے ہو کر دیوار بنانے لگے جیسے جیسے دیوار بلند ہوئی وہ پتھر بھی اونچا ہوتا جاتا تھا۔ اُس پتھر کو اب مقام ابراہیم میں رکھا گیا ہے۔

جب خانہ کعبہ بن گیا تو اللہ تعالیٰ نے **حجر اسود** لگانے کا حکم دیا۔ یہ پتھر جنت سے آیا تھا۔ یہ سفید رنگ کا روشن پتھر تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ یہ لوگوں کے گناہ چوس چوس کر سیاہ ہو گیا ہے۔

جب خانہ کعبہ مکمل ہو گیا۔ تو خداوند کریم نے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے ابراہیم علیہ السلام

اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ

لوگوں کو حج کیلئے پکارو

آپ نے عرض کیا یا اللہ میری آواز کہاں تک جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے

marfat.com

فرمایا آواز دینا تیرا کام ہے۔ اور پھیلانا میرا کام ہے۔ تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کوہ ابوقبیس پر کھڑے ہو کر پکارا کہ لوگو آؤ خدا کے گھر کا طوائف کرو حج کرو اتنا کہنا تھا کہ آپ کی آواز ساری کائنات میں گونج اُٹھی۔ تمام روحوں نے سنا ماؤں کے پیٹوں میں بچوں نے سنا جس نے سن کر جتنی بار۔۔۔

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ...... اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ...... اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

کہا وہ دنیا میں اتنے ہی حج کرے گا۔ حج کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ تم پر حج فرض کیا گیا ہے۔ زندگی میں ایک بار حج فرض ہے اور اگر خدا توفیق دے تو باقی نفل ہے۔

فرمایا جس نے خانہ کعبہ کا حج کیا اور بری بات سے رکا رہا تو وہ گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا کہ جیسے اُس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

فرمایا حج بندے کے پہلے تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور اُس کا اجر جنت ہے۔ فرمایا قیامت کے دن حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا۔ اور اُنھیں جنت میں لے جائے گا۔ قیامت کے روز محشر کے میدان میں خانہ کعبہ لایا جائے گا۔ اور صدا بلند ہوگی کہ جس نے حج کیا ہے۔ آؤ اس گھر کا طواف کرو۔ تمام حاجی طواف کرنے لگیں گے۔ خانہ کعبہ جنت کی طرف چلے گا اور حاجی بھی ساتھ جائیں گے پھر تمام جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

فرمایا جس نے خانہ کعبہ میں ایک نماز پڑھی۔ اُسے ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔ جس نے ایک نیکی کی اُسے ایک لاکھ نیکی کا ثواب ملتا ہے۔ اگر کوئی گھر

marfat.com

سے حج یا عمرے کی نیت سے جائے گا اور مر جائے تو اس کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور قبر کے عذاب سے نجات پائے گا۔

فرمایا جس کو خداوند تعالیٰ نے حج کی توفیق دی اور اُس نے بغیر کسی عذر کے حج نہ کیا تو وہ یہودی ہو کر مرے گا۔ یا وہ عیسائی ہو کر مرے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حج کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم غریبوں کو در پہ بلا لیجئے
ورنہ ہم بے نصیب ہی رہ جائیں گی
لِلّٰہ گنبدِ خضرا دکھا دیجئے
ورنہ ہم بے نصیب ہی رہ جائیں گی
قافلے سوئے طیبہ تو ہیں جا رہے
اور ہم اَشک آنکھوں سے برسا رہے
روتی آنکھوں کو آقا ہنسا دیجئے
ورنہ ہم بے نصیب ہی رہ جائیں گی
میری صورت و سیرت کچھ بھی نہیں
پاس دولت و ثروَت کچھ بھی نہیں
جیسی ہیں اپنے دامن لگا لیجئے
ورنہ ہم بے نصیب ہی رہ جائیں گی
خاک طیبہ کا آنکھوں میں سرمہ لگا

marfat.com

ہم پھریں گلیوں میں سر کو پاؤں بنا
اک بار مدینے پہنچا دیجئے
ورنہ ہم بے نصیب ہی رہ جائیں گی
چوم چوم کے ہم روضے کی جالیاں
درودوں کی پیش کرتیں رہیں ڈالیاں
صدقہ حسنین کا ہی بلا لیجئے
ورنہ ہم بے نصیب ہی رہ جائیں گی
وہ مدینہ جہاں ہیں صدیق ؓ و عمرؓ
وہاں میرا بھی ہو چھوٹا سا ایک گھر
سعید قادری کو بھی جگہ دیجئے
ورنہ ہم بے نصیب ہی رہ جائیں گے

یَارَسولَ اللّٰہ سَلام" عَلَیْکَ

یاحبیب اللّٰہ سَلام" عَلَیْکَ

حج بھی ایسی عبادت ہے جیسے نماز روزہ اور زکوۃ۔ مگر حج ایسی عبادت ہے جس میں نماز روزہ اور زکوٰۃ بھی آجاتے ہیں۔ حج ہر اُس شخص پر واجب اور فرض ہے۔ جس کے پاس آمد ورفت کا خرچہ ہو۔ وہاں کھانے پینے اور رہنے کا بندوبست ہو۔ اور پیچھے اپنے بچوں کیلئے بھی کچھ چھوڑ سکتا ہو۔

حج بالغ عاقل پر فرض ہے۔ جو بالغ نہیں۔ اُس پر حج فرض نہیں ہے حلال

marfat.com

کمائی سے حج کرنا فرض ہے۔ حرام کمائی سے کیا ہوا حج قبول نہیں ہوتا۔ عورت بغیر محرم کے حج نہیں کر سکتی۔

فرمایا جب حرام کمائی والا طواف کرتا ہے تو خانہ کعبہ پکار کر کہتا ہے تو طواف کر نہ کر۔ یہ برابر ہے۔ تجھ پر لعنت ہو کہ تو حرام لباس پہن کر اور حرام کھانا کھا کر یہاں آیا ہے۔ خداوند تعالیٰ کو تیرے ایسے حج اور طواف کی کوئی ضرورت نہیں۔

میری بہنو!

جب انسان حج کا پکا ارادہ کرے تو اپنے گناہوں سے معافی مانگ لے اگر کوئی ناراض ہے تو اُسے منا لے جب تیاری کرے تو یہ خیال کرے کہ میرا آخری سفر ہے اور میں نے دوبارہ نہیں آنا۔ جیسے انسان مرنے کے بعد واپس نہیں آتا۔ جب احرام باندھے تو یہ تصور کرے کہ جس طرح کفن باندھ لیا ہے۔ بچوں سے وصیت کر کے جائے تمام معاملات پورے کر کے جائے۔ اگر کسی کا اُدھار دینا ہے تو ادا کر کے جائے۔ جب سواری پہ بیٹھے تو یوں خیال کرے کہ میرا جنازہ جا رہا ہے۔ دوستوں عزیزوں کو اور بہنوں اور بیٹیوں کو الوداع کہہ کے پھر سیدھا مسجد میں جائے اور دو نفل تحیۃ السفر کے ادا کرے اور رو رو کے دعا مانگے۔ یا اللہ میں اس قابل نہیں کہ تیرے دربار آ سکوں اور اے اللہ مجھے اس قابل بنا دے کہ میں حاضری دے سکوں اے میرے اللہ میرا جانا مبارک کر۔ میرا حاضر ہونا مبارک کر۔ یا اللہ محبت اور ایمان کے ساتھ لے جائیو۔ اے اللہ اپنی اس عاجز بندی کے گناہوں کو معاف فرما دے اپنی رحمت کی نظر کر۔ جب حاجی مکہ معظمہ میں جائے تو خیال کرے کہ

marfat.com

اپنے پروردگار میں حاضر ہونے کا وقت آنے والا ہے۔ دل کو بُرے خیالات سے پاک کرے اور نیچے نگاہ کر کے عاجزی کے ساتھ خانہ کعبہ کی طرف چلے۔

جب خانہ کعبہ میں مسجد الحرام میں داخل ہو تو اُشکبار ہو جائے اور پھر آہستہ آہستہ خانہ کعبہ کی طرف نظر اُٹھائے اور خانہ کعبہ پر پہلی نظر ڈالتے ہی دعا میں مصروف ہو جائے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بندہ خانہ کعبہ پر پہلی نظر ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ پھر یہ پڑھنا شروع کرے۔

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

جب طواف شروع کرے اور خیال کرے کہ اپنے پیارے رب العالمین کے دروازے کے چکر لگا رہا ہوں۔ حجرِ اسود کا بوسہ لے کر طواف شروع کرے۔ ایک چکر لگا کر حجرِ اسود کے سامنے آ کر پھر دعا مانگے۔ اس طرح سات چکر لگائیں اور آخر میں **مقام ابراہیم** پر دو نفل پڑھے پھر آبِ زم زم پیٹ بھر کر پیئے۔

یہ وہی پانی ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیوں سے نکلا تھا۔ اس پانی میں شفا ہے۔ پانی پی کر ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے کہ اے باری تعالیٰ جب قیامت کے روز تمام مخلوق پیاس سے نڈھال ہو گی۔ اے میرے اللہ اُس روز مجھے حضور ﷺ کے حوضِ کوثر سے ایسے ہی بھرا ہوا جام نصیب ہو جائے اے اللہ اپنے کرم سے اُس دن میری پیاس بجھا دینا۔ اے اللہ میں حاضر ہوں۔ میری حاضری کی دلی آرزو پوری فرما دے۔ جب **عرفات** اور **رمی جمرات** سعی کرو تو یہ خیال دل میں

لاؤ کہ یہاں حضرت بی بی حاجرہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کیلئے دوڑیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ ادا پسند آ گئی اور اسے لوگوں پر واجب کر دیا۔

ذرا خیال کریں کہ حضرت حاجرہ **عں ا** اور **زمجبمس** کے درمیان اکیلی بیٹھی تھی اور پانی ختم ہو چکا تھا۔ بیٹا پیاس سے رو رہا تھا۔ ماں ممتا کی ماری پانی کی تلاش میں صفا پہاڑی پر دوڑ کر گئی۔ پھر واپسی پر **ز ؤ ء مجبمہا**ڑی پر دوڑ کر چڑھی۔ پھر دوڑی ہوئی بچے کے پاس آئی کہ کوئی درندہ میرے پیارے بیٹے کو کھا نہ جائے۔ ایسے ہی سات چکر لگائے۔ آخر تھک گئی۔ **آب زم زم** کا چشمہ جاری ہوا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی اس بندی کی یہ ادا پسند آئی اور فرمایا اے میرے بندو میری بندی حاجرہ کی طرح کر کے دکھا دو۔ میں تمہارے گناہ معاف کر دوں گا۔ وہاں سات چکر لگانے کے بعد دُعا کریں کہ اے اللہ ہمیں بھی مائی حاجرہ بی بی کے دین سے محبت عطا فرما۔ **لانئز**

نویں ذوالحجہ کو میدان عرفات میں خطبہ سنا جاتا ہے یہ وہ میدان ہے۔ یہاں حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کی ملاقات ہوئی تھی اور اسی میدان میں حشر کا میدان بنے گا جہاں لوگ خطبہ سنتے ہیں۔ اس میدان میں حضور ﷺ نے اپنا آخری خطبہ دیا تھا۔

کہ اے میرے صحابہ تمام انسان برابر ہیں۔ کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں۔ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی برتری نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہی انسان عظمت والا ہے۔ جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ اے لوگو

marfat.com

تمہاری عزت ایسے ہی ہے۔ جیسے آج کے دن کی اس مہینے کی اور اس بیت اللہ کی۔ غلاموں کا خیال کرو ان کی عزت کرو قرآن پاک اور میری سنت کو پکڑلو۔ تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔

میری بہنو!

اس میدان میں جو بھی اُس دن آجائے گا اُس کا حج قبول ہو جاتا ہے۔ میدان عرفات سے خداوند کریم کے حضور رورو کے دعائیں کی جاتی ہیں۔ اپنے گناہوں سے معافی طلب کی جاتی ہے۔ اور میدان محشر کی سختی کا خیال لاکر رحمت طلب کی جاتی ہے۔ پھر مزدلفہ میں رات بسر کی جاتی ہے۔ دُعائیں مانگی جاتی ہیں۔ صبح کو پھر تین شیطانوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ یہ تصور کر کے کہ میں شیطان کو اپنا دُشمن خیال کرتی ہوں

پھر منیٰ کے مقام پر قربانیاں کی جاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ ارادہ کیا جاتا ہے کہ آج میں نے اپنی تمام آرزوؤں کو قربان کر دیا۔ آج کے بعد میرا ہر کام اللہ کی رضا اور رسول اللہ کی پیروی کے مطابق ہوگا۔

میری بہنو!

حج کا مطلب ہی قربان ہو جانا ہے یہاں خدا کا حکم آجائے وہاں گردن جھکا دینا ہی ایمان ہے۔ اپنی خواہشات کو قربان کر دینا ہی انتہائی قربانی ہے خداوند کریم ہمیں اپنے نام اور پیغام پر قربان ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ لاَانَتْشَار

marfat.com

حج ادا کرنے کے بعد حضور آقائے نامدار حبیب کردگار سرکار دو عالم رحمت جہاں ﷺ کی بارگاہ میں حاضری بھی ضروری ہے۔ سرکار مدینہ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔

ترجمہ: جس نے حج کیا۔ میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی۔ گویا اُس نے زندگی میں میری زیارت کی۔

ارشاد نبوی مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اللّٰہِ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ

جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

حضور ﷺ کے روضے کی زیارت کے بغیر حج مکمل ہی نہیں ہوتا۔

ہر لحظہ ہے رحمت کی برسات مدینے میں
فیضان محمد ہے دن رات مدینے میں
پلکوں پہ سجائیں گے ہم خاک مدینے کی
لے جائیں اگر ہم کو حالات مدینے میں
کچھ ہار درودوں کے ہیں زادِ سفر میرا
لے جاؤں گی اشکوں کی سوغات مدینے میں
عرشی بھی سوالی ہیں فرشی بھی سوالی ہیں
ملتی ہے شفاعت کی خیرات مدینے میں
دربار سے کوئی بھی ناکام نہیں پھرتا
سنتے ہیں وہ سائل کی ہر بات مدینے میں
ہے جلوہ نما ہر سُو وہ ذات مدینے میں

marfat.com

اب حاجی مدینے کی طرف چل پڑے ہیں لبوں پہ درود وسلام جاری ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں۔ آج اُس حبیب کے در پہ حاضری ہوگی۔ جس کے قدموں کا صدقہ کائنات بنائی گئی ہے۔ اگر یہ رسول خدا حضرت محمد ﷺ کی ذات نہ ہوتی تو خداوند کریم ساری کائنات نہ بناتا۔ آج نبیوں کے امام کی بارگاہ میں حاضری ہونے والی ہے۔ آج شافع محشر کے قدموں میں جانے کی گھڑی قریب آرہی ہے۔ آج مدینے کے تاجدار کے حضور نیاز مندی کا شرف حاصل ہو گا۔ حاجی نہایت ادب واحترام سے گردنیں جھکا کر یہ کہتے ہوئے رواں دواں ہیں

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

اب یوں یوں مدینہ طیبہ قریب آرہا ہے۔ دلوں کی دھڑکن تیز ہو رہی ہے۔ پیاس بڑھ رہی ہے۔ شوق اور ذوق محبت میں اور محبت، عشق میں ڈھل رہی ہے۔ یہ در حبیب خدا ہے۔

ذرا ہوش کے ساتھ حاضر ہونا اور جب مدینہ منورہ حاضری کا شرف حاصل ہوتا ہے اور مدینہ منورہ نظر آتا ہے تو کہنے والے پکار اُٹھتے ہیں۔

دیکھ لو رَج رَج کے اَکھیو نی مدینہ آ گیا

رحمتاں تے برکتاں دا ہے خزینہ آ گیا

marfat.com

ڈگداڈھیندااُٹھدابہنداپُچھداگھدارات دن

اپنے آقا دے دوارے تے کمینہ آگیا
پیارا پیارا سبز گنبد دیکھ کے دل بولیا
ابرِ رحمت دی انگوٹھی دا نگینہ آگیا
آؤ دوڑو بھر لو سب اپنی اپنی جھولیاں
فیض دینے رحمتوں کا ہے خزینہ آگیا

میری بہنو!

یہ وہ سرزمین پاک ہے جس پر حضور کے رحمتوں والے قدم مبارک لگے ہیں عاشق مدینہ تو اس سرزمین پر سر کے بَل چل کر آتے ہیں۔ جہاں کی مٹی خاک شفا ہے آنکھوں میں سرمہ لگاتے ہیں۔ اُس شہرِ پاک میں اونچا نہیں بولتے۔ اتنا ادب واحترام ہے۔ اپنے محبوب کے شہر کا۔ اب عاشقوں کا گروہ مدینے کی گلیوں میں سے گزر رہا ہے۔ نگاہوں میں نقش ونگار مدینہ آتے جاتے ہیں۔ خیال کی پرواز ٹوٹ رہی ہے۔ حبیب کی یاد سے رشتہ جوڑتی ہے۔ لبوں پہ اُسی کے ترانے ہیں۔ مسجد نبوی کا در رحمت نظر آتا ہے۔ شوق بے تاب ہو جاتا ہے۔ محبت سے دل سینے سے اچھل اُچھل پڑتے ہیں۔ قدم تیز ہو جاتے ہیں۔ در رسول اکرم کی ٹھنڈی ٹھنڈی اور مہکی مہکی ہوا دلوں میں اُتر رہی ہے۔ بلکہ روحوں میں سما رہی ہے۔

مسجد نبوی جس میں سرکار مدینہ نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ جس کی بنیاد خود نبیوں کے سلطان نے اپنے دست رحمت سے رکھی، خود پتھر اُٹھائے۔ گارا بنایا۔

marfat.com

جس کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ جس نے اس مسجد میں ایک نماز پڑھی اُسے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ دل دیکھ دیکھ کر بھرتا ہی نہیں اور مسجد کے مینار جس کے بارے میں عاشق رسول یوں کہتے ہیں۔

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے
منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمد ﷺ کا دربار نظر آئے

اور پھر حاجی مسجد نبوی میں نگاہیں جھکا کر باادب ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور شوق زیارت سے آگے بڑھ کر نورانی پیاری اور سنہری رحمت والی جالیوں کو سینے سے لگا لیتا ہے تو اُس کی کیفیت یوں بیان کرتا ہے۔

بَس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے
جب سامنے آنکھوں کے غم خوار نظر آئے
مکے کی فضاؤں میں طیبہ کی ہواؤں میں
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار نظر آئے

ایک مقام ایسا بھی ہے جس کے بارے میں سرکار مدینہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

marfat.com

مَابَيْنَ بَيْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّة

میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کا باغ ہے

میری بہنو!

اس مقام پر جانا ایسا ہے گویا انسان جنت میں داخل ہو گیا۔ وہاں کا نظارہ نہ لکھا جا سکتا ہے اور نہ بتایا جا سکتا ہے۔ بس محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اُس سے پوچھو جس نے اُس نظارے کو روح و دل میں بستے دیکھا ہو۔ خدا کرے وہ دن آئے کہ ہم سب روحانی وجدانی نورانی اور رحمت والے مقام کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھیں اور حضور کی شفاعت کے حقدار بن جائیں۔

ایک امیر شخص نے ایک بچہ دیکھا جو مسجد نبوی میں اور مسجد سے باہر روٹی کے ٹکڑے اُٹھا کر کھا رہا تھا۔ اُس شخص نے کہا بیٹے میری کوئی اولاد نہیں تو میرے ساتھ پاکستان چل وہاں تمھیں اچھا لباس دوں گا۔ اچھا اور عمدہ کھانا ملے گا اچھی تعلیم ہو گی۔ رہنے کو کوٹھی ملے گی۔ آنے جانے کو کار ملے گی۔ سونے کو نرم بستر ہو گا۔ بیٹے میرے ساتھ چلے گا۔

میری بہنو!

مدینے کے عاشق بچے نے جو جواب دیا۔ خدا کی قسم اُس نے دل ہلا کے رکھ دیا بلکہ روح کو تڑپا دیا۔ اُس بچے نے کہا ارے سیٹھ۔ پاکستان میں کار ملے گی۔ کھانا ملے گا۔ کوٹھی ملے گی۔ تعلیم ہو گی۔ آرام دہ بستر ملے گا۔ اچھا لباس ہو گا۔ سب

marfat.com

کچھ ملے گا۔ مگر یہ بتایئے یہ گنبد خضرا ملے گا۔ سیٹھ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ اس نے کہا بیٹے۔ یہ تو نہیں ہے۔

☆ بچے نے کہا آپ کو پاکستان مبارک۔ ☆

☆ مجھے مدینہ اور مدینے کے ٹکڑے مبارک۔ ☆

حضرت عبدالحق دہلوی حضور ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

اَنَا ضَیْفُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ

یا رسول اللہ ﷺ میں اُپ کا مہمان ہوں۔

یہ کہہ کر مسجدِ نبوی کے ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ کہ آنکھ لگ گئی۔ دیکھا سرکارِ دو عالم۔ قاسمِ زمانہ ﷺ اپنے صحابہ کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ اور فرمایا۔ یا علیؓ...... یہ میرا مہمان ہے۔ اسے کچھ کھانے کو دو۔

حضرت علیؓ نے ایک روٹی عطا فرمائی۔ اور حضور ﷺ آگے تشریف لے گئے۔ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آدھی روٹی کھالی۔ جب بیدار ہوا۔ تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ وہ روٹی میں دہلی لے آیا۔ اگر کوئی بیمار ہوتا تو پانی میں گھول کے پلا دیتا تھا تو شفا ہو جاتی تھی۔

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

حضرت مہر علی گولڑہ شریف والے حج ادا کرنے کے بعد درِ حبیبِ خُدا۔ مصطفےٰ ﷺ پر حاضر ہوئے۔ مسجدِ نبوی میں کھڑے تھے کہ خیال آیا

marfat.com

۔سفر کی تھکاوٹ ہے۔عشاء کی نماز کی پہلی چار سُنتیں چھوڑ دیتا ہوں۔اور فرض ادا کر لیتا ہوں۔یہ سوچ کر ابھی نیت باندھنے لگے تھے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ روضے کی طرف سے تشریف لائے۔فرمایا جب پیر ہی میری سُنتیں چھوڑ دیں گے۔تو مریدوں کا کیا حال ہوگا۔یہ سُن کر مہر علی شاہ صاحب جُھک گئے۔اور حضور ﷺ کے پاؤں کو بوسہ دے دیا۔ہوش آئی تو پوری نماز ادا کی۔اور شکر ادا کیا۔کہ آج مجھے کملی والے ﷺ کی زیارت ہوگئی۔یہ ہے مدینہ منورہ......مدینے والے کا۔ یہاں عاشقوں کو سب کچھ ملتا ہے۔

رَحمت دِی تصویر **مدینہ**
عاشق دِی جاگیر **مدینہ**
جس دِی مِثل مثال نہ کوئی
اپنی آپ نظیر **مدینہ**

نہ مال و اولاد دا صدقہ نہ کاروبار دا صدقہ
اسیں تے کھانے ہاں یا روخدا دے یار دا صدقہ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

marfat.com

تقریر نمبر ﴿21﴾

ایصالِ ثواب

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ o اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ o (پ۲)

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِيْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِيْمُ ﷺ

میری بہنو!

سب مل کر درود و سلام پڑھیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ جس نے زبانوں کو قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ کانوں کو قوتِ سماعت دی۔ آنکھوں کو بصارت کا نور دیا۔ دلوں کو بصیرت کی روشنی عنایت فرمائی۔ دماغ کو کمپیوٹر بنایا۔ پھر اُسے یادوں سے سجایا۔ انسان کو عقل دے کر اور شرفِ بارگاہ بخش کر اشرف المخلوق بنایا۔ علم دے کر فرشتوں سے اعلیٰ کر دیا۔ وہی

marfat.com

اللہ ساری کائنات کا مالک و خالق ہے۔اُسی کے حضور ہمارے جبینیں جھکتی ہیں۔

میری بہنو!

درود وسلام کے گجرے سرورِ کائنات ۔رحمتِ جہاں ۔شافعِ محشر۔نورِ مجسم۔حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی بارگاہِ مقدسہ میں پیش کرتی ہوں۔کہ جس بارگاہ میں جبرئیل بھی بلا اجازت نہیں آتے ۔جس بارگاہ میں آنے والا بدنصیب نہیں رہتا۔جس بارگاہ سے ہر ایک کو بھیک کے ساتھ دُعا بھی ملتی ہے۔

منگتا تو رہا منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دو
جس کو میری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

وہ بارگاہ...... جس میں

ابوبکرؓ...... صدیق بنتے ہیں۔

عمرؓ...... فاروقؓ بنتے ہیں۔

عثمانؓ...... غنی بنتے ہیں۔

علیؑ ...... اسداللہ بنتے ہیں۔

حبشی بلالؓ...... رشکِ قمر بنتے ہیں۔

گمراہ...... ہادی بنتے ہیں۔

اور ادنیٰ ...... اعلیٰ بنتے ہیں۔

marfat.com

سوہنے دے دَر دے ذرّے بدر و ہلال بن گئے
قدماں نوں چُم کے روڑے ہیرے تے لعل بن گئے

جہناں تے پیاں نظراں میرے حبیب دیاں
مدنی لج پال دیاں جگ دے طبیب دیاں
حضرت اویس بن گئے حضرت بلال بن گئے
قدماں نوں چُم کے روڑے ہیرے تے لعل بن گئے

لباں تے مہراں لگیاں بولن دی جاچ بھل گئی
اُتھے زبان تائیاں کھو لن دی جَاچ بُھل گی
جاکے مدینے اتھرو میرے سوال بن گئے
قدماں نوں چُم کے روڑے ہیرے تے لعل بن گئے

جدائی مدینے والی دل نوں جلائی جاوے
جھلی نہ میرے کولوں لمبی جدائی جاوے
عددددددددانددددر جدائیاں اندر گھڑیاں دے سال بن گئے
قدماں نوں چُم کے روڑے ہیرے تے لعل بن گئے

میری بہنو!

اُس بارگاہِ رسالت مآب میں اگر ہماری بھی حاضری ہوجائے تو ہمارا نصیب بھی چمک اُٹھے۔ میں نے قرآنِ پاک سے ایک آیتِ کریمہ تلاوت کی ہے۔

marfat.com

ارشادِ ربانی ہے۔

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ O

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو

میری بہنو!

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اور تاکید کی جا رہی ہے۔ اب دیکھنا یہ کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ ہر اچھے کام کے لیے خرچ کرنا گویا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ پیارے رسول ﷺ کے پاس اتنا مال آتا تھا کہ آپ سارے کا سارا تقسیم فرما دیتے تھے۔ ایک مرتبہ مسجدِ نبوی کا سارا صحن مال و دولت سے بھر گیا آپ ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ مدینے میں اعلان کر دو کہ اپنا اپنا حصہ لے جائیں اُس وقت تک آپ ﷺ گھر میں تشریف نہ لے گئے۔ جب تک سارا مال تقسیم نہ ہو گیا۔ کیونکہ آپ ﷺ کا دِل سخاوت کو پسند کرنے والا تھا۔ آپ ﷺ کا دستِ اقدس تقسیم فرمانے والا تھا۔ اگر کوئی آپ ﷺ سے مانگتا تھا تو آپ ﷺ اُس کی جھولی بھر دیتے تھے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

آپ ﷺ کا ہی ارشادِ گرامی ہے کہ غنی اللہ کے قریب ہے۔ مومنوں کے قریب ہے اور جنت کے قریب ہے۔

دوسرا ارشاد فرمایا۔ کہ کنجوس اللہ سے دُور ہے۔ مومنوں سے دُور ہے اور جنت سے دُور ہے۔

marfat.com

تیسرے مقام پرارشادفرمایا

"لَایَدْخُلُ الجَنَّۃَ بَخِیْل"

کنجوس جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

قرآن کا ارشاد ہے کہ جب جنتی جنت کو جارہے ہوں گے اور دوزخی، دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔تو جنتی دوزخیوں سے سوال کریں گے کہ کونسی چیز تمہیں جہنم میں لے گئی

قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۝
وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ۝

کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑتے تھے اور مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

میری بہنو!

ثابت ہوا کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا اور نماز نہ پڑھنا انسان کو دوزخ میں لے جائے گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے بیس (۲۰) سال تک گناہ کئے۔ پھر اُس نے توبہ کا سوچا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیری توبہ قبول نہیں وہ روتا پھرتا تھا۔ایک دِن ایک فقیر نے صدا لگائی۔ میں بھوکا ہوں۔ اللہ کے نام پر کوئی مجھے کھانا کھلادے۔

اُس بندے نے اُس فقیر کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ لے گیا۔ اُسے پیٹ بھر کے کھانا کھلایا۔ وہ فقیر اُسے دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ اُس وقت کے نبی کو وحی آئی

marfat.com

کہ میرے بندے سے کہہ دو کہ اُس نے میرے ایک بھوکے بندے کا پیٹ بھرا ہے اس لیے میں نے اُس کے سارے گناہ معاف کردیئے۔ اور اُس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیا۔

میرے بہنو!

اللہ کی خاطر کھانا کھلانے سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پیارے رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں ایک فاحشہ عورت رہتی تھی جس کا دامن گناہوں سے بھر چکا تھا۔

ہر کوئی اُس عورت سے نفرت کرتا تھا۔ ایک روز گرمیوں کے موسم میں وہ سفر کررہی تھی کہ اُسے پیاس لگی۔ اُس نے ایک کنواں دیکھا وہ اُس کنوئیں کے قریب گئی اور ڈول سے پانی نکالا اور پینے لگی۔ اتنے میں ایک کُتا وہاں ہانپتا ہوا آگیا اور قریب ہی کھڑا ہوگیا۔ اُس عورت کے دِل میں آئی کہ یہ ضرور پیاسا ہے اسے پانی کی طلب ہے اُس عورت نے اُسے پانی پلانا شروع کردیا۔ کُتے نے پانی پیا اور سیر ہوکر چلا گیا۔

میری بہنو!

اُس وقت کے نبی کو وحی آئی کہ اے میرے پیغمبر اُس عورت سے جا کر کہہ دو کہ اُس نے میری خاطر میری مخلوق میں سے کُتے کو پانی پلایا ہے۔ اس لیے میں نے اُس کے پہلے تمام گناہوں کو معاف کردیا۔ وہ عورت یہ سُن کر بہت روئی

marfat.com

اور پھر نیک عورت بَن گئی۔اور اللہ کی راہ میں بہت سامال خرچ کیا کرتی تھی۔

میری بہنو!

سوچنے کا مقام ہے کہ اگر کُتے کو پانی پلانے سے سارے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔تو ایک انسان کو، ایک مسلمان کو، اپنے ماں باپ کو کھانا کھلانے سے اور پانی پلانے سے کتنا اَجر ملے گا۔اور کس قدر اللہ کی رَضا حاصل ہو گی۔

میری بہنو!

حضرت داوٗد علیہ السّلام کا دربار لگا ہوا تھا کہ وہاں حضرت عزرائیل علیہ السّلام آ گئے۔حضرت داوٗد علیہ السّلام نے پوچھا۔کیسے آنا ہوا؟

انہوں نے فرمایا۔آپ کی مجلس میں ایک نوجوان بیٹھا ہے۔میں اُس کی روح قبض کرنے آیا ہوں۔صرف اُس کی زندگی چند گھنٹوں کی ہے۔اب یہ نوجوان گھر جائے گا تو میں اس کی روح قبض کر لوں گا۔

وہ نوجوان گھر گیا۔اُس کی والدہ نے کہا میرے بیٹے مجھے پانی پلا دو۔اُس نوجوان نے اپنی ماں کو پانی کا پیالہ بھر کر پیش کیا۔اُس کی ماں نے پانی پی کر یہ کہا۔

اے میرے اللہ! میرے بیٹے کی عمر دراز فرما۔اس نے مجھے پانی پلایا ہے۔ماں کی دُعا قبول ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے حضرت عزرائیل علیہ السّلام کو واپس بُلا لیا اور فرمایا۔میں نے اپنی بندی کی دُعا کو قبول کر لیا ہے اور اس نوجوان کی عمر تیس (30) برس اور کر دی ہے۔

marfat.com

میری بہنو!

ماں کو پانی پلانے والے کی عمر دراز ہوگئی ۔آپ بھی اپنے ماں باپ کی دُعائیں لیا کرو۔ کیونکہ اُن کی دُعا چالیس ولیوں کی دُعا سے بھی اعلیٰ ہے۔ وہ میری بہنیں کتنی خوش نصیب ہیں کہ جن کے سروں پر ماں باپ کا سایہ ہے۔

ہمیں اُس سائے کی قدر کرنی چاہیئے ۔ماں باپ کی خدمت عین عبادت ہے ۔اس سے خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ ماں وہ عظیم ہستی ہے۔ جس کے بارے میں پیارے رسول ﷺ نے فرمایا۔

اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اِقْدَامِ الْاُمَّھَاتْ

کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

ادب کریا کرو مِل کے اے ماواں جنتی چھاواں
اُونہاں نوں روناں عمراں دا جہناں دیاں مرگیاں ماواں

میری بہنو!

شہر بغداد میں ایک شخص بہت کنجوس تھا مگر اُس کی بیوی بہت سخی تھی۔ وہ ہر آئے گئے کو کھانا کھلاتی اور پانی پلاتی تھی۔ ایک روز اُس کنجوس شخص نے کہا۔

اے میری بیوی غور سے سُن ۔آج کے بعد تُو نے اگر کسی فقیر کو یا یتیم کو یا مسکین کو کھانا کھلایا۔ تو میں تجھے تنور میں بند کردوں گا۔ جس سے تُو جل کر مر جائے گی اور تیرا جسم جل کر کوئلہ بن جائے گا۔

marfat.com

اب وہ عورت اپنے خاوند سے بچ کر فقیروں کو کھانا کھلانے لگی۔ دن گزرتے گئے۔ ایک دِن وہ ایک فقیر کو کھانا کھلا رہی تھی۔ کہ اُس کا خاوند آ گیا۔ اُس نے کہا۔ اے عورت تُو باز نہیں آئی۔ تُو نے میری نافرمانی کی ہے۔ اب تنور میں جلنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

اُس نیک عورت نے کہا۔ تو کیا مجھے تنور میں ڈالے گا۔ میں خود چھلانگ لگا دیتی ہوں۔ اب اُس نیک عورت نے غُسل کیا۔ نیا لباس پہنا۔ اور سارا زیور پہن لیا۔ خاوند نے کہا۔ یہ زیور تو اُتار دے۔ اُس عورت نے کہا۔ جب میں نے خدا کے حضور جانا ہی ہے تو کیوں نہ بَن سنور کے جاؤں۔ میں زیور نہیں اُتاروں گی۔ یہ کہہ کر اُس نیک اور سخی عورت نے تنور میں چھلانگ لگا دی۔ اُس ظالم شخص نے تنور کے اوپر گھڑا رکھ دیا۔ اور سوچنے لگا۔ اب کچھ دیر کے بعد جَل کر راکھ ہو جائے گی۔ چند گھنٹے گزرنے کے بعد جو گھڑا اُٹھایا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ آگ گلزار بن گئی ہے۔ اور وہ سخی عورت بالکل محفوظ ہے۔ غیب سے آواز آئی۔

جلائے آگ نہ اُن کو خدا کے جو پیارے ہیں
ہمیں جو یاد رکھتے ہیں وہی بندے ہمارے ہیں

یہ دیکھ کر وہ شخص بہت شرمندہ ہوا۔ اور سچی توبہ کر کے اللہ کا پیارا سخی بندہ بن گیا۔ اور اُس نے کنجوسی چھوڑ دی۔ وہ اپنے گھر میں ہر روز ایک دو مہمانوں کو لاتا تھا اور انہیں کھانا کھلاتا تھا۔ محلے میں اُس کا نام ہی سخی بابا پڑ گیا۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم کنجوسی کی بجائے راہِ خدا میں خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔

marfat.com

میری بہنو!

اسی لیے حضور ﷺ نے فرمایا۔

اَلصَّدَقَۃُ رَدُّالْبَلَا

صدقہ بلا کو ٹالتا ہے۔

جو زندہ ہیں۔ اُن کی بلا بھی ٹالتا ہے اور جو فوت ہو جائیں اُن کی بلا بھی ٹالتا ہے۔ صدقے سے مرنے والوں کی قبریں روشن ہو جاتی ہیں۔

حضرت اَنس بن مالک ؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ مُردوں کو صدقات کا فائدہ ہوتا ہے یا نہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ بیشک یہ چیزیں اُن کو فائدہ دیتی ہیں۔ بلکہ وہ اُن سے خوش ہوتے ہیں۔ جیسے کہ تم ایک دوسرے کے تحفہ دینے سے خوش ہوتے ہو۔ (مسند امام احمد)

سیدنا عبداللہ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں فوت ہو گئی ہے۔ اگر میں صدقہ کروں تو اُسے کوئی فائدہ پہنچے گا حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں پہنچے گا۔ اُس شخص نے کہا کہ میرا ایک باغ ہے۔ میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے وہ باغ اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ (ابوداؤد)

میری بہنو!

ثابت ہوا کہ اگر مُردے کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو اُسے قبر میں بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ حضور ﷺ کے ایک صحابی حضرت سعد ؓ نے عرض کیا۔ یا رسول

marfat.com

اللہ ﷺ میری ماں فوت ہوگئی ہے۔ میں اُس کے لیے کچھ کرسکتا ہوں۔ سرکار نے فرمایا۔ اُس کیلئے صدقہ دو۔ حضرت سعدؓ نے عرض کیا۔ سب سے اچھا صدقہ کونسا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سب سے افضل صدقہ پانی ہے۔

حضرت سعدؓ نے مدینہ منورہ میں اپنی ماں کے نام کا ایک کنواں کھدوادیا اور کہا

هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعَد...... کہ یہ سعد کی ماں کے لیے ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ جنت میں اپنے کسی بندے کا درجہ بلند کرتا ہے۔ تو وہ پوچھتا ہے کہ یا اللہ تو نے میرا درجہ کیوں بلند کیا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ آج تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دُعا ہے۔ اس لیے درجہ بلند ہوا۔ (مشکوٰۃ)

میری بہنو!

دعا بھی صدقہ ہے۔ اور پانی بھی صدقہ ہے۔ اور پھل وغیرہ بھی صدقہ ہیں۔ ان سب کا ایصال ثواب مرنے والے کو سکون دیتا ہے۔ اُس کی بخشش ہوتی ہے۔ اسی لیے جب ہم ختم شریف کی مجلس منعقد کرتے ہیں۔ تو اُس میں قرآن شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ درود شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ ماں باپ کیلئے دعا بھی کی جاتی ہے۔ اور عام لوگوں کو کھانا بھی کھلایا جاتا ہے۔ اِن تمام اچھی باتوں کا ایصال ثواب مرنے والی کی روح کو بخشا جاتا ہے۔ جس سے اُس کی قبر روشن ہو جاتی ہے۔

marfat.com

امام غزالیؒ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت حسن بصریؒ نے اپنی ایک مریدنی کو خواب میں دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے آپ نے پوچھا کہ بیٹی تیرا یہ حال کیوں ہوا۔ اُس نے کہا یہ سب میرے گناہوں کی شامت ہے۔ ایک ہفتے کے بعد حضرت حسن بصریؒ نے اُس مریدنی کو پھر خواب میں دیکھا تو وہ ایک تخت پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اور بڑی خوش تھی۔ آپ نے پوچھا بیٹی یہ مقام کیسے ملا۔ اُس نے عرض کیا۔ ہمارے قبرستان کے قریب سے ایک شخص گزرا۔ اُس نے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر تمام قبرستان والوں کو ایصال ثواب کر دیا۔ ہم کل پانچ سو کے قریب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے درود شریف کی برکت سے سب کو بخش دیا۔

میری بہنو!

قرآن پڑھ کر بخشو، درود شریف پڑھ کر بخشو، اللہ کا ذکر کر کے بخشو، مرنے والوں کے نام کا صدقہ دو۔ اور اُن کے لیے دعا مانگو۔ فاتحہ خوانی کرو۔ اِن سب نیک کاموں سے اہل قبور کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

marfat.com

بابل دا وچھوڑا

بابل دے وچھوڑے نیں ساڈا چین گنوایا

جیندیاں ای سانوں اوہنے مار مکایا

بابل توں گیا نال تیرے گئیاں بہاراں

جھلاں گے کیویں ہجر دیاں دکھ دیاں ماراں

جاندی واری نہ سانوں تساں گل نل لایا

بابل دے وچھوڑے نیں..........

چُپ کر کے سارے گھر نوں تُسیں چھوڑ کے چلے

کی غلطیاں ہوئیاں تُسیں منہ موڑ کے چلے

ناں جاندیاں سانوں کوئی پیغام سُنایا

بابل دے وچھوڑے نیں..........

marfat.com

بہناں تے بھراواں دَا جیہڑا حال سی ہویا
تنگ حال اوناں دَا تے سارا ویہڑا ای رویا
حالات نے ساڈے تے بڑا قہر کمایا
بابل دے وچھوڑے نیں.............

گُلشن دیا ہُن مالکا اَج دیکھ لا آ کے
سَب روندے نیں ہُن یاد تیری سینے لگا کے
یاد آئی تیری سانوں اوہنے بہت رولایا
بابل دے وچھوڑے نیں.............

تُربت تے تری نور دی برسات ہووے گی
دِن حشر دے ہُن نال تیرے بات ہووے گی
تیرے واسطے ہے **سعید** نے محفل نوں سجایا
بابل دے وچھوڑے نیں.............

marfat.com

ماں دا وچھوڑا

اماں دے وچھوڑے نیں ساڈا چین گنوایا

جیندیاں ہی سانوں اوہنے مار مُکایا
یاد آوندیاں رہ رہ کے سانوں تیریاں باتاں
او تیریاں باتاں سی سانوں سو سو سوغاتاں
یاد آئیاں ملاقاتاں سانوں دَرد ستایا

اماں دے وچھوڑے نیں ساڈا چین گنوایا

جَد شام پَوے نظر میری گھر وَل جاوے
شاید میری اماں ای مینوں نظریں آوے
ہے تانگ لگی جیہدی اُوہنے پھیرا نئیں پایا

اماں دے وچھوڑے نیں ساڈا چین گنوایا

ماں لفظ ہے ایسا کہ زباں شیریں ہو جاوے
اُس گھر وِچ ہے ہنیرا جتھے مَاں نظر نہ آوے
مَاں روپ ہے رَبّ دا میرے مُرشد نے بتایا

marfat.com

یاحیُّ یاقیُّوم

امّاں دے وچھوڑے نیں ساڈا چین گنوایا

ماں وَرگا سانوں ہور کسے پیار نئیں کرنا
بُوہے چہ کھلو کے کسے انتظار نئیں کرنا
ہُن کون کہو ہائے میرا لال نئیں آیا
امّاں دے وچھوڑے نیں ساڈا چین گنوایا

جَد یاد آوے ماں تے میرے ہنجو نئیں رُک دے
امّاں دے وچھوڑے نیں دتے دَرد نئیں مُک دے
ہُن چھائیاں دھپاں میرے سِروں اُٹھ گیا سایہ
امّاں دے وچھوڑے نیں ساڈا چین گنوایا

تُربت تے تیری نُور دی برسات ہووے گی
دِن حشر دے ہُن نال ترے بات ہووے گی
ترے واسطے ہے سعید نے محفل نوں سجایا
امّاں دے وچھوڑے نیں ساڈا چین گنوایا

marfat.com

کربلائی سلام

مصطفٰے شانِ قدرت پہ لاکھوں سَلام
جانِ ختمِ نبوت پہ لاکھوں سَلام

مہرِ صدق و صداقت پہ بے حَد درود
فخرِ جانِ عدالت پہ بے حَد درود
شہنشاہِ ولایت پہ بے حَد درود
اہلِ بیت رَسالت پہ بے حد درود
اُن کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام

جن کو کوفے کے لوگوں نے دھوکا دیا
جن پہ کربَل میں فوجوں کا گھیرا ہوا
جن کے سینوں کو تیروں نے چھلنی کیا
جن کے کنُبے سے پانی کو روکا گیا
اُن سب اہلِ مصیبت پہ لاکھوں سَلام

marfat.com

جب اُٹھایا گیا اُن کے منہ سے حجاب
روئے افلاک شرما گیا آفتاب
قیدی بن کے چلیں کوفے کو بے نقاب
اُمِّ کلثوم و زینب ، سکینہ ، رُباب
شہر بانو کی ہمت پہ لاکھوں سلام

جن کا بابا علی نانا ہے مصطفٰے
جن کی امّاں ہوئی فاطمہ زہرا
جو مدینے سے چل کے آئے کربلا
جن کے اعداء پہ ہے لعنتِ کبریا
اُن کی بالا شرافت پہ لاکھوں سلام

جن کی عمروں کی لوٹی کمائی گئی
جن کو دُشنام جی بھر سُنائی گئی
جن کے سر سے بھی چادر ہٹائی گئی
جن کے خیموں کو آتش لگائی گئی
اُن خواتینِ مِلّت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

جو تھا باطل کے آگے میداں میں اَڑا
حق کی خاطر یزیدوں سے تنہا لڑا
جس نے کربَل میں جھنڈا یقیں کا گڑا
جس نے نیزے پہ چڑھ کر ہے قرآں پڑھا
اُس کی اعلیٰ شہادت پہ لاکھوں سلام

جن بہتروں (۷۲) نے جامِ شہادت پیا
خود خدا نے فرشتوں میں ناز کیا
مصطفٰے نے انھیں جامِ کوثر دیا
جن کی لاشوں کو گھوڑوں سے روندا گیا
اُن کی سچّی محبت پہ لاکھوں سلام

جن کی یادوں میں **سعید** کے آنسو بہیں
جس زمیں پہ شہیدوں کے لاشے رہیں
خوں کے قطروں کو کیسے وہ ذرّے سہیں
آج **نقوی** سے مدحت کے قدسی کہیں
کربلا تیری عظمت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

دربارِ مصطفویﷺ میں سلام کا نذرانہ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیکَ
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃُ اللہ علیکَ

روتوں کو آقا ہنسا دو بچھڑوں کو مولا مِلا دو
مرنے سے پہلے خُدا را گُنبدِ خِضریٰ دِکھا دو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیکَ
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃُ اللہ علیکَ

بے کسوں خوشیاں مناؤ عاشقو نعتیں سناؤ
کملی والے آ رہے ہیں راہ میں آنکھیں بچھاؤ
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃُ اللہ علیک

آ گئے وہ نور والے جن کے تھے ہر سُو اجالے
اَدب سے سارے کھڑے ہوں آ گئے وہ کملی والے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیکَ
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃُ اللہ علیک

marfat.com

یَاحیُّ یَاقیُّوم

از طفیلِ غوث اعظم — بادشاہِ ہر دو عالم
صدقہءِ امامِ اعظم — دُور ہوں سبھی کے رَنج وغم

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیکَ
یا حَبیب سلام علیک — صلوٰۃُ اللہ علیکَ

اِک اور عرض کریں ہم — مرے مَولا جب مَریں ہم
کلمہ آپ کا پڑھیں ہم — بعد اِس کے یہ کہیں ہم

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیکَ
یا حَبیب سلام علیک — صلوٰۃُ اللہ علیکَ

مَنگاں میں ایہو دُعاواں — میں مدینے پہنچ جاواں
ہون روضے دیاں چھاواں — تیریاں نعتاں سُناواں

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیکَ
یا حَبیب سلام علیک — صلوٰۃُ اللہ علیکَ

وہ گھڑی سعید ہوگی — آپ ﷺ کی جو دید ہوگی
دیکھ کر چہرہ نورانی — عاشقوں کی عید ہوگی

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیکَ
یا حَبیب سلام علیک — صلوٰۃُ اللہ علیکَ

یا رسول اللہ تیرے دَر کی فضاؤں کو سلام
گُنبدِ خِضریٰ کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام
السّلام اے ہادیِ دینِ متین — السّلام اے رحمت اللعالمین
اے خدا کے لاڈلے پیارے رسول
یہ سَلامِ عاجزانہ ہو قبول

marfat.com

دُعا

عمر گزری گناہاں وِچ ساری
اے اللہ مینوں معاف کر دے
تیری ذات غفاری تے ستاری
اے اللہ مینوں معاف کر دے
دَر چھڈ تیرا کِس دَر جاواں
کس نوں جا کے حال سُناواں
تو تے سبھناں دِی بگڑی سنواری
اے اللہ مینوں معاف کر دے
جے میں ویکھاں عملاں وَلے
ربا کجھ نئیں میرے پلے
تیری رحمت گناہاں تے بھاری
اے اللہ مینوں معاف کر دے

marfat.com

مُشکل ہر اِک دِی حَل کر دے
نال مُراداں جھولیاں بھر دے
نالے کر دے دُور بیماری
اے اللہ مینوں معاف کر دے

سارے نبی دا پلّا پھڑ لو
اللہ اَگے توبہ کر لو
پھر گھٹ جاوؤ بپتا ساری
اے اللہ مینوں معاف کر دے

میں دَر دَر نمانی روندی رہندی
ڈر دِی ماری کجھ نئیں کہندی
بَس کر دِی اے گریہ زاری
اے اللہ مینوں معاف کر دے

اے اللہ

اپنے حبیب ﷺ کا صدقہ ہماری اس محفل کو قبول فرما۔

☆ میری تمام ماؤں، بہنوں کی دِلی مُرادِیں پوری فرما۔

☆ بیماروں کو شفاءِ کاملہ عطا فرما۔

☆ ہر پریشانی دُور فرما۔

☆ ہر مُشکل حَل فرما۔

marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ جمیلہ سے

بے اولادوں کو نیک اور فرمانبردار اولاد عطا فرما۔

☆ ہم سب کو مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہو۔

اے اللہ

ہم سب کو اپنے گھر کا طواف اور عمرہ کرنے کی سعادت عطا فرما۔

☆ زندگی دے شان والی...... موت دے ایمان والی۔

یا الٰہی رحم فرما مصطفٰے کے واسطے

یا رسول اللہ کرم کیجیو خدا کے واسطے

مُشکلیں حل کر شاہِ مُشکل کُشا کے واسطے

کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

○ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

○ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○

○ رَبَّنَا اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○

○ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

○ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ○

○ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○

○ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○

○ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○

وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ○

marfat.com

معاونین

پیرِ طریقت محترم
صوفی محمد اسلم چشتی نظامی

صاحبزادہ محمد منشاء سالک
قادری رضوی

فخر اہلسنت حضرت مولانا
محمد افضال نقشبندی

حضرت پیر علامہ ڈاکٹر
محمد غلام غوث الطاہری

مولانا علم الدین کوکب

فقیرِ مصطفےٰ محترم
میر نواز صاحب غلام محمد آباد

محترم رانا حاجی
غلام مصطفےٰ خاں

مولانا عبدالرشید رضوی

حاجی میاں
خلیل احمد صاحب غلام محمد آباد

رانا حاجی
ناصر پرویز غلام محمد آباد

ملک شوکت علی غلام محمد آباد

پیرِ طریقت
پیر غلام سبحانی اے بلاک غلام محمد آباد

غلام مصطفےٰ بھٹی صاحب غلام محمد آباد

ایم شہزاد عالم صاحب مدینہ ٹاؤن

مولانا ممتاز احمد چشتی

مولانا حافظ محمد حسین

Sabir Ali Salik G.M.Abad, Faisalabad.

ملنے کا پتہ

مولانا محمد سعید القادری

خطیب شاہی جامع مسجد سول کوارٹرز نزد چوہدری رحمت علی پارک غلام محمد آباد فیصل آباد